UNIVERSAL
LIBRARY

OU_226631

UNIVERSAL
LIBRARY

اَهْلُ الْحَدِیْث اَهْلُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

مَا شَاءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

الحمد للہ کہ کتاب ہدایت منہج ہدایت دافع الشر والشقاوۃ متبعان سنت نبوی را توشہ آخرت میسر

سفر السعادۃ اردو

در آخر کتاب ہذا رسالہ

اصول حدیث اردو

تصنیف عائذ باللہ خادم اہل اللہ فقیر اللہ عفا اللہ عنہ وعن والدیہ وعن اساتذہ

در مطبع محمدی واقع لاہور مطبوع گردید

بدون اجازت محشی حسب قانون کاپی رائٹ ایکٹ قصد طبع نکند

۲۹۷۶۲۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

ارباب بصیرت پر مخفی نرہے کہ اس سے پہلے یہہ کتاب ترجمہ اردو معرا سفر السعادۃ کلکتہ مین ۱۲۵۶ھ مین چھپی تھی بعد اسکے ۱۲۸۰ھ مین بمبئی مین چھپی لیکن اکثر مقام مین مترجم رحمہ اللہ عنہ نے ترجمہ عبارات عربی کا ترک کیا اور بعض مقام پر خلاف متن ترجمہ کیا یہہ حال اوس شخص پر روشن ہوگا جو اس ترجمہ کو اصل نسخہ مولفہ مجد الدین فیروزآبادی رحمۃ اللہ علیہ سے مقابل کرکے دیکھیگا اور اکثر عبارات خلاف روزمرہ اہل زبان تہین بناءً علے ہذا خیر خواہ خلق اللہ فقیر اللہ عفا اللہ عنہ نے اس کار خیر کو توشہ آخرت سمجھکر اصل نسخہ مصنف سے مقابل کرکے کمی بیشی کے نقص سے مبرا کیا اور سقم عبارت کو درست کیا اور عبارات عربی جو متن مین تہین اونکا ترجمہ حاشیہ پر لکھدیا اور جو دقایق وعوایق اس نادر نسخہ مین موجود تہے اونکا حل شرح مولانا عبد الحق محدث دہلوی و دیگر حواشی سے کیا اور اس نظر سے کہ فایدہ عام اور مقبول خاص وعام ہو انکو بہی لباس اردو کا پہنایا شایقان علم حدیث سے جنکے شان مین اَهْلُ الْحَدِیْثِ اَهْلُ رَسُوْلِ اللّٰہِ واقع ہے التماس ہے کہ ساعی کو دعائے خاتمہ بالخیر سے فراموش نکرین اور اگر کہین سہو وخطا پاوین ہدف تیر ملامت نہ بناوین

کہ ہیچ فرد بشر خالی از خطا نبود

حال مصنف سمتہ شاز
مصنف بزرگوار کا نام محمد
یعقوب ہے اور مجد الدین کے
لقب سے مشہور ہے شیراز
شاہی دربار کے اور فیروزآباد
کے رہنے والے اور فیروزآباد
ایک بستی ہے کازرون فارس کے شہر
کازرون مین ۷۲۹ھ مین پیدا
ہوے سات برس کی عمر مین قرآن
شریف یاد کیا ہے ہم اپنے ناظرین

۲

اور طالبین کو اس کتاب کے مطالعہ سے
خبردار کرتے ہین کہ اس کتاب مین
بعض احادیث ضعیف بہی ہین
جنکو مصنف نے بغیر تنبیہ کے لکہا ہے
اور بعض احادیث کو اپنی طرف سے
بہی بڑہا دیا ہے اور بعض
احادیث کو بغیر سند کے لکہا ہے
اور بعض احادیث کو بالمعنی
روایت کیا ہے اور بعض
احادیث کو بغیر ترجمہ کے
چہوڑ دیا ہے اور بعض
احادیث کو بغیر ترجمہ کے
چہوڑ دیا ہے اور بعض
احادیث کو بغیر ترجمہ کے
چہوڑ دیا ہے

دیباچہ از مترجم

اللہ کا شکر ہے جسنے اپنے تابعدارون کے واسطے وہ بہشت بنائے جو
نہ کسی آنکھ نے دیکھے اور نہ کسی کان نے سنے اور نہ فکر و خیال مین آئے
اور نافرمان بندون کے واسطے وہ دوزخ پیدا کئے جنکے ایک دم گرم سے
چھ مہینے تک روئے زمین پر تپش رہے اور ایک نفس سرد سے چھ مہینے سارا
زمین ٹھنڈی رہے اللہ پناہ دے اوس سے ہم سب مسلمانون کو اور درود
سلام اوس سردار عالم پر بار بار جو اس دوزخ کی آگ سے ہمکو بچانے کی
ایسی مثل فرما گئے جیسے پروانہ شمع پر گرتا ہوا اور کوئی بچالے مراد اس سے
یہ ہے کہ ہم سب دنیا کے ناز و نعم دیکھکر قعر ہلاکت مین اپنے آپ کو آپسی گراتے
ہین اور وہ ہمکو اس سے بچاتے ہین جیسے کوئی شمع سے پروانے کو بچائے
اور اوسکے آل اور اصحاب اور سب نائبون پر جنکی پیروی مین یہی اسی رسول
نے وعدہ بہشت کا کیا اور عذاب آخرت سے نجات دینے کو فرمایا ✣

شروع ترجمہ اصل کتاب مؤلفہ صباقاموس

پیچھے تعریف اور وصف پروردگار کے اور درود بیشمار کے نبیون کے سردار پر
اور اوسکی اولاد اور یار و یہر جو متقی ہین اور اون بزرگون کی جان پاک پر
جو اوس ولیون کے پیشوا کی پیروی کرنے والے ہین معلوم ہو سب
دوستون اور یارون کو اور عقلمندون کو کہ راہ خدا پرستی کی وہ سیدہی
راہ ہے اس سبب سے کہ پہونچا دیتی ہے وہ راہ خدا کی پاس سب راہون
سے بہتر ہے بہت ستھری صاف اور چلنا اس راہ پر بے پیروی
اصل راہ بتانے والے اور راہبر دلیل کے ممکن نہین اور خیال مین ہرگز
نہین آتا مقرر جو اس نصیحت کو مانے گا جائے گا کہ سردار راہ

دکھانے والون اور بڑون کے بڑے حضرت محمد مصطفےٰ کی سنت پر عمل کرنا
وسیلہ نجات ابدی کا ہے اور سبب ملنے کا اللہ سے جسکا بڑا مرتبہ ہے اور
عام ہے بخشش اوسکی اور کوئی وسیلا اس سے بڑا اور کوئی راہ اوسسے بہت
نزدیک نہ پاویگا اور آیہ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ
یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ ہماری سچی دلیل ہے اس بات پر اور مضمون کلمہ جامع نبی کا کہ
اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ مجھکو اس بات پر لایا کہ کہنا مانون اور بات سنون ایک
بزرگ کی کہ وہ اولاد سے ہے حضرت پیغمبر خدا صلعم کی اسطرح سے کہ
صحیح حدیثون سے ثابت کرکے طریقہ محمدیہ اور سنت نبویہ لکھون تاکہ جو کوئی
نیک بختی چاہے اس کتاب کو پڑھے اور بندگی کرنیمین اسپر اعتماد کلی کرے
اور زید اور عمرو کے خلاف سے نذرے کیونکہ یہہ مسئلے جسطرح حضرت رسالت
پناہ صلعم سے سند صحیح سے ثابت ہوئے ہین لکھے گئے ہین اور جو بندہ عبادت
کرنیوالا دل لگاکے اس سیدہی راہ پر چلیگا تھوڑے دنون مین اپنے مطلب
کو پہونچیگا اور اخلاق نبی کا سا پیدا کریگا اگر چاہے اللہ کریم اور اس کتاب
سفر السعادۃ مین ایک فاتحہ اور خاتمہ اور کئی باب ہین جو شامل ہین کئے
فصلون پر امید رکھتا ہون کہ اس کتاب کے بھیدون کی روشنی سب کو
کھینچ لیگی اگر چاہے خدا بڑی برکت والا فاتحۃ الکتاب یعنی شروع
کتاب ذکر مین حال حضرت پیغمبر صلعم کے پہلے وحی نازل
ہونے سے اور بیان حضرت کی عبادت کا اون
دنون مین جبکہ حضرت رسالت پناہ سات برس کے ہوئے (اور ایک
روایت ہے آٹھ کے) آپکے دادا عبد المطلب نے وفات کی اور آپکے چچا ابو طالب
بسبب پرورش و تربیت حضرت کے فخر کرنے لگے اللہ تعالےٰ نے حضرت

اسرافیل کو حکم کیا کہ آپکے پاس حاضر رہین پس حضرت اسرافیل ہے حضرت کے
پاس گیارہ برس تک پھر حضرت جبرائیل کو حکم ہوا کہ آپکی خدمت مین حاضر ہو
اور تیئیس برس تک حضرت جبرائیل انکے رفیق طریق اور یار غار رہے مگر دکھائی
نہ دیتے اور سامنے نہ آتے لیکن بعض روایات صحیحہ مین آیا ہے کہ اسرافیل اپنے
رفاقت کے زمانے مین کئی بار آپکے سامنے آئے اور کئی بار آپسے ایک دو
باتین کین اور وحی اترنے سے پہلے پندرہ برس واہنے اور بائین اور اوپر
سے آواز سنتے تھے اور کسیکو نہ دیکھتے تھے اور سات برس روشنی
دیکھتے اور اس سے خوش رہتے اور کچھہ دوسری چیز نہ دیکھتے اور جب وحی کا
زمانہ نزدیک پہونچا خلوت اور تنہائی کا شوق ہوا اور پہاڑ حرا مین جو کعبہ سے
تین کوس ہے گوشہ نشینی کرتے اس پہاڑ مین ایک غار ہے چھوٹا سا جسکی لمبائی
چار گز اور چوڑائی اسکی ایک گز اور بعض جگہ دو تہائی گز کی اور باقی جا اس سے
بھی کم اس غار مین خلوت اختیار کرتے عالمونکو اس مسئلہ مین دو قول ہین کہ
عبادت آپکی اس خلوت مین کسطرح تھی بعضون نے کہا ہے کہ عبادت آپکی
فکر تھی اور بعضے کہتے ہین کہ عبادت ذکر تھی اور یہہ قول صحیح زیادہ ہے
اور پہلے قول پر چندان تصریح اور اعتبار نہین اور خلوت طالبان راہ خدا
کی کئی طور پر ہوتی ہے پہلی قسم یہہ ہے کہ انکی خلوت طلب زیادتی حق کے
واسطے ہوتی ہے خدا سے نہ فکر اور نظر سے اور یہہ پورا مقصد اہل حق کا ہے
پس جو کوئی خلوت مین کسی موجود کے ساتھ موجودات مین سے بات کرے
یا اسمین فکر کرے خلوت مین نہوگا اور ایک طالب نے ایک بزرگ سے کہا
اُذکُرنی عِندَ رَبِّکَ فی خَلوَتِکَ مجھکو یاد کرنا نزدیک اپنے خدا کے جب
حق کے ساتھ خلوت مین ہو جواب مین اوسکے کہا اِذا ذَکَرتُکَ فَلَستُ

مَعَہٗ فِیْ خَلْوَۃٍ یعنے جب تجھکو یاد کرونگا تو حق کے ساتھ خلوت مین ہونگا
اور یہان سے اس حدیث قدسی کا معلوم ہوتا ہے اَنَا جَلِیْسُ مَنْ ذَکَرَنِیْ
اور شرط اس خلوت کی یہہ ہے کہ اسکا ذکر نفسی اور جانی ہو نہ نفسی اور زبانی
دوسری قسم کہ خلوت صفائی فکر کے واسطے ہوتا کہ اسکی بصیرت کی نظر
طلب مین معلومات کے صحیح پڑے اور یہہ خلوت اونکی ہے جو علم کو ترازو سے
عقل کے تولتے ہین یہہ ترازو نہایت نازک ہے تھوڑی سی ہوا مین اعتدال سے
باہر ہو جاتی ہے اور حق کے ڈھونڈھنے والے اس خلوت مین نہین جاتے
بلکہ اونکی خلوت ذکر کے ساتھ ہوتی ہے فکر کو اونپر کچھ غلبہ اور قدرت نہین
اور جب فکر گوشہ نشین کو حق کے ساتھ پیدا ہو تو جائے کہ وہ خلوت مین
نہین ہے اور خلوت سے باہر ہو اور جانے کہ اللہ کے صحیح علم کے لایق نہین ہے اور
اگر لایق اس علم کے ہوتا تو عنایت ربانی اسکے اور اسکے فکر کے درمیان اوٹ
ہوتی تیسری قسم وہ ہے کہ خلوت دفع وحشت کیواسطے جو آدمیونکی کثرت
صحبت سے پیدا ہوتی ہے اختیار کرتے ہین اور خلق کے دیکھنے سے پریشان دل
ہوتے ہین تو گوشہ پکڑتے ہین چوتھی قسم خلوت کی وہ ہے کہ خلوت مین زیادتی
لذات کی پاتے ہین اسواسطے اختیار کرتے ہین اور حضرت کی خلوت پہلی قسم
کی تھی اور ان سب چیزون سے جنکے ساتھ اوٹھتے بیٹھتے لیٹتے ہین یہانتک کہ اہل
اور مال اور ہاتھ کی چیزون سے دوری پوری حاصل کی اور دریائے ذکر قلبی
مین ڈوب گئی اور اضداد و اغیار سے یکبارگی الگ ہو گئی اور اسکی یاد سے
الفت پیدا کی جسکے واسطے خلوت تھی اور ہمیشہ اسی انس مین رہتے اور دل
جو مقام وحی کا ہے خوب صاف ہوا اور اس بات مین نہایت کمال درجے کو
پہونچے تب روشنی صبح وحی کی چمکنے لگی چنانچہ جس درخت اور پتھر کے پاس

جاتے زبان فصیح سے کہتا السلام علیک یارسول اللہ اور ہر طرف دیکھتی
کہنے والے کو نہ پاتے یہانتک کہ ایک دن اس پہاڑ پر کھڑے تھے
ناگہان ایک شخص نے ظاہر ہوکر کہا ابشر یا محمد خوشخبری ہو ای محمد تجھکو کہ مین جبرئیل
ہون اور تیرے پاس بھیجا آیا ہون اور تو رسول خدا کا ہے اس امت پر تب
نامہ[۱] ریشمی کپڑے پر لکھا ہوا مرصع جواہر سے نکالا اور ہاتھ مین آپکے دیا اور
کہا کہ اسکو پڑھ کہا واللہ کہ مین پڑھنے والا نہین ہون اور مین ہی کچھ پڑھا نہین
اور اس نامہ مین ہی کچھ لکھا نہین پاتا جبرئیل نے پیغمبر خدا کو گلے سے لگاکر ایسا
دبایا[۲] کہ وہ ذی طاقت ہو گئے اور چھوڑ دیا پھر کہا پڑھو پھر کہا مین پڑھنا
نہین جانتا پھر دبایا تین بار تک دباتے تھے اور چھوڑ دیتے تھے اور کہتے تھے
کہ پڑھو تیسری بار کہا اِقْرَأْ[۳] بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ۚ خَلَقَ الْإِنسَانَ
مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ عَلَّمَ
الْإِنسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝ بعد اوسکے کہا اس پہاڑ سے اترو آنحضرت
جبرئیل کے ساتھ پہاڑ سے نیچے اترے اور اونکو وہین کوہ مین ہموار زمین پر
کھڑا کیا اور حضرت کیواسطے جگہ درست کی جبرئیل دو کپڑے سبز پہنے تھے
ایک کپڑے کو پاؤن کے نیچے انکے بچھا دیا اور اونکو اس کپڑے پر بیٹھنے کو
فرمایا اور پاؤن کو زمین پر مارا اور پانی کا چشمہ پیدا ہوا جبرئیل نے اس پانی
سے وضو کیا ساتھ کلی اور ناک مین پانی دینے کے اور ہر بدن کو تین[۴] بار
دھویا اسکے بعد پیغمبر کو کہا کہ اسیطرح وضو کرو جب حضرت وضو سے
فارغ ہوئے جبرئیل نے ایک چلو پانی اوٹھا لیا اور روے مبارک
پر پیغمبر خدا کے چھڑکا[۵] اسکے بعد اوٹھے اور دو رکعت نماز پڑہی اور پیغمبر خدا نے
اونکی اقتدا کی اور اسیطرح پڑہی اسکے بعد جبرئیل نے کہا نماز پڑہنا

[۱] یہ نامہ ای محمد لے خدا کی
طرف سے جو پیدا کرنیوالا
ہے جہان کا اور تجھ پیدا کیا
انسان کو خون سے اور تیرا
پڑھ اور پروردگار تیرا بزرگ ہے
جس نے سکھایا علم قلم کو اور سکھایا
آدمی کو جو کچھ کہ وہ نہین جانتا تھا

[۲] شاید یہ پہلی ہی بار کا
تعلیم کیواسطے ہو گا بعد
کو نبی بنیدہ ہو گا ۱۲ منہ

[۳] ۱۲ منہ

[۴] ۱۲ منہ

[۵] ۱۲ منہ

اسیطرح ہے اور جب وضو اور نماز کی تعلیم سے فرغت کی جبرئیل پھر گئے
اور پیغمبر خدا مکہ مین آئے اور یہ حال خدیجہ سے کہا اور اونکو تعلیم وضو اور نماز
کی کی اہنین باتون کے واسطے مناسب یہہ ہے کہ بعد تمہید الکل فاتحہ
کے شروع کردون بابون عبادت نبی کو ساتھ بیان وضو اور نماز
کے اور سب قسم کی عبادتون کو مانند روزہ اور دعائین وغیرہ کی اسکے
پیچھے لکھون اگر چاہے خدائی کریم باب طہارت مین حضرت
پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے ٭ فصل وضو کرنے مین
آنحضرت ۱ اکثر وقت ہر نماز فرض کے واسطے وضو کرتے بعضے وقت کئی فرض
ایک وضو سے بھی پڑہتے اور پانی جو وضو مین صرف کرتے کم دو سیر سے اور زیادہ
چار سیر سے ہوتا اور بعض وقت تین سیر بھی ہوتا اور پانی کے کم خرچ کرنیمین مبالغہ
فرماتے اور زیادہ پانی گرانی سے لوگون کو منع فرماتے کہ میری امت مین
وہ لوگ پیدا ہونگے جو وضو مین زیادتی کرینگے اور فرماتے کہ وضو
کے واسطے ایک شیطان جدا ہے نام اوسکا ولہان ہے سو پانی کے وسوسے
سے پرہیز کرو ایکبار آنحضرت ۲ سعد بن ابی وقاص کے پاس آئے اور وہ وضو
کرتے تہے فرمایا لَا تُسْرِفْ فِي الْمَاءِ سعد نے کہا وَهَلْ فِي الْمَاءِ إِسْرَافٌ
فرمایا نَعَمْ وَإِنْ كُنْتَ عَلَى نَهَرٍ جَارٍ اور صحیح روایت مین ہے کہ کبھی وضو
کے بدن کو ایکبار سے زیادہ نہ دہوتے اور کبھی ہر عضو دوبار دہوتے اور کبھی
بعضے کو تین بار اور بعضے دوبار اور ناک مین پانی ڈالتے اور کلی کرتے
کبھی ایک چلو سے اور کبھی دو چلو سے اور کبھی تین چلو سے اور ایک چلو
سے آدہے مین کلی کرتے اور آدہا ناک مین دیتے تینون صورتون مین
ملاتی جدا کرنا کسی روایت صحیح مین نہین آیا اور حدیث مین طلحہ بن مصرف کے

آیا ہے کہ اوسنے اپنے باپ سے اوسنے اپنے باپ سے روایت کی کہ مین نے
دیکھا ایکبار حضرتؐ کو جدا کرتے مگر یہہ حدیث سند کے رو سے
ضعیف ہے اور ناک مین داہنے ہاتہہ سے پانی دیتے اور ناک جہاڑتے
بائین ہاتہہ سے اور تمام سرؐ کو مسح کرتے اور مسح کئی بار کرتے اور
ایک حدیث مین مسح کئی بار کرنا آیا ہے مگر وہ ضعیف ہے اور جب چوٹے
سر پر ہاتہہ پہیرتے تو عمامہ پر تمام کرتے اور کبھی وضوے کلی اور ناک مین
پانی دیئے نکرتے اور کسی نے کلی نکرنے اور ناک مین پانی نہ دینے کی روایت
نہین کی اور وضو ترتیب کے ساتہہ اور پے در پے کرتے اور یقیناً خلل
ترتیب اور توالی مین کبہی نکرتے اور نہ ایکبار اور کبہی سر کا مسح سب پر کرتے
کبہی عمامہ پر اور کبہی پیشانی پر سہ کی اور عمامہ پر لیکن تہوڑے سر پر
کبہی نکرتے اور مسح کان کا کرتے اندر اور باہر اور گردن پر مسح کرنا حدیث

مین نہین ہے اور دونون پاؤن اگر موزہ مین نہوتے دہوتے اور نہین
تو مسح کرتے اور جو حدیثین کہ دعا پڑہنے مین وضو کے وقت آئی ہین کوئی
صحیح نہین اتنا صحیح ہے کہ پہلے بسم اللہ کہتے اور آخر مین وضو کے کہتے اَشْهَدُ
اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ
وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ
سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ
وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ اور ابو موسے اشعری نے کہا پانی وضو کا لایا مین پس
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور مین نے سنا کہ فرماتے
تہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَبَارِكْ
لِيْ فِيْ مَرْزُقِيْ کہا مین نے یا رسول اللہ سنا مین نے کہ آپ اسطرح

دعا کرتے ہین فرمایا کیا کچھ چھوڑا ہمنے اس دعا مین اور بعد وضو کے
بدن کو چادر یا رومال سے نہ پونچھتے اور اگر کوئی لاتا تو دور کر دیتے اور
جو حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کَانَتْ لَہٗ
نَشَافَۃٌ یَنْشِفُ بِھَا بَعْدَ الْوُضُوْءِ اور حدیث معاذ کی اس معنے
مین دونون ضعیف ہین اور وضو کرنے مین کوئی پانی ہاتھ پر آپکے
نہ ڈالتا مگر ضرورت کے وقت اور جو حدیث کہ خلال مین داڑھی کے
وارد ہوئی ہے بعض محدثون نے اسے مانا اور بعضون نے نہین لیکن
خلال انگلیون کا کبھی کبھی کرتے لیکن انگوٹھی کا پہیر نا انگلی مین ایسی
حدیث ضعیف مین آیا ہے **فصل مسح کرنے مین** اور صحیح
حدیثون سے ثابت ہوا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سفر اور
گھر مین مسح موزون پر کرتے اور گھر کی مدت ایک رات دن ہے
اور سفر کی تین رات دن اور مسح اوپر موزہ کے کرتے اور لیکن
تلے مین موزہ کے حدیث ضعیف وارد ہے اور حدیث صحیح مین کچھ
ثابت نہین اور پائتابے پر مسح کرتے اور مسح اور غسل مین کچھ
تکلف نہ تھا بلکہ اگر وضو کرنے کے وقت پانون کھلے رہتے دھوتے
اور مسح کرنے کے واسطے موزہ نہ پہن لیتے اگر پاؤن موزے مین
ہوتے مسح کر لیتے نکالتے نہین اور فضیلت مین مسح اور دھونیکے
علما کو گفتگو ہے اسواسطے فعل حضرت کا بیان ہوا تا معلوم ہو کہ
بہتر قول وہی ہے جو عادت نبی کی تھی **فصل تیمم کرنے مین**
جب تیمم کرتے ایکبار دونون ہاتھون کو زمین پر مارتے اور مونہہ اور
دونون ہاتھون پر ملتے اور حدیث صحیح مین نہین آیا کہ دو بار ہاتھ کو خاک پر مارتے

اور یہہ بھی نہین آیا کہ ہاتھہ کو کہنے تک ملتے اور جو حدیثین کہ ہمارے کہنے
کے برخلاف آئین سب ضعیف ہین اور جس زمین پر نماز پڑہتے اوسپر تیمم
بھی کرتے اور فرق خاک اور بالو اور کسی چیز مین نکرتے اور فرماتے
حیثما ادرکت رجلا من امتی الصلوٰۃ فعندہ مسجدہ
وطھورہ اور یہ حدیث صریح ہے اس باب مین کہ جنس زمین کی پاک ہے
اور حدیث صحیح مین ہمنے نہین پایا کہ آنحضرت ہر فرض کیواسطے نیا
تیمم کرتے بلکہ مطلق فرمایا اور سکو قائم مقام وضو کے رکھا

باب نماز مین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی

فصل قیام کرنے مین جب نماز کو واسطے کہتے اللہ اکبر اور
پہلے تکبیر کے نیت زبان سے منقول نہین اور اللہ اکبر کہنے کے ساتھہ
دونون ہاتھہ اوٹھاتے اور کانون تک پہونچاتے اور کبھی مونڈون تک
اسکے بعد داہنی ہاتھہ کو بائین پر رکھتے برایر سینہ کے صحیح مین ابن خزیمہ
کے اسیطرح ثابت ہوا اسکے بعد دعای استفتاح پڑہتے اور اسکی کئی
صورتین ہین روایت سے پہلی روایت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ
کی کہ کہا جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کہڑے ہوتے نماز کو فرماتے وجھت
وجھی للذی فطر السموات والارض حنیفا مسلما وما انا من
المشرکین ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب
العلمین لا شریک لہ وبذلک امرت وانا من المسلمین
اللھم انت الملک لا الہ الا انت ربی وانا عبدک
ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی جمیعا
انہ لا یغفر الذنوب الا انت واھدنی لاحسن الاخلاق

لَا يُهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِيْ يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ اَنَا بِكَ وَاِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ **دوسری روایت** حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ہے کہ کہا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةِ فَقُلْتُ بِاَبِيْ وَاُمِّيْ اِسْكَاتُكَ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةِ مَا تَقُوْلُ قَالَ اَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ ترجمہ ہے پیغمبر خدا چپ ہوتے تکبیر اور قرأت کے درمیان پھر کہا میں نے ماں باپ میرے ہون قربان تیری یارسول اللہ چپ رہنا جو تمہارا ہے تکبیر اور قرارت کی درمیان اسمین کیا کہتے ہو فرمایا کہتا ہون اے اللہ دوری ڈال میرے درمیان اور میرے گناہون کے درمیان جیسے دوری کی تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان اے اللہ دھو مجھے میرے گناہ جیسا دھویا جاتا ہے سفید کپڑا میل سے اے اللہ دھو گناہون کو میرے پانی اور برف اور ٹھنڈک سے **تیسری حدیث حضرت عائشہ کی** کہ کہا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلٰوةَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ **چوتھی روایت** دوسری حدیث مین آیا ہے کہ فرماتے اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

كَثِيرًا سُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيلًا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ
مِنَ الشَّيْطَانِ وَمِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ ۝ **پانچوین**
روایت دوسری روایت مین آیا ہے اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَشْرًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَشْرًا
ثُمَّ يُسَبِّحُ عَشْرًا ثُمَّ يُحَمِّدُ عَشْرًا وَيُهَلِّلُ عَشْرًا وَيَسْتَغْفِرُ
عَشْرًا ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ
عَشْرًا ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ ضِيْقِ الْمَقَامِ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَشْرًا **حدیث چھٹی** روایت صحیح مین ہے
کہ بعد تکبیر کے فرماتے اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ
كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِيْ
مِنْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنَ
الذُّنُوْبِ وَالْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ
الدَّنَسِ **ساتوین روایت مین ہے** اَللّٰهُمَّ رَبَّ
جِبْرَائِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ
عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اِهْدِنِيْ
لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ فَاِنَّكَ تَهْدِيْ
مَنْ تَشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ **آٹھوین روایت**
یہ کہ بعد تکبیر کے فرماتے اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ
مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ
الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ

وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ

ترجمہ اے اللہ تجھی کو حمد ہے تو ہے آسمانونکا اور زمینون کا اور جو
کچھہ اونکے بیچ مین ہے اور تجھکو حمد ہے تو پادشاہ ہے آسمانون کا
اور زمین کا اور جو کچھہ اونکے بیچ مین ہے اور تجھی کو حمد ہے تو ہے
حق اور وعدہ تیرا حق ہے اور قول تیرا حق ہے اور جنت حق ہے
اور دوزخ حق ہے اور سب نبی حق ہین اور قیامت حق ہے اور
بعد ان ذکرون کے فراتے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بعد اسکے سورہ فاتحہ پڑہتے اور آنحضرت صلعم بعضی وقت بسم اللہ
آواز بلند سے پڑہتے اور بعضی وقت آہستہ اور قرائت حرف حرف
جدا اور صاف اور بخوبی ادا کرتے اور آخر مین آیت کی وقف
کرتے اور کلمہ خیر مین مد کرتے اور آخر مین سورہ فاتحہ کی آمین کہتے
نماز جہری مین شورے اور سری مین آہستہ سے اور تمامی صحابہ
جو مقتدی ہوتے موافقت کرتے آمین کہنے مین اور نماز مین
دو جگہ چپ ہوتے ایک تو درمیان تکبیر اور فاتحہ کے چپ ہوتے
اور دوسرے درمیان فاتحہ اور سورہ پڑہنے کی اور دوسری روایت
مین آیا ہے کہ درمیان قرائت اور رکوع کے چپ ہوتے مین بار
چپ ہوتا ہوا لیکن تیسرا چپ ہونا ہلکا اور تھوڑا تھا اور صبح
کی نماز مین بعد سورۃ فاتحہ کے بڑی سورۃ پڑہتے ساٹھہ آیت سے
سو آیت تک کبھی سورہ ق پڑہتے کبھی سورہ روم اور کبھی چھوٹی
پڑہتے یہانتک کہ اذا زلزلت الارض پر قصر کرتے اور کبھی
قصر مفصل تین پر کرتے اور جب سفر مین ہوتے تو کبھی قصر

اذا الشمس کورت پڑھتے اور جمعہ کے دن نماز فجر مین سورۂ الم
تنزیل سجدہ پہلی رکعت مین اور سورۂ ہل اتی علی الانسان حین من
الدہر دوسری رکعت مین پڑھتے اور انہین دونون سورتون
جمعہ کے دن اس واسطے پڑھتے تھے کہ ان دونون سورتون
ذکر ہے ابتدا اور انتہا کا اور جنت اور دوزخ مین داخل ہونیکا اور
یہہ باتین جمعہ کے دن ہونگی اور قیامت بھی جمعہ کے دن ہوگی اسواسطے
اس دن مین پہلے یاد دلانا ان چیزون کا اون دونون سورتونکو
پڑھکر کرتے جیسا کہ بڑی مجلسون مین اور بڑی شہر مین سورۂ قاف
اور اقتربت اور اسیطرح کی سورتین پڑھتی لیکن نماز ظہر کو طول کرتے
اتنا کہ کبھی اقامت ظہر کرتے اور کوئی آدمی قضا حاجت کو جاتا
جاتا اور پھر آتا اور ابھی تک پہلی رکعت کے رکوع مین نہ گئے ہوتے
اور کبھی مقدار الم سجدہ پہلی رکعت مین پڑھتے اور کبھی سبح اسم ربک
الاعلی یا والسماء ذات البروج یا واللیل اذا یغشی یا سورہ انشقاق
یا والسماء والطارق اور مانند اسکی پڑھتے لیکن نماز عصر آدھی ظہر
کی درازی مین ہوتی اور کبھی اس سے بھی ہلکی لیکن نماز مغرب کبھی
طویل کرتے چنانچہ سورہ اعراف کو دو رکعت مین پڑھتے ہر رکعت
مین آدھی اور کبھی والصافات اور حم دخان پڑھتے اور کبھی سبح
اسم ربک الاعلی اور کبھی والتین اور کبھی والمرسلات اور کبھی قصار
مفصل اور روائتین صحیح ان سب صورتون کا ثابت ہین اور سنت ہے
کہ ایک طرح پر چھوٹی سورہ خواہ بڑی مواظبت نکرے بلکہ کبھی چھوٹی پڑھے اور
کبھی بڑی حال اور وقت سمجھکی لیکن نماز عشا مین معاذ کو سورہ والشمس اور سبح اسم

الاعلی اور واللیل معین کر دیا اور پڑھنے سے سورہ بقر کے اور مانند اسکی
منع فرمایا اور جہر کا اور بعضے حدیث مین سورہ اذا السموات معین کر دی
یعنے اذا السماء انفطرت وانشقاق اور بروج اور طارق ولیکن نماز جمعہ
مین سورہ جمعہ اور منافقون دو رکعتون مین پڑھتے اور کبھی ہلکی کرتے
تو سبح اسم ربک الاعلی اور غاشیہ پڑھتے اور لیکن پڑھنا اخیر سورہ جمعہ کا
رکعت اولی مین اور اخیر منافقین کا دوسری رکعت مین مخالف سنت کے
ہے اور لیکن نماز عید مین سورہ ق اور اقترب پڑھتے اور کبھی سبح اسم
ربک الاعلی اور غاشیہ پڑھتے اور اسی پر عادت کی نبی نے آخر وقت تک
اسیواسطے خلفائے راشدین اسی طریقہ پر گئے صدیق رضی اللہ عنہ نماز
صبح مین سورہ بقر پڑھتے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ صبح کو کبھی سورہ یوسف
اور نحل پڑھتے اور کبھی سورہ ہود اور بنی اسرائیل پڑھتے اور اگر دراز کرنا نماز
کا منسوخ یا مکروہ ہوتا تو خلفای راشدین نکرتے اور حدیث مین انس رضی اللہ
عنہ کی آیا ہے کہ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخَفَّ النَّاسِ صَلٰوۃً فِیْ
تمام مراد اس حدیث سے یہہ ہے کہ درازی نماز نبی کی نسبت نماز دوسرون کے نہایت کم
معلوم دیتے تھی چنانچہ معاذ مثلاً نماز عشا مین سورہ بقر پڑھتے اور جلدی
امر نسبتی ہے اور سنن نسائی مین ثابت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ
کہا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْمُرُنَا بِالتَّخْفِیْفِ وَ
یَؤُمُّنَا بِالصَّافَّاتِ پس پڑھنا والصافات کا نماز مین ہلکی قسم مین
ہے کہ اسکے پڑھنے کو فرماتے صحابہ کو اور نمازون مین سورہ معین نکرتے
مگر جمعہ اور عیدین کے دن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا مفصل کے
سورتون مین سے کوئی سورہ نہین ہے چھوٹی خواہ بڑی کہ مین نے حضرت

رسالت پناہ سے نہین سُنی کہ نماز فرض مین پڑہتے تھے اکثر اوقات سورہ
تمام اور اتفاقاً آدہا سورہ جایز ہونیکے لئے اور کبھی جو آدہ سورہ پر اختصار
کرتی شروع سورہ ہوتا لیکن پڑہنا آخر سورہ کا اور درمیان سورہ کا روایت
مین نہین ہے اور ہمیشہ پہلی رکعت زیادہ دراز کرتی دوسری رکعت سے اور صبح
کی نماز دوسری نمازون سے بہت بڑی پڑہتے اور اوسکا سبب یہ ہے کہ اسرار
الٰہی پچھلی تہائی شب مین اُترتے ہین اور صبح کی نماز تک رہتی ہین اور بعضے کہتے
ہین فجر کے نکلنے تک دونون روائتین موجود ہین اور بعضے مشایخ کہتے ہین
کہ عدد مین رکعات نماز صبح کی نقصان تھا بڑا سورہ پڑہنا اوسکے پورا
کرنے کا بدلا ٹہرایا یا سبب طول ہونی نماز صبح کا یہ تھا کہ بعد آرام اور
اور سونے رات کی واقع ہے یہ سبب تھا کہ ابھی تک مشغول معاش اور
اسباب دنیا مین نہین ہے اور ایسا وقت ہے کہ اکثر دل ساتھ زبان کے
اور کان کے موافق ہوتا ہے اور سمجھنا اور غور کرنا قرآن عظیم پر زیادہ آسان
ہوتا ہے اسیوجہ سے اہتمام وعنایت تمام درازی سورۃ اور اوسکے پورا پڑہنے
پر معین ہوئی **فصل رکوع کرنے مین** جب قرأت سے فارغ
ہوتے تھوڑی دیر چپ رہتے اسوقت تکبیر کہتے اور دونون ہاتھ
اوٹھاتی اور رکوع مین جاتے اور دونون ہتھیلیون کو زانو پر سخت کرتی
اور گھٹنون کو پہلو سے دور کرتے اور پیٹھ کو سیدہا کرتے اور سر کو
پیٹھ کی برابر کرتے نہ بہت جھکاتے اور نہ بہت اوٹھاتی اور تین بار رکوع
مین کہتے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ اور کبھی اسکے ساتھ ملاتے سُبْحَانَكَ
اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي اور کبھی اسے اختصار
کے ساتھ فرماتے اور رکوع کی درازی اکثر مقدار اسکے

ہوتی کہ دس بار کہے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ اور سجدہ بھی اسی انداز پر کرتے
لیکن حدیث براء ابن عازب کی کہ صحیحین میں ہے رَمَقْتُ الصَّلٰوةَ
خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ قِيَامُهُ
فَرَكُوْعُهُ فَاعْتِدَالُهُ فَسَجْدَتُهُ فَجِلْسَتُهُ مَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ
قَرِيْبًا مِّنَ السَّوَاءِ اس بات پر محمول ہے کہ اگر قیام طویل ہوتا تو رکوع
اور سجدہ اور جلسہ سب طویل ہوتے اور جب قیام خفیف ہوتا
تو سب خفیف ہوتے اور یہ تاویل نادرست ہے اسواسطے کہ کبھی نماز
شام میں سورہ اعراف پڑھتے پس اگر رکوع اور سجود اور اعتدال اور جلسہ
موافق اسکے ہوتے تو نماز آدھی رات کو تمام ہوتی لیکن یہ تحقیق ہے
کہ بعض اوقات میں رکوع اور سجدہ برابر قیام کے کرتے جیسا کہ نماز خسوف
اور کسوف میں اور کبھی نماز تہجد میں لیکن اکثر حال اعتدال تھا جیسا بیان ہوا
اور اکثر رکوع میں کہتے سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ اَللّٰهُمَّ
لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ خَشَعْتُ وَعَلَيْكَ
تَوَكَّلْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَ
مُخِّيْ وَعَصَبِيْ وَعِظَامِيْ لیکن یہ تہجد کی نماز میں کہتے اور جب سر
رکوع سے اوٹھاتے دونوں ہاتھ اوٹھاتے اور کہتے سَمِعَ اللّٰهُ
لِمَنْ حَمِدَهٗ ان تینوں جگہوں میں اوٹھانا ہاتھ کا ثابت ہوا اور کثرت
راویوں کے سبب یہ بات تواتر کو پہنچی چار سو خبر اور اثر اس بات
میں صحیح ہوئی اور عشرہ مبشرہ نے روایت کی ہے کہ ہمیشہ آنحضرت
یوں ہی کرتے یہانتک کہ اس جہان سے رحلت فرمائی اسکے سوا
کچھ ثابت نہیں ہوا اور جب سر رکوع سے اوٹھاتے سیدھے کھڑے ہوتے

اور اسیطرح سجدون کے درمیان اور فرماتے لَا تُجْزِئُ صَلٰوۃُ الرَّجُلِ فِیْمَا صُلْبُہٗ فِی الرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ اور جب رکوع سے سر اوٹھاتے کبھی کہتے رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ اور کبھی کہتے اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ یہ دونون صحیح ہین لیکن اللھم اور واو دونون اکٹھے ثابت نہین اور عادت تھی کہ اس رکن مین دیر کرتے اکثر رکوع کے برابر ٹھیرتے اور فرماتے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ اَھْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَکُلُّنَا لَکَ عَبْدٌ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ اور کبھی کہتے اَللّٰھُمَّ اغْسِلْنِیْ مِنْ خَطَایَایَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّنِیْ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اور کبھی کہتے لِرَبِّیَ الْحَمْدُ لِرَبِّیَ الْحَمْدُ بار بار کہتے یہان تک کہ رکوع کے مقدار پوری ہوجاتی اور کبھی اعتدال مین اتنی دیر کرتے کہ لوگ گمان کرتے کچھ بھول گئے اور سجدہ مین بھی اسیطرح کبھی اتنی دیر کرتے کہ لوگ گمان بھولنے کا کرتے عادت شریف رکوع اور سجود مین جو صحیح ہوئی سو یہ ہی تھی اور حدیث براء ابن عازب کی جو کہتا ہے کَانَ رُکُوْعُہٗ وَسُجُوْدُہٗ وَبَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ مَا خَلَا الْقِیَامَ وَالْقُعُوْدَ قَرِیْبًا مِنَ السَّوَاءِ صریح ہی اس بات مین کہ مساوات کرتے قیام مین

قرأت کے اور قعود مین تشہد کے اور برابری کرتے سب ارکانون
مین درازی اور کوتاہی مین اور مراد اس سے قیام بعد رکوع نہین ہے اور
ہلکا اور چھوٹا کرنا ان دو رکنون کا کہ اعتدال ہے اور بیٹھنا دو سجدونکے بیچ
ایجاد ہے سردار ان بنی امیہ کا اور عادت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
نہین کسیوجہ سے کسیوقت مین اور اللہ ہی کی توفیق ہے اور بتاتا ہی
سیدہی راہ **فصل سجدہ کرنے مین** جب سجدہ مین جاتی تو ہاتھون کو
نہ اوٹھاتے اور بعضے حدیثون مین جو آیا ہے کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ فِیْ کُلِّ
خَفْضٍ وَّ رَفْعٍ سو ہی روایت صحیح ہے کہ کَانَ یُکَبِّرُ فِیْ کُلِّ
خَفْضٍ وَّ رَفْعٍ اور زانون کو ہاتھون سے پہلی زمین پر رکھتے اور اوسکے
بعد ہاتھون کو رکھتے اور اوسکے بعد پیشانی اور اسکے بعد ناک بدن کی
ترتیب کے ساتھ لیکن ابوہریرہ کی کہ روایت کرتا ہے حضرت سے
کہ فرمایا اِذَا سَجَدَ اَحَدُکُمْ فَلَا یَبْرُکْ کَمَا یَبْرُکُ الْبَعِیْرُ
وَلْیَضَعْ یَدَیْہِ قَبْلَ رُکْبَتَیْہِ بیشک وہم ہے بعضی راوی کا اسواسطے
کہ پہلے عبارت مخالف آخر کی ہے اسواسطے کہ اگر ہاتھون کو زانو سے
پہلے رکھی تو اونٹ کا بیٹھنا ہوگا اسواسطے کہ اونٹ بیٹھنے کے وقت
پہلے ہاتھ رکھتا ہے اور جو کہتا ہے کہ بیٹھنا اونٹ کا ہاتھ سے ہی وہم
اور غلط اور مخالف قول ایمہ لغت کی ہے اور ٹھیک یہہ ہے کہ فرمایا
ہے تشبیہ سے حیوانات کے اور فرماتی کہ اونٹ کی طرح بیٹھو اور لومڑی
کی طرح آنکھ نہ پھیرو اور درندکی طرح ہاتھ نہ پھیلاؤ اور کتے کی طرح چوتڑ
زمین پر نہ لگاؤ اور ہاتھون کا اوٹھانا سلام پھیرنے کے وقت شریر
گھوڑے کی دم کی طرح ان سب چیزون سے احتراز کرتا اور بچتا رہے

دوسری روائت مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے آیا ہے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ جب سجدہ کرے کوئی تم مین سے پہلے گھٹنون کو رکھی اور جب بیٹھے بیٹھک اونٹ کی اور صحیح مین ابن خزیمہ کی آیا کہ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ بَدَأَ بِرُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ اور روائت مین سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی آیا ہے كُنَّا نَضَعُ الْيَدَيْنِ قَبْلَ الرُّكْبَتَيْنِ فَاُمِرْنَا بِالرُّكْبَتَيْنِ قَبْلَ الْيَدَيْنِ اور بہت عالم اسی پر ہین مگر امام مالک اور اوزعی اور بعضے اور امامون سے حدیث کے اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پگڑی کے گہیرے پر سجدہ نکیا اور البتہ پیشانی کو خاک پر رکہتے اور کبہی پانی اور مٹی پر اور کبہی مصلے پر چٹائی کے پتے سے درخت خرما کے بنا کر اور کبہی پاک کئے ہوئے چمڑے پر اور جب سجدہ کرتے پیشانی اور ناک کو تمام زمین پر رکہتے ہاتھونکو پہلو سے دور کرتے برابر مونڈہون کے زمین پر رکہتے اور فرماتے وَاِذَا سَجَدْتَ فَضَعْ كَفَّيْكَ وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ اور انگلیونکو رکوع مین کہلا رکہتے اور سجدہ مین ملا دیتے اور سجدہ مین سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى تین بار کہتی اور دوسرونکو بہی تین بار کہنے کو فرماتے اور اسکے بعد فرماتے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ

وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَسَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ
سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ كُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ عَلَانِيَتَهٗ
وَسِرَّهٗ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطِيْئَتِيْ وَجَهْلِيْ وَاِسْرَافِيْ فِيْ
اَمْرِيْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ جِدِّيْ
وَهَزْلِيْ وَخَطَائِيْ وَعَمْدِيْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا
اَعْلَنْتُ اَنْتَ اِلٰهِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اور کبھی فرماتے اَللّٰهُمَّ
اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَفِيْ بَصَرِيْ
نُوْرًا وَعَنْ يَمِيْنِيْ نُوْرًا وَعَنْ شِمَالِيْ نُوْرًا وَاَمَامِيْ نُوْرًا
وَخَلْفِيْ نُوْرًا وَفَوْقِيْ نُوْرًا وَتَحْتِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْنِيْ نُوْرًا

اور تاکید فرماتے زیادہ کوشش کی دعا میں سجدے کے وقت اور
فرماتے کہ لایق ہے کہ دعا سجدہ کرنیوالون کی مقبول ہو اور دعا کی
دو قسمین ہین دعای ثنا اور تمجید کی اور دعای طلب اور سوال کی
جس دعا کی بہت کرنیکا حکم ہوا سجدے مین دونون قسمون کو شامل ہے
اور مقبول ہونا بھی دعا کا دو طور پر ہے ایک قبول ہونا دعای طلب
کا اسطرح پر کہ مطلب کو اسکے بخشش فرماوی اور حاجت اسکی قضا کرے
دوسرے یہہ کہ اسکی دعا کی بدلے ثواب دی دونون وجہ کو بیان فرمایا
اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ اور صحیح یہہ ہے کہ یہہ دونون
قسمون کو شامل ہے اللہ خوب جانتا ہے

فصل نماز شب

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے رات کی نماز کی رکعتون کو

طویل کرتے برخلاف دنکے چنانچہ ایک رکعت مین سبع سورہ بقرہ اور آل
عمران اور نساء پڑہتے لیکن رات کی نماز زیادہ گیارہ رکعتون سے
نہوتی اور اسمیواسطے عالمون نے اختلاف کیا ہے قیام اور سجدے
مین ایک گروہ کہتے ہین قیام افضل ہے اسواسطے کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم رات کی نماز کی رکعتون کو طویل بہت کرتے اگر سجدہ افضل
ہوتا تو دیر سجدہ مین کرتے اور دوسری وجہ یہ کہ جو ذکر قیام مین مشروع
ہے افضل ذکر ہے یہہ رکن بھی افضل ہوگا اور دوسرے یہہ کہ
حدیث صحیح مین آیا ہے کہ افضل الصلوات طول القنوت[1] مراد
قنوت سے یہان قیام ہے اور ایک گروہ کہتے ہین کہ سجدہ افضل ہے
اس سبب سے کہ حدیث صحیح مین وارد ہے اَقْرَبُ[2] مَا یَکُوْنُ
الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّہٖ وَھُوَ سَاجِدٌ دوسری جگہ فرمایا ہے کہ
مَا[3] مِنْ عَبْدٍ یَسْجُدُ لِلّٰہِ سَجْدَۃً اِلَّا رَفَعَہُ اللّٰہُ بِھَا
دَرَجَۃً وَحَطَّ عَنْہُ بِھَا خَطِیْئَۃً اور ربیعہ اسلمی نے کہا
یارسول اللہ (علیک السلام) مین بہشت مین تمہاری رفاقت کی آرزو
رکھتا ہون فرمایا اَعِنِّیْ[4] عَلٰی نَفْسِکَ بِکَثْرَۃِ السُّجُوْدِ فرمایا یاری دے
مجھکو اس مقصد کے حاصل ہونے مین کثرت سجود کے دوسرے
یہہ کہ اول سورہ قرآن مجید مین سے جو نازل ہوا اقرء تھا اور وہ
سورہ تمام ہوا سجدے پر دوسرے یہہ کہ سجدہ دلالت کرتا ہے ذلت
اور خضوع و بندگی پر سب ارکان سے زیادہ اور سجدہ سر ہے بندگی
کا اسواسطے کہ بندگی خضوع اور ذلت ہے اور ذلت سجدہ مین زیادہ
اور ظاہر ہے اور ایک گروہ عالمون کے کہتے ہین رات کی نماز مین

طول قیام افضل ہے اور دن کی نماز مین کثرت رکوع اور سجود کی اس
سبب سے کہ عبادت رات کی قیام کے ساتھہ مخصوص ہوئی قال اللہ
تعالی قم اللیل و قال صلی اللہ علیہ وسلم من قام رمضان
ایمانا و احتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ اور بعضے عالم کہتے ہین
کہ یہہ دو رکن فضیلت مین برابر ہین فضیلت قیام کے قرآن پڑہنے کے
سبب ہے اور فضیلت سجدہ کی ذلت اور خشوع کی صورت کی سبب
پس ذکر قیام کا افضل ہے ذکر سے سجدے کے اور صورت سجدے کی
افضل ہے صورت سی قیام کے **فصل بیان اعتدال مین سجدے کے**
جب پہلی سجدے سے قرأت کرتے سر سجدہ سے اوٹہاتا جتنا سجدہ مین دیر کرتے
اتنا دونون سجدون کے درمیان بیٹہنے بعد سکے کہتی رب اغفر لی
رب اغفر لی اللھم اغفر لی وارحمنی واجبرنی واھدنی
وارزقنی اور کبھی اتنی دیر کرتے کہ صحابہ کو گمان ہوتا کہ یہہ بہول گئے
اور بعد سجدہ دوم اٹہ اوٹہتے واسطے قیام کے جبتک کہ زمین پر نہ بیٹہہ
لیتے فقہا اسکو جلسہ استراحت کہتی ہین بعض فقیہ سنت کا گمان کرتی
ہین اور بعضی گمان حاجت پر کرتے ہین پس جو محتاج بیٹہنے کا نہ ہو
اوسکے حق مین سنت نہوگا اور جب کہڑے ہوتے سجدے سے بی توقف
قرأت شروع کرتے اور پہلے رکعت مین جیسا سکتہ کرتے ویسا
سب رکعتونمین نہوتا اور دوسری اور تیسری اور چوتھی پہلی رکعت
کی طرح پڑہتے مگر چار چیز مین سکتہ مین اور دعای استفتاح مین
اور تکبیر تحریمہ مین اور درازی قرأت مین یہہ چارون چیزین
خاص ہین رکعت اولی کے ساتہہ اور جب تشہد مین بیٹہتے

بائین پاؤن کو بچھاتے اور اسپر بیٹھتے اور داہنے پاؤن کو کھڑا کرتے
اور داہنی ہاتھہ کو داہنی ران پر رکھتے اور ترتیب کا عقد انگلیون
سے باندھتے اور شہادت کی انگلی کلمہ شہادت مین اوٹھاتے اور
ہلاتے نہین اور پہلے تشہد کو ہلکا کرتے اور جب کھڑے ہوتے دونون
ہاتھہ اوٹھاتے اور تکبیر کہتے اور قرارت شروع کرتے اور تیسرے اور
چوتھی مین اکثر سورہ فاتحہ پر قصر کرتے اور اتفاقاً چھوٹا سورہ
پڑھتے اور جب پچھلے تشہد مین بیٹھتے بائین پاؤن کو داہنے پاؤن
کے نیچے کرتے اور چوتڑ کو زمین پر جماتے اور یہہ وضع بیٹھنے کی پہلی
جلسہ مین ہرگز نہ تھی اور عالمون کو اس وضع کے بیٹھنے مین گفتگو
ہے بعضی دونون تشہد مین تورک کرتے ہین اور یہہ مذہب امام
مالک رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اور بعضے کہتے ہین دونون تشہد مین
بچھادے داہنے پاؤن کو کھڑا کرے اور بائین پاؤن کو بچھادے
اور اسپر بیٹھے اور یہہ مذہب امام ابو حنیفہ رح کا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ
جس تشہد کے بعد سلام ہے اوسمین تورک کرے اور غیر مین اسکی
افتراش اور یہہ مذہب امام شافعی رح کا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ
جس نماز مین دو تشہد ہین تشہد اخیر مین تورک کرے تاکہ فرق
ہو دونون جلسون مین اور یہہ مذہب امام احمد رح کا ہے چارون
اماموں نے اس مسئلہ مین چار مختلف قولون کو اختیار کیا ہے ہر ایک
کے ساتھہ ہے ایک گروہ عالمونکا ہے اور کالمتر سیاق جو بیانمین صفت
نماز حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مروی ہے حدیث ابی حمید
ساعدی کی ہے صحیح ابن حبان اور صحیح مسلم مین کہ کان اذا جلس

اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا قام الی الصلوٰۃ کبّر
ثم یرفع یدیہ حتّٰی یحاذی بہما منکبیہ ویقیم
کل عظم فی موضعہ ثم یقرء ثم یرفع یدیہ حتّٰی
یحاذی بہما منکبیہ ثم یرکع ویضع راحتیہ علی
رکبتیہ معتمدا لا یصوب راسہ ولا یقنع
بہ ثم یقول سمع اللّٰہ لمن حمدہ ویرفع یدیہ حتّٰی
یحاذی بہما منکبیہ حتّٰی یقر کل عظم الی موضعہ
ثم یہوی الی الارض ویجافی یدیہ عن جنبیہ ثم
یرفع راسہ ویثنی رجلیہ فیقعد علیہما ویفتح
اصابع رجلیہ اذا سجد ثم یسجد ثم یکبر ویجلس علی رجلہ
الیسری حتّٰی یرجع کل عظم الی موضعہ ثم یقوم فیصنع
فی الاخری مثل ذلک ثم اذا قام من الرکعتین رفع
یدیہ حتّٰی یحاذی بہما منکبیہ کما صنع عند افتتاح
الصلوٰۃ ثم یصلی بقیۃ صلوتہ ہکذا حتّٰی اذا کانت
السجدۃ التی فیہا التسلیم اخرج رجلیہ وجلس علی
شقہ الایسر متورکا

اور صبح کی نماز میں کبھی قنوت
پڑھتے اور کبھی چھوڑ دیتے اور بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم کبھی پکار کے
کہتے اور کبھی آہستہ اور ظہر و عصر میں آہستہ قرأت کرتے اور بعض
آیات میں ذرا آواز بلند کرتے اتنا کہ ہم لوگ سنتے اور نماز میں داہنے
بائیں نہ دیکھتے آپ فرماتے ھُوَ اخْتِلَاسٌ یَخْتَلِسُہُ الشَّیْطَانُ
پھر پھر اتا ہے کہ پھراتا ہے اسکو شیطان اور فرماتے پرہیز کرو التفات

کرنے سے نماز مین ہلاک ہوتا ہے اور اگر لاچاری ہو کسیکو نماز مین
التفات کرنے سے تو نماز نفل مین کرے لیکن حدیث ابن عباس
کی کہ کہا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلتفت فی
الصلوٰۃ یمینا و شمالا و لا یلوی عنقہ خلف ظہرہ
ہرچند جامع ترمذی مین ہے لیکن غریب ہے ثبوت کو نہین پہونچے
کسی نے امام احمد حنبل سے پوچھا اور کہا بعضے اہل حدیث روایت کرتے
ہین سند کی ساتھہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز مین کن انکھیون
سے دیکھا کرتے امام احمد نے اسپر انکار بہت کیا چہرہ اونکا متغیر
ہوگیا اور بدن اونکا کانپنے لگا اور کہا اس حدیث کی اسناد صحیح
نہین لیکن اتنا ثابت ہوا ہے کہ ایکبار کسی سفر مین تھے اور ایک
آدمی جاسوسی کو دشمن کی طرف بھیجا تہا جب نماز پڑہنے مین
مشغول ہوئے نماز مین اس راہ کی طرف دیکھتے تھے اور یہہ ایکبار
نفل نماز مین ہوا مفاہم دینے کی واسطے اور مصلحت اسلام کی اس سے
متعلق تہی اور یہہ بھی عبادات مین داخل ہے اسواسطے کہ نماز مین
جہاد کی طرف مشغول ہوئے اور نماز خوف اس سے مشابہ ہے
حضرت عمر رض فرماتے انی لا جہز جیشی و انا فی الصلوٰۃ
اور بعد ہر دو رکعت کے تحیات پڑہتے اور سات مقام مین دعا کرتے
اول تکبیر تحریمہ کے بعد جیسا ہمنے بیان کردیا دوسرے پہلے رکوع کے
اور بعد فراغت کی قرات سی و ترین تیسرے اعتدال کے بعد
رکوع سے کہتے سمع اللہ لمن حمدہ اللھم ربنا لک
الحمد ملاء السموات و ملاء الارض و ملاء ما شئت

ہوگی کہ لفظ جمع سے وارد ہو جیسا کہ اَللّٰھُمَّ اھْدِنَا فِیْمَنْ ھَدَیْتَ
اور سوائے اسکے **فصل جان تو کہ خوشی اور سرور**
اور آنکھ کی روشنی اور خوشدلی جو نماز میں حضرت پاتے کسی عبادت
میں اور کسیوقت میں نہ پاتے اور فرماتے جُعِلَتْ قُرَّةُ عَیْنِیْ فِی
الصَّلٰوةِ اور فرماتے اَرِحْنَا یَا بِلَالُ بِالصَّلٰوةِ اور باوجود اسکے
رعایت مقتدیوں کے حال کی آپ سے فوت نہ ہوتے اور سننے سے کسی
لڑکی کی آواز کے نماز ہلکی پڑھتے اور کبھی کوئی لڑکا نماز میں حضرت سے
متعلق ہوتا اوسکو اوٹھا لیتے اور کندھے مبارک پر اپنی مسند کہتے اور کبھی
حسین رضی اللہ عنہ آتے اور سجدہ میں مبارک پیٹھ پر حضرت کی چمٹتی
انکے لئے سجدہ دراز کرتے اور کبھی نماز میں ہوتے عائشہ رضی اللہ عنہا آتیں
اور دروازہ بند ہوتا کبھی قدم چلتے اور دروازہ کھولتے اور کبھی کوئی نماز
کی حالت میں حضرت پر سلام کرتا اشارے سے اسکو جواب فرماتے ہاتھ
پھیلا کر سطح کے پیٹھ ہاتھ کی اوپر ہوتے اور کبھی سر مبارک سے اشارہ
فرماتے اور کبھی عائشہ نماز میں سامنے سوتی اور تنگی اور سجدے کیوقت
ہاتھ پاؤں پر لئے رکھتے تاکہ عائشہ سجدہ کی جگہ خالی کریں اور پاؤں کو
سمیٹیں اور کبھی منبر پر آپ سجدہ کی آتی منبر سے اترتے اور زمین
پر سجدہ کرتے اور پھر جاتے اور ایکبار دو لڑکیاں بنی عبد المطلب سے تکرار
اور ہاتھا پائی کرتی تھیں جب ایک حضرت سے ہوئیں انکو دونوں
ہاتھ سے پکڑ لیا اور ایک کو دوسرے سے جدا کر دیا اور نماز میں بہت روتے
اور وقت حاجت کی کھنکارتے اور کبھی پا برہنہ نماز ادا فرماتے اور
کبھی جوتی پہنے اور فرماتے صَلُّوْا فِیْ نِعَالِکُمْ خِلَافًا لِلْیَھُوْدِ

ع اور کہا بعضوں نے کہ بھی بہت نماز پڑھنا افضل ہے کیونکہ رسول اللہ صلعم سے جو تی اتاریکر نماز پڑھنا ثابت ہے اور اسکو تمام حنفی نے اوس شخص کے حق میں کہا ہے جو

اور کبھی ایک کپڑی مین نماز گزارتے اور کبھی دو کپڑون مین اور قنوت
نماز صبح مین کبھی پڑہتے اور کبھی نہین محدثین کہتے ہین پڑہنا قنوت
کا نماز صبح مین سنت ہے اور چھوڑ دینا بہی سنت ہے اور ساتھہ اسکے ہمیشہ
پڑہنے والی پر انکار نہین کرتے ہین اور بدعت نہین گنتے اور فاعل
کو اسکے مخالف سنت نہین بولتے اور ایسا ہی ترک کو اسکی بدعت نہین
جانتے اور تارک کو اسکے مخالف سنت کا نہین کہتے بلکہ کہتے ہین مَنْ
قَنَتَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ تَرَكَ فَقَدْ اَحْسَنَ اور دلیلین طرفین
سے بہت ہین لیکن جب مقصود ثبوت کی طریقہ کا بیان ہے اسی پر قصر
کیا جاتا ہے

فصل بیان مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہولنے کی نمازمین

نفتونین سے حق تعالی نے امت محمدی پر
ایک یہہ انہی کہ کبہی پیغمبر خدا سہو کرتے نماز مین تاکہ امت پیروی کرے
حضرت کی اس راہ مین کہ نکالین اور سہو کے وقت فرماتے اِنَّمَا اَنَا
بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ فَاِذَا نَسِيْتُ فَذَكِّرُوْنِيْ
اور فرماتے اِنَّمَا اُنَسّٰى اَوْ اُنَسَّى لِاَسُنَّ یعنے مجھے فراموشی کردیتے
ہین تاکہ راہ نکالون اوسکی جو بدلے مین سہو کے مقرر ہوا سہو اوّل
بخاری مسلم مین ثابت ہوا کہ نماز ظہر مین تہے اور پہلا تشہد شروع نکیا
اور کہڑے ہوگئے صحابہ رضی اللہ عنہم نے تسبیح کہی حضرت نے اشارہ
فرمایا ہاتھہ سے کہ کہڑے ہو اور جب دوسرا تشہد تمام کیا دو سجدے کئے بعد اسکے
سلام پہیرا اوس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی فراموش کرے نماز سے جو نماز کے
رکن کی چیز نہ ہو دو سجدہ سہو کرے اور معلوم ہوا کہ جب شروع کیا رکن
کو رجوع نکرے فراموش کی ہوئی چیز کی طرف سجود سہو اور دوسرا

دوسری رکعت مین ظہر یا عصر کی سلام پہیرا اور باتین کہین اور یاد کیا
اور تمام فرمایا اور بعد سلام کے دو سجدے دئے دونون کے درمیان اللہ اکبر
فرمایا اور سجدے کے دوسرے بار سلام دیا **سھو تیرا** اور مسند امام
احمد مین مذکور ہے کہ ایک روز حضرت نے نماز پڑہی اور نماز سے باہر آئے اور
ایک رکعت رہ گئی تہی جب مسجد سے نکلی طلحہ بن عبید اللہ رض ساتہہ ہی نکلے
اور کہا یا رسول اللہ آپنے ایک رکعت فراموش کی مسجد کو پہر گئے اور
بلال کو فرمایا اقامت کہی اور ایک رکعت ادا کی اور سلام دیا اور پہر سے
سھو چوتھا ایک بار نماز ظہر کی پڑہی اور پانچ رکعت زیادہ کی صحابہ
نے کہا کیا رکعت نماز مین زیادہ ہوئی فرمایا کیونکر کہا پانچ رکعتین پڑہین
آپنے اسوقت دو سجدے سہو کے کئے اور سلام پہیرا اور اسی پر اقتصار کیا
سھو پانچوان ایکدفعہ عصر کی نماز کی تین رکعتین پڑہین اور گہر گئے
صحابہ پیچہے پیچہے گئی اور خبر کی مسجد مین پہر آئے اور ایک رکعت ادا
کی اور سلام دیا بعد سلام دو سجدے کئی اور دوبارہ سلام دیا یہہ
پانچ موضع مروی ہین جہان سہو کیا حضرت نے نماز مین تمام عمر مین
اور سوا اسکے ثابت نہین ہوا اور بعضے موقع مین سجدہ سہو پہلے
سلام سے کیا اور بعضو نہین بعد سلام کے امام شافعی سب کو پہلے سلام
کے کرتے ہین اور امام ابو حنیفہ رح سب کو بعد سلام کے کرتے ہین اور امام
مالک رح ہو سہو کہ نقصان ہی ادسمین سجدہ پہلی سلام کو کرتے ہین اور جو سہو
کہ زیادت ہے نماز مین بعد سلام کے اور امام احمد رح کہتے ہین جس جگہ کہ پیغمبر نے
سجدہ سہو پہلی سلام کے کیا وہین چاہیے اور جس جگہ کہ بعد سلام کے کیا وہین
چاہیے اور سوا ان اقسام کے سلام سے پہلے کرے اور داود ظاہری

کہتے ہین کہ سجدہ سہو نکرے کوئی مگر اس پانچ جاہین کہ پیغمبر خدا نے سجدہ
کیا اور غیر مین اسجا کی اگر سہو نکرے لیکن نماز مین حضرت کو شک ہرگز نہ تھا
لیکن فرماتے اگر کوئی شک کرے بنا یقین پر رکھے اور شک کو معتبار نکرے
اور پہلے سلام سے سجدہ سہو کرے اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ اگر غالب گمان رکھے
بنا اسپر کرے اور امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد کہتے ہر صورت بنا یقین پر
رکھے **فصل** حضرت نماز مین آنکھ کھلی رکھتے بند نکرتے جیسا کہ بعض عبادتمین
عادت رکھتے ہین اور حدیث مین انس کی کہ بخاری اپنی صحیح مین لایا ہے
ایسا ہی کہ فرمایا عائشہ رضہ کے پاس ایک پردہ تھا جس سے اپنے گھر کے
ایک کونے کو ڈھانپتے تھے فرمایا پھر پردہ دور کر ہمیشہ اس پردہ کی
تصویرین میرے سامنے رہتی ہین اور حدیث مین بخاری مسلم کے
عائشہ رضہ سے مروی ہے کہ حضرت ایک کپڑا منقش دار پہنا اور نماز مین نقشون
پر اس کپڑے کی نگاہ کی جب نماز سے فارغ ہوئے فرمایا کہ یہہ کپڑا ابی
جہم کے پاس بھیجاؤ اور فرمایا کہ مجھ کو انبجانی ہرگز واسطے لاؤ کہ نقش اس
کپڑے کے نماز مین مجھ پر اگندہ خاطر کرتے ہین اور حدیث جنت اور
دوزخ دیکھنے کی نماز مین آگے ہاتھ بڑھانے کی تاکہ بہشت کی میوہ کا خوشہ
تناول فرماوین اور حدیث سلام کا جواب دینے کی اشارے سے ہاتھ
کے اور حدیث شیطان کے حایل ہونے کی اور پیغمبر صلعم کے پکڑنے
کی اسکو اور گلا دبانے کی یہہ سب دیکھنا آنکھ سے تنہا دلیل ہے اسپر
کہ آنکھ بند کرنا نماز مین منہا لیکن اگر کسیکو آنکھ کھولنے سے
نماز مین خاطر پریشانی حاصل ہو بند کرنا آنکھ کا اسکے حق مین
مکروہ نہین بلکہ مستحب ہے **فصل** حضرت جب نماز سے

سلام پھیرتے تین بار فرماتے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ
الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ
السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ سقدر فرماتے
اور اوٹھ جاتے اور حجرے کی طرف پھر جاتے اور بعضی صحیح حدیثوں
میں روایت ہے کہ پیچھے ہر فرض کے فرماتے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ
لَا شَرِیْكَ لَہٗ لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی كُلِّ
شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا
مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ لَہُ النِّعْمَۃُ وَلَہُ الْفَضْلُ وَلَہُ الثَّنَاءُ
الْحَسَنُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ كَرِہَ
الْكَافِرُوْنَ **اور سنن ابی داؤد میں** امیر المومنین علی رضی
اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت سلام نماز کا پھیرتے فرماتی
اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ
وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ
الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ **اور مسند میں امام احمد کی**
مروی ہے زید بن ارقم سے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایسے ہر نماز
کے فرماتے اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَیْءٍ اَنَا شَھِیْدٌ اَنَّكَ
اَنْتَ الرَّبُّ وَحْدَكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ
كُلِّ شَیْءٍ اَنَا شَھِیْدٌ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ
اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَیْءٍ اَنَا شَھِیْدٌ اَنَّ الْعِبَادَ كُلَّھُمْ
اِخْوَۃٌ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَیْءٍ اجْعَلْنِیْ مُخْلِصًا

لَكَ وَاَهْلِكَ فِيْ كُلِّ سَاعَةٍ مِنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا ذَا
الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اِسْمَعْ وَاسْتَجِبْ اَللّٰهُ الْاَكْبَرُ اَللّٰهُ
الْاَكْبَرُ مَا اللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَللّٰهُ الْاَكْبَرُ
اَللّٰهُ الْاَكْبَرُ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ اَللّٰهُ الْاَكْبَرُ
اَللّٰهُ الْاَكْبَرُ اور حضرت فرماتے تھے کہ جو کوئی یہ تین باتیں ہیں ہر نماز کے پیچھے
کہ جو کوئی کہی پیچھی ہر نماز کی ہرگز نومید نہ ہو سُبْحَانَ اللّٰهِ تینتیس بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ تینتیس بار
اَللّٰهُ اَكْبَرُ تینتیس بار اور تمام کرے کو سو بار کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور ایک دوسری روایت میں ہے اَللّٰهُ اَكْبَرُ
چونتیس بار اوسی کے ساتھ سو تمام ہوئے اور دوسری روایت میں
سُبْحَانَ اللّٰهِ پینتیس بار اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ پینتیس بار اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ
پینتیس بار اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهُ الْمُلْكُ
وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ پینتیس بار اور ایک
روایت میں سُبْحَانَ اللّٰهِ دس بار اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ دس بار اور ایک
دوسری روایت میں صحیح مسلم کی سُبْحَانَ اللّٰهِ گیارہ بار اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
گیارہ اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ گیارہ بار یہ سب تینتیس بار ہوتے ہیں اور بعضے
عالم کہتے ہیں کہ یہہ روایت مقرر تفسیر ہے حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
کی بعضی روایات کی رو سے جو یہہ ہے تُسَبِّحُوْنَ وَتَحْمَدُوْنَ
تُكَبِّرُوْنَ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَّثَلٰثِيْنَ اور یہہ تفسیر
ایک وہم ہے کیونکہ مراد وہ ہے کہ ہر کلمہ کو تینتیس بار کہو اور فرماتی
جو کوئی پچھے نماز صبح کے پہلے بات کہنے سے دس بار کہے لَا اِلٰهَ

إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي
وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ دس گناہ اور بدیاں اسکے
محو کرتے ہیں اور دس درجے اسکے بلند کرتے ہیں اور قیامت کی دن
پناہ میں اللہ کی رہے گا مکروہات سے اور شیطان کے شر سے حراست میں رہیگا
اور کسی گناہ کو طاقت نہوگی کہ اسے پائے اس دن میں مگر شرک خدائے
تعالیٰ کے ساتھ اور ایسا فرمایا وَلٰكِنْ يَنْبَغِي لِلذَّنْبِ أَنْ يُدْرِكَهُ
فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ إِلَّا الشِّرْكَ بِاللّٰهِ تَعَالٰى اور مسند امام احمد
میں ثابت ہے روایت سیدہ سلمہ کی أَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَّمَ ابْنَتَهُ فَاطِمَةَ لَمَّا جَاءَتْ تَسْأَلُهُ الْخَادِمَةَ أَنْ
تُسَبِّحَ اللّٰهَ عِنْدَ النَّوْمِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدَهُ ثَلَاثًا وَ
ثَلَاثِينَ وَتُكَبِّرَهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَإِذَا صَلَّيْتِ الصُّبْحَ أَنْ
تَقُولِي لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ
وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ
وَبَعْدَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ عَشْرَ مَرَّاتٍ اور صبح کی نماز کی
پیچھے فرمائے اَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِيَ الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ
أَمْرِي وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي جَعَلْتَ فِيهَا مَعَاشِي وَأَصْلِحْ
لِي آخِرَتِي الَّتِي فِيهَا مَعَادِي وَاجْعَلِ الْحَيٰوةَ زِيَادَةً لِي
فِي كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِي مِنْ كُلِّ شَرٍّ
اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوذُ
بِعَفْوِكَ مِنْ نَقِمَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا مَانِعَ
لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ

مِنْكَ الْجَدُّ ابوایوب انصاری نے کہا جب نماز پڑھتا
تہا مین پیچھے پیغمبر خدا کی کسی وقت مین تہا کہ بعد سلام کے نفرماتے
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطَايَايَ وَذُنُوْبِيْ كُلَّهَا اَللّٰهُمَّ اَنْعِشْنِيْ
وَاجْبُرْنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَاهْدِنِيْ لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَالْاَخْلَاقِ
اِنَّهٗ لَا يَهْدِيْ لِصَالِحِهَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا
فَاِنَّهٗ لَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ اور فرمایا پیغمبر خدا نے
صلعم اِذَا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ فَقُلْ قَبْلَ اَنْ تَتَكَلَّمَ اَللّٰهُمَّ
اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَاِنَّكَ اِنْ مُتَّ مِنْ
يَوْمِكَ كَتَبَ اللّٰهُ لَكَ جِوَارًا مِنَ النَّارِ وَاِذَا صَلَّيْتَ الْمَغْرِبَ
فَقُلْ قَبْلَ اَنْ تَتَكَلَّمَ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ
مِنَ النَّارِ فَاِنَّكَ اِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ كَتَبَ اللّٰهُ لَكَ
جِوَارًا مِنَ النَّارِ یہ حدیث صحیح ابن حبان مین ہے اور سنن
نسائی مین لایا ہے روایت سے ابی امامہ کی مَنْ قَرَءَ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ
دُبُرَ الطَّبَرَانِيِّ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ مَكْتُوْبَةٍ
لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا اَنْ يَمُوْتَ وَفِيْ رِوَايَةٍ
اِلَّا الْمَوْتُ اور اس حدیث کو دوسری جماعت نے سوائے نسائی کے روایت
کیا ہے جیسی طبرانی اور روبانی اور دارقطنی اور ابن حبان اور سوا انکے
اور بعضی حفاظ کہتے ہین کہ صحیح ہے اور ابن جوزی نے موضوعات مین ذکر کیا
ہے اور حفاظ اسپر اس سبب سے طعن کرتے ہین اور ابن جوزی دلیل پکڑتا ہے
ساتھ ضعف محمد بن حمیرہ کے جو راوی حدیث کا ہے اور اس شخص کو بخاری
نے عادلون مین داخل کیا ہے اور یحیی بن معین نے جھوٹی راویون کی ہے

مضبوط راویوں میں داخل کیا ہے اور یہہ دو عدالت شناس کافی ہیں
اسکی عدالت میں اور معجم طبرانی میں ہے مَنْ قَرَءَ اٰيَةَ
الْكُرْسِيِّ فِيْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ كَانَ فِيْ ذِمَّةِ
اللّٰهِ اِلَى الصَّلٰوةِ الْاُخْرٰى اور اس حدیث کو صحابہ کی ایک جماعت
نے روایت کیا ہے انمیں سے امیر المؤمنین علی رضؓ اور جابر بن عبد اللہؓ اور
عبد اللہ بن عمرؓ اور انس بن مالکؓ اور مغیرہ بن شعبہؓ اور ابو امامہؓ ہیں
اختلاف حدیث کی طریقوں اور مخرجوں کا دلالت کرنا اسپر کہ اس حدیث
کا کوئی اصل صحیح ہے موضوع نہیں اور عقبہ بن عامر رضؓ نے روایت کی
اور کہا اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم اَنْ اَقْرَءَ بِالْمُعَوِّذَاتِ فِيْ
دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ اور یہہ حدیث نہایت درجی میں صحت کی ہے
اور وصیت کی پیغمبر خدا نے معاذ کو کہ بعد ہر نماز کی کہے اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ
عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ اور معجم طبرانی
میں ہے حدیث جابرؓ سے کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ثَلٰثٌ مَنْ
جَاءَ بِهِنَّ مَعَ الْاِيْمَانِ دَخَلَ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ
وَزُوِّجَ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ حَيْثُ شَاءَ مَنْ عَفٰى عَنْ قَاتِلِهٖ وَ
اَدّٰى دَيْنًا خَفِيًّا وَقَرَءَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ مَكْتُوْبَةٍ عَشْرَ
مَرَّاتٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَوْ
اِحْدٰى هُنَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اَوْ اِحْدٰى هُنَّ اور بعد نماز
صبح کے فرماتے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَصْبَحْتُ لَا اَسْتَطِيْعُ دَفْعَ مَا
اَكْرَهُ وَلَا اَمْلِكُ نَفْعَ مَا اَرْجُوْ وَاَصْبَحَ الْاَمْرُ بِيَدِ غَيْرِيْ وَ
اَصْبَحْتُ مُرْتَهَنًا بِعَمَلِيْ فَلَا فَقِيْرَ اَفْقَرُ مِنِّيْ اَللّٰهُمَّ لَا تُشْمِتْ

بِي عُدُوِّي وَلَا تُسَوِّءْ بِي صَدِيقِي اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ مُصِيبَتِي
فِي دِينِي وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّي وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِي وَلَا
تُسَلِّطْ عَلَيَّ مَنْ لَا يَرْحَمُنِي اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ
اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِي مِنْ
نِعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ فَلَكَ
الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ
اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ فَتْحَهُ وَنَصْرَهُ وَنُورَهُ وَ
بَرَكَتَهُ وَهُدَاهُ وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيهِ اَللّٰهُمَّ عَافِنِي
فِي بَدَنِي اَللّٰهُمَّ عَافِنِي فِي سَمْعِي اَللّٰهُمَّ عَافِنِي فِي بَصَرِي
اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُو فَلَا تَكِلْنِي اِلٰى نَفْسِي طَرْفَةَ
عَيْنٍ وَاَصْلِحْ لِي شَاْنِي كُلَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ
بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ
وَاَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ
الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ
وَاَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَنْ سِوَاكَ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ

فصل

بیان میں سنن رواتب کی نماز کے جو ہر روز مداومت کرے جب گھر میں رہتے وہ سترکعت فوت نہ ہوتی

دو رکعت فجر کے فرض سے پہلے اور دو رکعت پہلے ظہر کے فرض سے اور
دو رکعت بعد اسکے اور دو رکعت بعد فرض مغرب کی اور دو رکعت
بعد فرض عشا کے اور دو رکعت نماز قبل فرض ظہر کے کبھی وقت فوت
ہوئی ہے بعد عصر کی اسکو قضا کیا اور ہمیشہ بعد عصر کے دو رکعت گزارتے

فضل کے اپنے اسوا سے اے زندہ رہنے والے ہر کام کے تباہ ہونے والے ۱۲ ات

اور یہہ بات خصائص میں حضرت کی تہی اور غیر کے حق میں مکروہ ہے
اور کہیں پہلے ظہر کے چار رکعت پڑہتے اور عبارت بخاری کی یہہ ہے کان
لا یدع اربعا قبل الظہر رکعتین قبل الغداۃ اور علمانے
اس حدیث کی دو تاویلین کی ہین ایک یہہ کہ جب سنت ظہر کی گہر
مین پڑہتے چار رکعت پڑہتے اور جب مسجد مین ہوتے دو رکعت
ادا کرتے اور دوسری یہہ کہ چار رکعت ایک نماز تہی بالا ستقلال جو
حضرت بعد آفتاب ڈہلنے کے ادا کرتے اور فرماتے کہ ھذہ ساعۃ
تفتح فیہا ابواب السماء واحب ان یصعد لی فیہا
عمل صالح اور عبداللہ بن مسعود بعد زوال کے آٹہہ رکعت پڑہتے
اور فرماتے انہن یعدلن من مثلہن من قیام اللیل
اور بعضے بزرگ کہتے ہین یہہ اسمین گویا یہہ ہے کہ یہہ دونون وقت
وقت نزول رحمت کی ہین کیونکہ دروازے رحمت کے بعد زوال کے کہلتے
ہین اور زوال آدہا دن ہو چکے بعد ہے اور نازل ہونا رحمت الہی کا
رات مین بعد ادہی رات کی ہے اور جب دونون وقت مقام نزدیکی اور
رحمت کی ہین پس مناسبت ظاہری حاصل ہے دونون وقتون کے
درمیان اور مسند امام احمد و سنن نسائی و ترمذی مین مروی ہے
من حافظ علی اربع رکعات قبل الظہر واربع بعدہا
حرمہ اللہ علی النار اور یہہ چار رکعتین دو سلام سے ادا کرتے
ہین اور امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے کہا کان النبی یصلی
قبل الظہر اربع رکعات یفصل بینہن بالتسلیم علی
الملئکۃ المقربین ومن تبعہم من المسلمین

المومنین رواہ احمد والترمذی بسند حسن روایت کیا اسکو احمد اور
ترمذی نے حدیث حسن کہی) اور بھی امیر المومنین علی رضہ نے روایت کی ہے کہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہر روز دوازدہ رکعت سنت ادا فرماتے
دو رکعت پہلے ظہر کے اور دو بعد ادا کے اور چار پہلے عصر کے اور چار رکعت ضحی
کیوقت دو رکعت صبح کو بسبب مشہور ہونیکے ذکر نکیا اور مغرب کی دو سنت اور
عشا کی دو سنت یہہ رات کی دو سنتین ہین اور یہان مذکور دن کی سنتون کا ہے
اور یہہ روایت ایک ٹکڑا ہے لمبی حدیث سے لیکن علما نے سند مین اسکے
کلام کیا ہے اور ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین پیغمبر صلعم سے
کہ فرمایا رحم اللہ امرءا صلی قبل العصر اربعا اور ابن حبان نے
اس حدیث کی تصحیح کی اور دو رکعت پہلے مغرب کے صحابہ رضی
اللہ عنہ گزارتے تھے اور حضرت نے منع نہ کیا اور صحیحین مین
ثابت ہے کہ فرمایا صلوا قبل المغرب وقال فی الثالثۃ لمن شاء
کراھۃ ان یتخذھا الناس سنۃ پہر ادا کرنا اسکا اچھا ہے اور مستحب
لیکن درجہ مین رواتب کے نہین تمام رواتب اور سنتین حضرت پہ ہمیشہ ادا کرتے
تھے خصوصاً دو رکعت سنت بعد مغرب کے کہ کبھی مسجد مین نہ گزارین اور اسی سبب سے
علما کو اس جا خلاف ہے کہ اگر کوئی دو رکعت سنت مغرب کی مسجد مین ادا
کرے یہہ ادا کرنا کفایت ہے یا نہین بعضے کہتے ہین نہین اور امام مروزی
کہتا ہے جو پڑہے دو رکعت نماز بعد مغرب کے مسجد مین ہوگا گنہگار اور ابو ثور
کہتا ہے کہ وہ کنہ گار ہے اور سبب اوسکی گنہگاری کا یہ ہے کہ پیغمبر خدا نے
حکم کیا اور فرمایا اجعلوھا فی بیوتکم اور نزدیک اکثر علما کے کاذب
ہے مگر یک اولے ہے اور مغرب کی سنت مین دو چیزین سنت ہین ایک یہ

کہ درمیان سنت اور فرض کے بات نہ کہے کیونکہ حدیث مین آیا ہے مَنْ
صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ قَالَ مَکْحُوْلٌ یَعْنِیْ قَبْلَ اَنْ
تَتَکَلَّمَ رُفِعَتْ صَلٰوتُہٗ فِیْ عِلِّیِّیْنَ دوسری سنت یہہ کہ
گھر مین اوا کرے پیغمبر صلعم مسجد مین بنی عبدالاشہل کے آئے اور نماز
مغرب کی پڑہے جب فارغ ہوئے دیکہا کہ اس گہر کے لوگ مسجد مین
نماز کی طرف مشغول ہوئے فرمایا ھٰذِہِ صَلٰوۃُ الْبُیُوْتِ اور عبارت
مین ابن ماجہ کے ہے اِرْکَعُوْا ھَاتَیْنِ فِیْ بُیُوْتِکُمْ حاصل
کلام یہ کہ عادت حضرت رسالت پناہ کی یہہ تھی کہ تمام سنت اور
نفل گہر مین گزارتے مگر کسی سبب سے فرمایا کرتے اَیُّھَا النَّاسُ صَلُّوْا
فِیْ بُیُوْتِکُمْ فَاِنَّ اَفْضَلَ صَلٰوۃِ الْمَرْءِ فِیْ بَیْتِہٖ اِلَّا الْمَکْتُوْبَۃَ
اور صبح کی نماز کی سنتون کے بہت حفاظت کرتے تھے کہ سفر مین بہی اسپر
ہمیشگی کرتے اور سروی نہین کہ سفر مین کوئی سنت راتبہ پڑہی ہو سوائے
سنت فجر اور نماز وتر کے اور علما کا دو قول ہین افضل ہونے مین فجر
کے سنت اور نماز وتر کے بعضے کہتے ہین کہ سنت فجر موکدہ زیادہ ہے
اور زیادہ ہمیشگی کی گئی ہے عمل مین اور جیسا کہ وتر بعضون کے نزدیک
واجب ہے سنت فجر کی بہی بعضون کے نزدیک واجب ہے اور بعضے بزرگوار
کہتے ہین فجر کی سنت شروع عمل ہے اور وتر ختم عمل کا ضرور قصد اور اہتمام
حال پر دونون کے خرچ کیا گیا ہے اور اسی سبب سے سورہ
اخلاص دونون نمازون مین پڑہنا مشروع ہوا سورہ قل یا ایہا الکافرون کے
ساتھہ یہہ دونون سورتین جامع ہین توحید علمی اور عملی اور توحید معرفت
اور ارادت اور توحید اعتقاد اور قصد کو جیسا کہ کتاب حاصل

فضایل سورۃ الاخلاص مین ہمنے بیان کیا ہے **فصل** حضرت صبح کی دو رکعت سنت نماز پڑہکے داہنا بازو زمین پر رکہتے اور ایک لحظہ ارام کرتے اور جامع ترمذی مین ہے کہ فرمایا اذا صلی احدکم الرکعتین قبل صلوٰۃ الصبح فلیضطجع علی جنبہ الایمن ھذا حدیث صحیح غریب ابن حزم کہتا ہے فرض ہے یہہ کروٹ سونا نمازی پر یہانتک کہ اگر یہہ سونا سنت فرض کے درمیان ترک کریگا تو فرض اوسکی باطل ہوگی اور بعضے عالمون نے تائید مین اس مذہب کی ایک مجلد تصنیف کیا ہے اور ایک جماعت مشائخین طریقت مین سے اس قول کے قائل ہین جیسے صاحب فتوحات اور سوا اسکے اور ایک جماعت علما کی قائل اس قول کے کراہیت کی ہین اور اسے بدعت کہتے ہین اور بہت سے علما سے بیچ کے چلے ہین اور اسکے مستحب ہونے کے قائل ہین اور امام مالک کہتے ہین کہ اگر واسطے آرام کے کروٹ پر لیٹے تو اچھا ہے اور سونے مین داہنے پہلو پر ستر یہہ ہے کہ نیند غلبہ نکرے گی کیونکہ دل بائین طرف لٹکا ہوا ہے اگر بائین کروٹ پر لیٹے تو دل قرار پائیگا اور آرام غلبہ کریگا نیند روز سے آجائیگی اور جب داہنے کروٹ سوئیگا دل اپنے آرام کی جگہ ڈہونڈہتا رہے گا اور بی آرامی مین گریگا جلدی آنکہہ نکلے گی اور لگے گی تو بیہوشی سی نہین اور اسی سبب سے اطبا بائین کروٹ سونا پسند کرتے ہین خوب راحت حاصل کرنے کو اور اصحاب شرع سونے کو داہنے کروٹ پر اختیار کرتے ہین اور حاصل یہہ کہ سونا داہنی طرف دل کو نفع دیتا ہے اور بائین طرف بدن کو

فصل رات کو اوٹہنے کے بیان مین جاننا چاہیے کہ علما کو اختلاف ہے کہ رات کو اوٹہنا حضرت رسالت پر فرض تہا یا سنت مؤکد

کردہون کی دلیل ایک ہے اور وہ آیت قرآن کے ہے وَمِنَ اللَّيْلِ
فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ایک جماعت کہتی ہے یہہ آیت صاف ہے
واجب نہ ہونے کے بیان مین اور ایک جماعت کہتی ہے صاف حکم
ہے رات کو اوٹھنے کا اور تہجد پڑہنے کا جیسا کہ دوسری جگہ فرمایا یَا اَیُّهَا
الْمُزَّمِّلُ قُمِ اللَّيْلَ اور کوئی ناسخ صریح نہ آیا اور لفظ نافلہ کا اگر مراد اس سے نفل
ہوتی تو لفظ لک کہ خصوصیت رکھتا ہے حضرت کے ساتھہ مذکور نہ ہوتا بلکہ معنے نافلہ
کے زیادتی ہے اور زیادتی جب تک کہ تقید نہین ہوتی دلالت نفل پر نہین کرتے
اور مراد لفظ نافلہ سے زیادتی درجون کی ہے اعلیٰ سبب سے مخصوص
ہوا لفظ نافلہ کا ساتھہ حضرت کے کیونکہ اوٹھنا رات کا حق مین حضرت کے
غیر مستحب ہے اور اوتارنیوالا برائیون کا لیکن حضرت کے حق مین کہ
مغفور مطلق ہین درجون کی زیادتی اور مرتبون کے بلندی ہے
مجاہد کہتا ہے کہ حضرت کی غیر کے لئے نفل نہین بلکہ اتارنیوالا ہے
برائیونکا اور نفل خاص حضرت کی لئے اور حضرت نبوت صلعم کسی حال مین
رات کا اوٹھنا ترک نفرماتے اور گہر سفر دونون مین اسپر محافظت
کرتے اگر کسی بیماری کے سبب سے یا بسبب نیند کے رات کو اوٹھنا نہو سکتا
دن کو بارہ رکعت نماز بدل اسکے پڑہتے اور رات مین تیرہ رکعت سے زیادہ
نگزارتے اور کبھی گیارہ رکعت پر بس کرتے اور پانچ رکعت آخر کی ایک
سلام سے ادا کرتے اور بعضی عالم حدیث کی کہتے ہین کہ زیادہ گیارہ رکعت
سے نہ تھی روایت تیرہ رکعت کی صحیح ہے لیکن مراد اوس سے بمعہ سنت فجر ہے
اور عائشہ رض کی حدیث مین یون بیان کیا گیا ہے کہ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَاتٍ بِرَكْعَتَيْ

الفجر وقال الشعبی سألت ابن عباس وابن عمر عن
صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باللیل فقالا
ثلث عشرۃ منہا ثمان ویوتر بثلاث وركعتين
بعد الفجر اور صحیحین مین دوسری روایت صریح اس باب مین آئی ہے
کہ تیرہ رکعت نماز حضرت کی سوائے سنت صبح کی تھی عن ابن عباس
انہ بات فی بیت خالتہ میمونۃ فقام النبی صلی اللہ علیہ
وسلم من اللیل فصلی رکعتین ثم رکعتین ثم
رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم اوتر ثم
اضطجع حتی جاءہ المؤذن فقام فصلی رکعتین خفیفتین
ثم خرج فصلی الصبح اور دوسری روایت مین ہے صلی ثلث
عشر رکعۃ ثم نام حتی نفخ فلما تبین لہ الفجر
صلی رکعتین خفیفتین اور اتفاق ہوا علما کا گیارہ رکعت پر
اور پچھلی دو رکعت مین اختلاف پڑا بعضے اسکو سنت فجر کی نہین
جانتے اور بعضے جانتے ہین اور جب اس عدد کو فرائض اور سنتون کے
ساتھ ملاوے تو کل گنتی پیغمبر کی نماز کی رات دن مین چالیس رکعت
ہوتی ہے کہ حضرت اسکو ہمیشہ حفاظت کے ساتھ ادا کرتے سترہ رکعت
فرض اور دس رکعت بارہ سنت معمولی یعنے ہر نماز فرض کے پیچھے اور گیارہ
یا تیرہ رکعت رات کی یہہ سب چالیس رکعت ہوتی ہین اور جو زیادہ اسپر
پڑھتے کسی سبب سے تہا جیسے آٹھ رکعت نماز مکہ کے فتح کے دن ادا کی
اور جیسے نماز چاشت کی کہ جب سفر سے پھر کر گھر پہونچتے ادا کرتے اور
جیسے دو رکعت نماز تحیۃ مسجد کی اور جیسے وہ دو رکعت کہ کسی کے ملاقات

کو جاتے اسکے گھر مین پڑھتے اور مثل ان نمازون کی سوتق کے طلب
کرنیوالی کو چاہیئے کہ پیروی حضرتؐ کی کرے اور اس چالیس رکعت کو بہر طور
کسی وقت مین قصداً چھوڑ نہ دے اور عمر بھر اسپر مواظبت کرے کہ بیشک
نیکیون کے دروازہ کھلنے کا اور ہمیشگی کی مراد پانی کا سبب ہو جو کوئی
اکرم الاکرمین کا دروازہ انگلی سے طلب اور ادب کی حضرتؐ کی طور پر اتباع
کے ساتھہ ہر روز چالیس مرتبہ کھٹکھٹایا کرے بہت جلد نیکبختی کا دروازہ
اوسپر کھل جاوے **فصل** جب آدھی رات گزر جاتی حضرتؐ اوٹھتے
اور کبھی آدھی رات سے پہلے اور کبھی جب مرغ بانگدیتا اور مرغ اکثر
آدھی رات کی بعد بانگ دیتا ہے اور جب سے اوٹھتے دست مبارک
آنکھہ پر ملتے اور مسواک کرتے پھر وضو کرتے اور مسواک کرتے وقت یہہ
آیۃ آخر سورہ آل عمران سے پڑھتے اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ۝
آخر سورہ تک پڑھتے اور ہلکی دو رکعتون کے ساتھہ نماز شروع کرتے
اور امت کو بھی ہلکی پڑھنے کا حکم فرماتے کہ اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ مِنَ
الَّیْلِ فَلْیَفْتَتِحْ صَلٰوتَهٗ بِرَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ اور رات کے
اوٹھنے کی کیفیت صحیح حدیثون مین آٹھہ طور پر آئی ہے اور ان آٹھہ
طریقون سے ایک طور پر ہمیشگی کرنے مین اور کرنے مین ہر طور کے
مختلف وقتون مین عامل مختار ہے **پہلا طور** جو مذکور ہے حدیث مین
ابن عباس رضؓ کی یہہ ہے اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
اسْتَیْقَظَ فَتَسَوَّکَ وَتَوَضَّاَ وَهُوَ یَقُوْلُ اِنَّ فِیْ خَلْقِ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ

لِاُولِی الْاَلْبَابِ ۝ فَقَرَءَ هٰؤُلَاءِ الْاٰیَاتِ حَتّٰی خَتَمَ السُّوْرَةَ
ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ وَاَطَالَ فِیْهِمَا الْقِیَامَ وَالرُّکُوْعَ
وَالسُّجُوْدَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَامَ حَتّٰی نَفَخَ ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ
ثَلٰثَ مَرَّاتٍ سِتَّ رَکَعَاتٍ کُلُّ ذٰلِكَ یَسْتَاكُ وَیَتَوَضَّاُ
وَیَقْرَءُ هٰؤُلَاءِ الْاٰیَاتِ ثُمَّ اَوْتَرَ بِثَلٰثٍ فَاَذَّنَ
الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ اِلَی الصَّلٰوةِ وَهُوَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ
فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَفِیْ لِسَانِیْ نُوْرًا وَاجْعَلْ فِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا
وَاجْعَلْ فِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَاجْعَلْ مِنْ خَلْفِیْ نُوْرًا وَمِنْ
اَمَامِیْ نُوْرًا وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِیْ نُوْرًا وَمِنْ تَحْتِیْ نُوْرًا
اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ نُوْرًا اور یہہ روایت مسلم کی ہے اور پہلے دو رکعت
ہلکی پڑہنے کا مذکور اسمین نہین اور جواب اسکا دو طور سے کہتے ہین ایک
یہہ کہ کبھی شروع کی دو رکعت ہلکی پڑہتے اور کبھی لمبی دوسرا یہہ کہ عائشہ
رضی اللہ عنہا حال حضرت کی رات کو اوٹھنے کا خوب جانتے تہین
شائد جو کچھہ عائشہ نے یاد کیا ابن عباس سے جاتا رہا ہو **دوسرا طور** موافق عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کے یہہ ہے کہ حضرت پہلے
ہلکی دو رکعت پڑہتے اور بعد اسکے درازی نماز مین کرتے اور دس رکعت
پانچ سلام سے ادا کرتے اور وتر ایک رکعت ایک سلام سے **تیسرا طور**
تیرہ رکعت سوائے دو رکعت سنت صبح کے پڑہتے **چوتھا طور**
آٹھہ رکعت چار سلام سے پڑہتے اور پانچ رکعت وتر درمیان مین
کہین بیٹھکر ایک سلام اور ایک تشہد سے ادا کرتے **پانچوان طور**
نو رکعت ملاکر اٹہہ رکعت پے درپے پڑہتے اور صرف آٹھوین رکعت مین

بیٹھکر تشہد اور دعا پڑہکر اوٹھتے اور ایک رکعت پڑہکر بیٹھے اور تشہد پڑہتے
اور سلام پہیرتے اور بعد اسکے اوٹھتے اور دو رکعت بعد الوتر ادا کرتے
چھٹا طور سات رکعت ایک سلام سے ادای کرتے چھ رکعت پیاپے
پڑہکر بیٹھتے اور سلام نہ پہیر کر اوٹھتے ساتوین رکعت پڑہکر سلام پہیرتے
اور بعد ان سات رکعت کے دو رکعت بیٹھکر ادا کرتے **ساتوان**
طور ہر دوگانہ پر سلام پہیرتے اور آخر مین تین رکعت ایک سلام سے
پڑہتے حافظ حدیث کے اس روایت پر طعن کرتے ہین کیونکہ صحیح ابن حبان
مین سند صحیح سے آیا ہے لَا تُوتِرُوا بِثَلَاثٍ اَوْتِرُوا بِخَمْسٍ اَوْ بِسَبْعٍ وَلَا
تُشَبِّهُوا بِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ اور حدیث مین عائشہ رضی اللہ عنہا کی آیا
ہے صحیح اسناد سے کہ آخر کی دو رکعت مین سلام پہیرتے بعد اسکے
ایک رکعت پڑہتے امام احمدؒ سے پوچہا کسینے کہ وتر کے حق مین کیا کہتے ہو
کہا اکثر الحدیث واقویہ رکعۃ فانا اذہب الیہا دوسرے نے
پوچہا لوگون نے کہا یسلم فی الرکعتین فان لم یسلم
رجوت ان لا یضر الا ان التسلیم اثبت **آٹھوان**
طور نسائی کی سنن مین حذیفہ رضہ روایت کرتا ہے کہ رمضان المبارک
کے مہینے مین پیغمبر خدا کے ساتھہ جبنے نماز پڑہی یعنے رات کی نماز
رکوع مین وتر کی قیام کے برابر یہہ تسبیح کہتے تہے سُبْحَانَ رَبِّیَ
الْعَظِیْمِ بعد اسکے بیٹہتے اور فرماتے رَبِّ اغْفِرْ لِیْ اور دوہراتے
تہے اسکو جب چار رکعت نماز اسطرح ادا کر چکے بلال نے صبح کی اذان
کہی اور صبح کی نماز کے واسطے پیغمبر کو بلایا یہہ آٹھہ طور قیام مین
رات کی پیغمبر سے ثابت ہوئے ہین وتر کو کبہی اول رات مین ادا کرتے

اور کبھی رات کی درمیان مین اور اکثر پہلی رات مین اور کبھی تمام رات اسی آیت
کو دوہرا کرتے اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ
لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اور پیغمبر خدا رات کو تین طرح سے نماز
پڑہتے تھے اول یہہ کہ ساری نماز کہڑے ہوکر ادا کرتے اکثر تو یہی تھا دوسرے
یہہ کہ تمام رات بیٹھکر ادا کرتے اور رکوع بھی بیٹھے ادا کرتے تیسرے یہہ کہ
بیٹھے ساری قرارت ادا کرتے جب تھوڑی باقی رہجاتے کہڑے ہوتے تب
رکوع کرتے یہہ تین صورتین حدیث سی صحیح ہوئی ہین لیکن وہ حدیث
جو آئی ہے کہ آنحضرت کی بیٹھنے کی شکل بیٹھکر نماز ادا کرنے کی حالت مین
چار رانو تھی حدیث یاد رکہنے والون نے اسپر طعن کیا ہے اور بعضی راوی پر
اسکے خطا کا گمان ہے **فصل دو رکعت نماز کے بیانمین**
بعد وتر کے دو رکعت جو بعد وتر کی پڑہتے ہین صحیح روایت سے ثابت
ہوئی ہین صحیح مسلم مین عائشہ رضہ روایت کرتے ہین كَانَ يُصَلِّي
ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي ثَمَانَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يُوْتِرُ ثُمَّ
يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ
ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالْاِقَامَةِ اور سنن مین
امام احمد کی ام سلمہ سے روایت ہے کہ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يُصَلِّي
بَعْدَ الْوِتْرِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ اور ابوامامہ سے
روایت ہی کہ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْوِتْرِ
وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَءُ فِيْهِمَا بِاِذَا زُلْزِلَتْ وَقُلْ يَا اَيُّهَا
الْكَافِرُوْنَ اور جن صحابہ کا ہمنے ذکر کیا اونکے سوا بھی اور صحابہ نے
اسکو روایت کیا ہے لیکن یہہ ظاہر مین مختلف معلوم ہوتی ہے اس

حدیث کی اِجْعَلُوْا اٰخِرَ صَلٰوتِکُمْ بِاللَّیْلِ وِتْرًا بہت عالمون
پران دو حدیثون کا اختلاف مٹانا مشکل ہوگیا ہے لاچار امام مالک انکار
دو رکعتون کی حدیث کا کرتے ہین اور امام احمد کہتی ہین کہ مین خم دیکر پڑھتا
ہون اور نہ کسیکو منع کرتا ہون اور ساری عالم کہتی ہین بیان جواز کی واسطے
تاکہ معلوم ہو کہ بعد وتر کے نفل پڑھنا جائز ہے اور وتر نفل کے جڑ کاٹنے
والی نہین ہے اس راہ سے اِجْعَلُوْا اٰخِرَ صَلٰوتِکُمْ بِاللَّیْلِ وِتْرًا
کے معنی آخر رکعت کو وتر کرنا مستحب ہوگا اور بعضی عالم کہتی ہین کہ بعد
رکعت وتر کی پیچھے لگی ہے اور وتر کی سنت پڑھی جاتی ہے خصوصًا مذہب
مین اوس شخص کے جو قائل اسکے واجب ہونے کا ہے اور جب دن کے وتر
جو مغرب کے ہی جوڑا کی گئے دو رکعت سنت سے رات کی وتر ہی جوڑا کی گئی دو
دو رکعت سنت سے **فصل** صحیح روایت مین کہیں نہین آیا کہ وتر کی
نماز مین قنوت پڑھتے امام احمد کہتی ہین کہ قنوت کی روایت سب صبح کی نماز
مین ثابت ہوئی ہے لیکن وتر مین کوئی حدیث صحت کو نہین پہونچی بلکہ کوئی
روایت نہین آئی لیکن کتنے صحابہ نے وتر مین قنوت پڑھی ہے چنانچہ مسند
مین امام احمد کی حدیث آئی ہے عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ رض قَالَ عَلَّمَنِیْ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَلِمَاتٍ اَقُوْلُھُنَّ فِیْ قُنُوْتِ الْوِتْرِ
اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ
فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ
فَاِنَّکَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْکَ اِنَّہٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَالَیْتَ
وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ وَصَلَّی اللّٰہُ
عَلَی النَّبِیِّ اور اسیواسطے ترمذی کہتا ہے بہتر حدیث جو قنوت وتر کے

باب مین روائت کی گئی ہے یہہ حدیث ہی اور امیرالمومنین عمر اور ابی بن کعب
اور عبداللہ بن مسعود سے ثابت ہوا کہ انھون نے قنوت نماز وتر مین پڑہی ہے
لیکن یقین ہے کہ پیغمبر خدا سے روائت نہین آئی اور جو روائت کیا ہو سو مطعون
اور اضطراب ہوگا اور ترمذی اور نسائی مین روائت ہی کہ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم
یَقُوْلُ فِیْ اٰخِرِ وِتْرِہٖ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ
وَبِمُعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ لَا اُحْصِیْ
ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ اور اس عبارت سے
معلوم ہوتا ہے کہ شاید تشہد مین پڑہا ہو اور یہہ بھی احتمال ہے کہ بعد تشہد کے
پڑہا ہو اور اسکا احتمال زیادہ ہے بلکہ مقرر بھی ہے کہ نسائی مین روائت ہے کَانَ
یَقُوْلُ اِذَا فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِہٖ وَتَبَوَّءَ مَضْجَعَہٗ اور اس روائت مین
نسائی نے ایک لفظ زیادہ روائت کیا ہے اسطرح لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ
وَلَوْ حَرَصْتُ اور بعضے روائت صحیح مین ثابت ہوا کہ اسکو سجدے مین کہتے
تو چاہیے کہ دونون جگہ مین کہا کرے اور مستدرک مین حاکم کی حدیث
ابن عباس رض کی روائت ہی احوال مین نماز رسول اللہ صلعم کے اور انکے
وتر کے پھر جب ادا کی اپنی نماز سنانے فرماتے تھے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ
نُوْرًا وَفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَعَنْ یَمِیْنِیْ نُوْرًا
وَعَنْ یَسَارِیْ نُوْرًا وَفَوْقِیْ نُوْرًا وَتَحْتِیْ نُوْرًا وَاَمَامِیْ
نُوْرًا وَخَلْفِیْ نُوْرًا وَاجْعَلْ لِیْ یَوْمَ لِقَائِکَ نُوْرًا اور بعضے
روائت مین آیا ہے وَفِیْ عَصَبِیْ نُوْرًا وَفِیْ لَحْمِیْ نُوْرًا وَ
فِیْ شَعْرِیْ نُوْرًا وَفِیْ بَشَرِیْ نُوْرًا وَفِیْ لِسَانِیْ نُوْرًا وَ
اجْعَلْ فِیْ نَفْسِیْ نُوْرًا وَاَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا وَاَجْزِلْ لِیْ نُوْرًا

وَاَعْطِنِیْ نُوْدًا اور وتر کی نماز مین پہلے رکعت مین سبح
اسم ربک الاعلی پڑہتے اور دوسری مین قل یاایہا الکافرون اور
تیسری مین قل ہو اللہ احد اور جب سلام پہیرتے تین بار کہتے سُبْحَانَ
الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ اور تیسری بار بلند آواز سے کہینچکر حرفون کو کہتے
اور بعد اوسکے کہتے رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ اور قرآن کو نماز مین
کہول کہولکر پڑہتے اور آخر آیہ مین وقف کرتے اگرچہ بعد کی آیت سے
علاقہ رکہتے ہوتی اور بعضے قاری کہتی ہین وقف اس جگہ کرنا بہتر ہے جہان
بات تمام ہو اور کلام ایکدوسرے سے جدا ہو جائے اور یہہ بات پسند نہین
آتی کیونکہ پیروی پیغمبر خدا کی سب چیز مین افضل ہے اور عالمونکا اس مسئلہ
مین اختلاف ہے کہ کہولکر تھوڑا پڑہنا بہتر ہے یا جلدی کے ساتہہ بہت
پڑہنا ابن عباسؓ اور ابن مسعودؓ کہتے ہین کہ ٹہیر ٹہیر کر اور سمجہکر تھوڑا
پڑہنا افضل ہے اور امیر المومنین علی رضؓ اور ایک جماعت اور صحابہ
اور تابعین کی اور امام شافعیؒ کہتے ہین کہ بہت پڑہنا افضل ہے اسواسطے
کہ ہر حرف کی بدلے دس نیکیان ہین اور پیغمبر خدا نے فرمایا ہے لَآ اَقُوْلُ
الٓمٓ حَرْفٌ وَلٰكِنْ اَلِفٌ حَرْفٌ وَّلَامٌ حَرْفٌ وَمِيْمٌ
حَرْفٌ اور پچہلی عالم بعضے کہتے ہین ثواب ٹہیر کر اور سمجہہ کر پڑہنے
کا بہت بڑا ہے اور ثواب زیادہ پڑہنے کا بہی بہت بہتر ہے اور زیادہ
اسکی یہہ مثال ہے کہ جیسی کسی نے بیش قیمت موتی کو صدقہ کیا اور زیادہ
پڑہنے کی یہہ مثال ہے کہ جیسی کسی نے بہت موتی دیئے مگر چہوٹے اور
رات کی قرأت کبہی آہستہ پڑہتے اور کبہی پکار کے اور کبہی بہت لمبی
ہوتے اور کبہی تھوڑا **فصل نماز چاشت کی بابمین اور**

اس نماز کی عادت کے بیان میں

عائشہ رض نے کہا کہ آیت رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی سُبْحَۃَ الضُّحٰی اَرْبَعًا وَاِنِّیْ لَاُسَبِّحُھَا وَفِیْ لَفْظٍ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ یُصَلِّی الضُّحٰی اَرْبَعًا وَیَزِیْدُ مَا شَاءَ اللّٰہُ

وَعَنْ انس قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ صَلّٰی سُبْحَۃَ الضُّحٰی ثَمَانَ رَکْعَاتٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنِّیْ صَلَّیْتُ صَلٰوۃً رَغْبَۃً وَرَھْبَۃً فَسَاَلْتُ رَبِّیْ ثَلَاثًا فَاَعْطَانِیْ اِثْنَیْنِ وَمَنَعَنِیْ وَاحِدَۃً سَاَلْتُہٗ اَنْ لَّا یُقْتَلَ اُمَّتِیْ بِالسِّنِیْنَ فَفَعَلَ وَسَاَلْتُہٗ اَنْ لَّا یُظْھِرَ عَلَیْھِمْ عَدُوًّا فَفَعَلَ وَسَاَلْتُہٗ اَنْ لَّا یَلْبِسَھُمْ شِیَعًا فَاَبٰی عَلَیَّ صَحِیْحٌ رَوَاہُ الْحَاکِمُ

وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ صَلَّی النَّبِیُّ صَلٰوۃَ الضُّحٰی ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ حَتّٰی قَالَ مِائَۃَ مَرَّۃٍ

وَعَنْ اُمِّ ذَرٍّ قَالَتْ رَاَیْتُ عَائِشَۃَ تُصَلِّی الضُّحٰی وَتَقُوْلُ مَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ اِلَّا اَرْبَعَ رَکْعَاتٍ

وَعَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّہٗ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ صَلٰوۃَ الضُّحٰی

وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَّی الضُّحٰی سِتَّ رَکْعَاتٍ

وَعَنْ عَائِشَۃَ وَاُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلٰوةَ الضُّحٰى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً
اور نقل ہے عائشہ رضؓ اور ام سلمہ کی زبانی کہ نبی پڑھتے تھے چاشت کی
نماز بارہ رکعت **وَعَنْ** عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ وَاَنَسٍ وَجَابِرٍ
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الضُّحٰى سِتَّ
رَكْعَاتٍ اور نقل ہے علیؓ اور عائشہؓ اور انسؓ اور جابرؓ کی زبانی کہ نبی
پڑھتے تھے چاشت کی نماز چھ رکعت **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ
قَالَ اَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ بِصِيَامِ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ
وَرَكْعَتَيِ الضُّحٰى وَاَنْ اُوْتِرَ قَبْلَ اَنْ اَنَامَ **وَعَنْ**
اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُصْبِحُ عَلٰى كُلِّ سُلَامٰى مِنْ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ فَكُلُّ
تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَهْلِيْلَةٍ
صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ
صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَيُجْزِيْ مِنْ
ذٰلِكَ رَكْعَتَانِ تَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰى **وَفِيْ** مُسْنَدِ
الْاِمَامِ اَحْمَدَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ يَرْفَعُهُ مَنْ قَعَدَ
فِيْ مُصَلَّاهُ حِيْنَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى يَسْتَجِ
رَكْعَتَيِ الضُّحٰى لَا يَقُوْلُ اِلَّا خَيْرًا غُفِرَ لَهٗ خَطَايَاهُ
وَاِنْ كَانَ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ **وَعِنْدَ** التِّرْمِذِيِّ
عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ مَنْ حَافَظَ عَلٰى شُفْعَةِ
الضُّحٰى غُفِرَ لَهٗ ذُنُوْبُهٗ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ
وَعَنْ نُعَيْمِ بْنِ هَمَّارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالیٰ یا ابن آدم لا تعجز نی
من اربع رکعات فی اول النہار اکفک اٰخرہ اور نقل
ہے نعیم بن ہمار کی زبانی کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ اللہ فرماتا ہے کہ
اے آدم کی اولاد نہ جی ہار تو میرے پاس چار رکعت لانے سے دن چڑھے
بچاؤنگا تجھکو ہر بلا سے آخر دن تک **وعند** الترمذی
وابن ماجۃ عن انس یرفعہ من صلی الضحی ثنتی
عشرۃ رکعۃ بنی اللہ لہ قصرا فی الجنۃ من ذہب
اور ترمذی اور ابن ماجہ کی کتاب سے نقل ہے انس کی زبانی فرمایا رسول اللہ
نے جسنے پڑہین چاشت کی وقت بارہ رکعتین بنا دیگا اللہ اسکے لئے
ایک محل سونیکا جنت مین **وعند** مسلم عن زید
بن ارقم انہ رای قوما یصلون الضحی فی مسجد
قباء فقال اما علموا ان الصلوۃ فی غیر ہذہ الساعۃ
افضل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوۃ
الاوابین حین ترمض الفصال ای تشتد حر
النہار فتجد الفصال حر الرمضاء **وفی**
الصحیح ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی الضحی
رکعتین فی بیت عتبان بن مالک **وعن** ابی ہریرۃ
یرفعہ لا یحافظ علی صلوۃ الضحی الا اواب رواہ
الحاکم علی شرط مسلم **وعند** عن ابی ہریرۃ
یرفعہ ان للجنۃ بابا یقال لہ الضحی اذا کان یوم
القیمۃ نادی منادی این الذین کانوا یداومون

عَلٰی صَلٰوۃِ الضُّحٰی ھٰذَا بَابُکُمْ فَادْخُلُوْہُ بِرَحْمَۃِ اللّٰہِ

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ قَالَ لِاَبِیْ ذَرٍّ اَوْصِنِیْ یَا عَمِّ قَالَ سَاَلْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَمَا سَاَلْتَنِیْ فَقَالَ مَنْ صَلَّی الضُّحٰی رَکْعَتَیْنِ لَمْ یُکْتَبْ مِنَ الْغَافِلِیْنَ وَمَنْ صَلّٰی اَرْبَعًا کُتِبَ مِنَ الْعَابِدِیْنَ وَمَنْ صَلّٰی سِتًّا لَمْ یَلْحَقْہُ ذٰلِکَ الْیَوْمَ ذَنْبٌ وَمَنْ صَلّٰی ثَمَانِیًا کُتِبَ مِنَ الْقَانِتِیْنَ وَمَنْ صَلّٰی عَشْرًا بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ اور نقل ہے ابن عمر کی زبانی کہ کہا اوسنے ابی ذر کو وصیت کر مجھے اسی چچا بولا پوچھا میں نے رسول صاحب سے جسطرح پوچھا تو نے مجھسے سو فرمایا جسنے پڑھین دو رکعتین چاشت کی نہین لکھا جاویگا غافلون مین اور جسنی پڑھین چار لکھا جائیگا عابدون مین اور جسنے پڑھین چھ نہ پیچھے لکھیگا اسکے اسدن کچھہ گناہ اور جسنے پڑھین آٹھہ لکھا جاویگا اوب والون مین اور جسنے پڑھین دس بنا ویگا اسکے لئے گھر جنت مین **وَقَالَ** مُجَاھِدٌ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا الضُّحٰی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ یَوْمًا اَرْبَعًا ثُمَّ یَوْمًا سِتًّا ثُمَّ یَوْمًا ثَمَانِیًا ثُمَّ تَرَکَ

وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ یَرْفَعُہٗ مَنْ مَشٰی اِلٰی صَلٰوۃٍ مَکْتُوْبَۃٍ وَھُوَ مُتَطَھِّرٌ کَانَ لَہٗ اَجْرُ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ وَمَنْ مَشٰی اِلٰی سُبْحَۃِ الضُّحٰی کَانَ لَہٗ کَاَجْرِ الْمُعْتَمِرِ وَصَلٰوۃٌ عَلٰی اَثَرِ صَلٰوۃٍ لَا لَغْوَ بَیْنَھُمَا کِتَابٌ فِیْ عِلِّیِّیْنَ **وَعَنْ** اَبِیْ اُمَامَۃَ یَرْفَعُہٗ مَنْ صَلّٰی

الصُّبْحُ فِي مَسْجِدِ جَمَاعَةٍ ثُمَّ ثَبَتَ فِيهِ حَتَّى يُسَبِّحَ فِيهِ سُبْحَةَ
الضُّحَى ثُمَّ صَلَّى كَانَ لَهُ كَأَجْرِ حَاجٍّ أَوْ مُعْتَمِرٍ تَامٍّ لَهُ حَجَّتُهُ
وَعُمْرَتُهُ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ جَيْشًا فَأَعْظَمُوا
الْغَنِيمَةَ وَأَسْرَعُوا الْكَرَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا رَأَيْنَا
بَعْثًا أَسْرَعَ كَرَّةً وَلَا أَعْظَمَ غَنِيمَةً مِنْ هَذَا الْبَعْثِ فَقَالَ
أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَسْرَعَ كَرَّةً وَأَعْظَمَ غَنِيمَةً رَجُلٌ تَوَضَّأَ
فِي بَيْتِهِ فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ ثُمَّ عَمَدَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّى صَلَاةَ
الْغَدَاةِ ثُمَّ أَعْقَبَ بِصَلَاةِ الضُّحَى فَقَدْ أَسْرَعَ الْكَرَّةَ وَ
أَعْظَمَ الْغَنِيمَةَ یہ سب حدیثیں دلیل ہیں مستحب ہونے اور فضیلت پر نماز
چاشت کی اور یہ مذہب بہت علما اور مشایخ کا ہے اور ایک جماعت عالموں
کی اسکی کراہت کی قائل ہوئی ہے اور کہتے ہیں ایک بدعتوں سے ہے
اور دلیل لاتے ہیں ایک اثر کو جو بخاری نے ابن عمر کی زبانی نقل کی کہ
انہ لم یکن یصلیھا ابو بکر ولا عمر وقلت للنبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال لا احالہ اور عبد الرحمن بن ابی بکرہ کی زبانی نقل ہے
کہ ابو بکر نے ایک جماعت کو دیکھا کہ پڑھتے ہیں نماز چاشت کی انکو کہا
انکم لتصلون صلوۃ ما صلاھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ولا عامۃ اصحابہ اور عائشہ کی زبانی نقل ہے ما سبح
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبحۃ الضحی وانی
لاسبحھا وان کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لیدع العمل وھو یحب ان یعمل بہ خشیۃ ان یعمل
بہ فیترک علیھم اور قیس بن عبید کہتا ہے ایک برس عبد اللہ

ابن مسعود رضہ کے پاس آیا وہ رفت کی سینے ہر گز نہ دیکھا کہ نماز چاشت پڑہی ہو
وَعَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ الْمَسْجِدَ
فَاِذَا ابْنُ عُمَرَ جَالِسٌ عِنْدَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ وَاِذَا النَّاسُ
يُصَلُّوْنَ فِي الْمَسْجِدِ صَلٰوةَ الضُّحٰى فَسَئَلْنَاهُ عَنْ صَلٰوتِهِمْ
فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ بِدْعَةٌ وَنِعْمَتِ الْبِدْعَةُ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ
مَا ابْتَدَعَ الْمُسْلِمُوْنَ اَفْضَلَ مِنْ صَلٰوةِ الضُّحٰى اور دوسرے گروہ
عالموں کے کہتے ہیں کہ مستحب ہے کہ اسکو کبھی کبھی پڑہیں اور کبھی ترک کریں اور
یہ لوگ دلیل لاتے ہیں حدیث سے عبداللہ بن شقیق کہ اسنے کہا کہ پوچھا
میں عائشہ رضہ سے کہ آیا پیغمبر خدا نماز چاشت پڑہتے تھے بولیں نہیں مگر
جب کہ سفر سے آتے اور نقل ہے ابی سعید خدری کی زبانی کہ کہا کَانَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يَدَعُهَا
وَيَدَعُهَا حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُصَلِّيْهَا وَعَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ
يُصَلِّيْهَا يَوْمًا وَيَدَعُهَا عَشَرَةَ اَيَّامٍ يَعْنِيْ صَلٰوةَ الضُّحٰى وَعَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ رَاَيْتُهُ كَانَ لَا يُصَلِّي الضُّحٰى فَاِذَا اَتٰى مَسْجِدًا
قُبَاءٍ صَلّٰى وَكَانَ يَاْتِيْهِ كُلَّ سَبْتٍ وَعَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ كَانُوْا
يَكْرَهُوْنَ اَنْ يُّحَافِظُوْا عَلَيْهَا كَالْمَكْتُوْبَةِ وَيُصَلُّوْنَ
وَيَدَعُوْنَ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اِنِّيْ لَاَدَعُ صَلٰوةَ الضُّحٰى
وَاِنِّيْ اَشْتَهِيْهَا مَخَافَةَ اِنْ اَدَاهَا حَتْمًا عَلَيَّ وَقَالَ مَسْرُوْقٌ
كُنَّا نَقْرَءُ فَنَبْقٰى بَعْدَ قِيَامِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ثُمَّ نَقُوْمُ نُصَلِّيْ
فَبَلَغَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ ذٰلِكَ فَقَالَ لِمَ تُحَمِّلُوْنَ عِبَادَ اللّٰهِ
مَا لَمْ يُحَمِّلْهُمُ اللّٰهُ اِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ فَاعِلِيْنَ فَفِيْ بُيُوْتِكُمْ

یہ گروہ حدیثوں کو لاکر کہتے ہیں کہ اسکو ہمیشہ نہ پڑھا کرے اور ٹھیک یہ ہے کہ اسکا ہمیشہ پڑھنا مستحب ہے اور فرض کے وہم ہونیکا جاتا رہا لیکن بہتر یہ ہے کہ گہر مین ادا کرے اور عائشہ کی زبانی امام مالک نقل کرتے ہین فی مُحَشّٰی لے اَیُّ وَاٰی مَاتَرَکَتُھَا بہت عالمون نے چار رکعت پڑھنا اختیار کیا ہے اسواسطے کہ سب چار رکعت کی حدیثین صحیح ہین ابن حجر کہتا ہے کہ حدیثین جو نماز چاشت کی صحیح ہوئی ہین ظاہر مین اونمین اختلاف ہے لیکن اگر تامل کرے تو سب صحیح اور موافق ہین اور اختلاف اور تعارض اوٹھ جاتا ہے اور دفع ہوجاتا ہے اور گنتی مین اختلاف تھا بسبب اماکن اور احوال کے کبھی دو رکعت اور کبھی چار رکعت اور کبھی چھ اور کبھی آٹھ اور کبھی دس اور کبھی بارہ آدمی مختار ہے جو گنتی چاہے اختیار کرے اور ابی داود کی حدیث جو بیان ہوچکی اس بات کی دلیل ہے کہ فرمایا جسنے پڑھی چاشت دو رکعت نہ لکھا جائیگا غافلونمین اور جسنے پڑھی چار لکھا جائیگا عابدونمین آخر تک اس حدیث کے اور اس حدیث کا ذکر ہوچکا ہے

فصل سجدۂ شکر کے بیان مین

عادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ تھی کہ جب کوئی نعمت نئی حاصل ہوتی یا بلا وارد ہوتی اسکے شکر کا سجدہ کرتے مسند مین امام احمد کی ثابت ہوا ہے عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَتَاہُ اَمْرٌ یَسُرُّہٗ خَرَّ لِلّٰہِ سَاجِدًا شُکْرًا لِلّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بُشِّرَ بِحَاجَۃٍ فَخَرَّ سَاجِدًا اور بیہقی نے نقل کیا صحیح اسناد سے کہ جب خط امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ کا یمن سے پہونچا اس مضمون کا کہ قبیلہ ہمدان اسلام لائے اسیوقت پیغمبر خدا نے

سجدہ شکر کا کیا اور فرمایا اَلسَّلَامُ عَلٰی حَمْدَانَ اَلسَّلَامُ عَلٰی حَمْدَانَ
اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب جو شخص کی اللہ کی طرف سے
پیغمبر خدا کو پہونچی کہ جو ایکبار تجھ پر درود بھیجیگا خداوند تعالیٰ اس پر دس بار درود
بھیجیگا اور جو ایکبار تجھ پر سلام بھیجیگا خداوند تعالیٰ اوسپر دس بار سلام بھیجیگا
پیغمبر خدا نے اسوقت سجدہ شکر کیا اور سنن ابی داؤد میں ہے کہ پیغمبر خدا نے دعا
میں ہاتھ اوٹھایا بعد اسکے سجدہ کیا تین بار دو فرمایا کہ اپنی امت کی میں نے
شفاعت کی حق تعالیٰ نے تہائی امت کو بخشا یا اسپر شکر کا سجدہ میں کیا
جب سجدہ سے سر اوٹھایا دوسری بار سہ امت کی سفارش کی دوسری تہائی
بھی بخشدے دوسری بار سجدہ شکر کا میں نے کیا تیسری بار دعا کی ایک تہائی
اور بخشدی تیسری بار میں نے سجدہ شکر کیا اور مسند میں امام احمد کی ثابت ہے
کہ پیغمبر خدا نے ایک شخص کو دیکھا قد بہت چھوٹا نہایت حقیر بدن ناقص
صورت سجدہ شکر کا کیا اور کعب بن مالک کو جب مشارت توبہ کی قبول
ہونے کی اللہ کے حضور میں پہونچی سجدہ شکر کا کیا اور امیرالمومنین ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ نے خبر قتل مسیلمہ کذاب کی ہی سجدہ شکر کا کیا اور امیرالمومنین
علی رضی اللہ عنہ نے جب ذوالثدیہ کو جو سرداروں سے خارجیوں کے تھا جنگ کے میدان میں
مرا دیکھا سجدہ شکر کا کیا **فصل سجدہ تلاوت کے بیان میں**
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کے سجدہ کو ترک نکرتے جب سجدہ کی آیت کی
پاس پہونچتے تکبیر کہتے اور سجدہ کرتے اور سجدہ کی حالت میں کہتے سَجَدَ
وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ
وَقُوَّتِهٖ وَرُبَّمَا قَالَ اَللّٰهُمَّ احْطُطْ بِهَا وِزْرًا وَاكْتُبْ
لِيْ بِهَا اَجْرًا وَاجْعَلْهَا لِيْ عِنْدَكَ ذُخْرًا وَتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ

كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ اور اس سجدہ میں مسنون
نہیں ہے کہ جب سر سجدہ سے اوٹھائے تکبیر بھی کہتا جائے سجدہ پڑھے یا سلام
پھیرے اور صحیح ہوا کہ آلم تنزیل میں اور سورہ ص میں اور النجم میں اور
اذا السماء انشقت میں اور اقرا میں سجدہ کیا اور عمر بن العاص نے کہا
کہ پیغمبر خدا نے پندرہ سجدہ مجھکو سکھائے تین سجدہ مفصل میں اور دو سجدے
سورہ حج میں اور ابو الدرداء نے کہا کہ پیغمبر خدا کے ساتھ میں نے سجدہ کیا گیارہ
جگہ کوئی انمیں مفصل میں نہ تھا اور وہ گیارہ تھے اعراف میں اور رعد اور نحل
اور بنی اسرائیل اور مریم اور حج میں ایک فرقان اور نمل اور الم سجدہ اور ص
اور حم سجدہ میں ۱۲ وَصَحَّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ سَجَدَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اِقْرَءْ بِاسْمِ رَبِّكَ وَفِیْ اِذَا السَّمَآءُ
انْشَقَّتْ اور ابو ہریرہ اسلام لائے یعنی ساتویں برس ہجرت سے
اسواسطے عالموں نے اس حدیث کو حجت پکڑا ہے اور حدیث کو ابن عباس کے
لَمْ یَسْجُدْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمُفَصَّلِ
مُنْذُ تَحَوَّلَ اِلَی الْمَدِیْنَةِ صاف کیا اسواسطے کہ اسناد میں اسکی
ضعف ہے اور ابو ہریرہ ثابت کرتا ہے اور وہ انکا فصل

فضل وفضیلت میں روز جمعہ کی اور بیان میں اس دن کی عبادت پیغمبر خدا کے

۱۵ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ اَضَلَّ اللّٰهُ عَنِ الْجُمُعَةِ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا وَكَانَ لِلْیَهُوْدِ
یَوْمُ السَّبْتِ وَلِلنَّصَارٰی یَوْمُ الْاَحَدِ فَجَآءَ اللّٰهُ بِنَا
فَهَدَانَا لِیَوْمِ الْجُمُعَةِ وَكَذٰلِكَ هُمْ تَبَعٌ لَنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ
وَنَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ مِنْ اَهْلِ الدُّنْیَا وَالْاَوَّلُوْنَ

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ السَّابِقُوْنَ الْمُقَضّٰى لَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ وَرُوِيَ
عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ يَرْفَعُهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِيْهِ قُبِضَ وَفِيْهِ النَّفْخَةُ وَفِيْهِ الصَّعْقَةُ
فَاَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِيْهِ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ
عَلَيَّ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلٰوتُنَا
عَلَيْكَ وَقَدْ اَرِمْتَ يَعْنِيْ بَلِيْتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّعم
اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ
الْاَنْبِيَاءِ رَوَاهُ اَحْمَدُ بْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَعَنْ اَبِيْ
هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ
اٰدَمُ وَفِيْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيْهِ اُخْرِجَ مِنْهَا وَلَا تَقُوْمُ
السَّاعَةُ اِلَّا فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَفِيْ صَحِيْحِ الْحَاكِمِ سَيِّدُ
الْاَيَّامِ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَفِي الْمُوَطَّاِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيْهِ الشَّمْسُ
يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِيْهِ اُهْبِطَ وَفِيْهِ
تِيْبَ عَلَيْهِ وَفِيْهِ مَاتَ وَفِيْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ
وَمَا مِنْ دَابَّةٍ اِلَّا وَهِيَ مُصِيْخَةٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ حِيْنَ
يُصْبِحُ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ شَفَقًا مِنَ السَّاعَةِ اِلَّا الْجِنَّ
وَالْاِنْسَ فِيْهِ سَاعَةٌ لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ
يُصَلِّيْ يَسْاَلُ اللّٰهَ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ قَالَ كَعْبٌ ذٰلِكَ

فِي كُلِّ سَنَةٍ يَوْمٌ فَقُلْتُ بَلْ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ فَقَرَءَ
التَّوْرٰتَةَ فَقَالَ صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ ثُمَّ لَقِيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ فَحَدَّثْتُهُ
بِمَجْلِسِ مَعَ كَعْبٍ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ اَيَّةُ سَاعَةٍ هِيَ
فَقُلْتُ فَاَخْبِرْنِي بِهَا قَالَ هِيَ اٰخِرُ سَاعَةٍ فِي يَوْمِ
الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ كَيْفَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّي
تِلْكَ السَّاعَةَ لَا يُصَلِّي فِيْهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ
اَلَمْ يَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
جَلَسَ مَجْلِسًا يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ فَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ حَتّٰى
يُصَلِّيَ وَعِنْدَ الشَّافِعِيِّ فِي الْمُسْنَدِ اَتٰى جِبْرَائِيْلُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِرْاٰةٍ بَيْضَاءَ فِيْهَا نُقْطَةٌ
سَوْدَاءُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذِهِ
فَقَالَ هٰذِهِ الْجُمُعَةُ فُضِّلْتَ بِهَا اَنْتَ وَاُمَّتُكَ وَ
النَّاسُ لَكُمْ فِيْهَا تَبَعٌ لِلْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى وَلَكُمْ فِيْهَا
خَيْرٌ وَفِيْهَا سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا مُؤْمِنٌ يَدْعُوا اللّٰهَ بِخَيْرٍ
اِلَّا اسْتَجَابَ لَهُ وَهُوَ عِنْدَنَا يَوْمُ الْمَزِيْدِ فَقَالَ النَّبِيُّ
يَا جِبْرَائِيْلُ وَمَا يَوْمُ الْمَزِيْدِ فَقَالَ اِنَّ رَبَّكَ اتَّخَذَ فِي
الْفِرْدَوْسِ وَادِيًا اَفْيَحَ فِيْهِ كُثَيْبٌ مِنَ الْمِسْكِ فَاِذَا كَانَ
يَوْمُ الْجُمُعَةِ اَنْزَلَ اللّٰهُ مَا شَاءَ مِنْ مَلَائِكَتِهٖ وَحَوْلَهُ
مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ عَلَيْهَا مَقَاعِدُ النَّبِيِّيْنَ وَحُفَّتْ تِلْكَ

الْمَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ مُكَلَّلَةٍ بِاللُّؤْلُؤِ وَالزَّبَرْجَدِ عَلَيْهَا الشُّهَدَاءُ
وَالصِّدِّيقُونَ فَيَقُولُونَ نَجْلِسُ مَعَهُمْ وَنَكُونُ مِنْهُمْ عَلَى تِلْكَ الْكُثْبِ فَيَقُولُ
أَنَا رَبُّكُمْ وَقَدْ صَدَقْتُكُمْ وَعْدِي فَاسْأَلُونِي أُعْطِكُمْ فَيَقُولُونَ
رَبَّنَا نَسْأَلُكَ رِضْوَانَكَ فَيَقُولُ قَدْ رَضِيتُ عَنْكُمْ وَلَكُمْ
مَا تَمَنَّيْتُمْ وَلَدَيَّ الْمَزِيدُ فَهُمْ يُحَبَّوْنَ الْجُمُعَةَ لِمَا يُعْطِيهِمْ
فِيهِ رَبُّهُمْ مِنَ الْخَيْرِ وَهُوَ الْيَوْمُ الَّذِي اسْتَوَى فِيهِ رَبُّكَ
عَلَى الْعَرْشِ وَفِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ أو ابی بکر
بن ابی داؤد نے طریق اسکے لکھے ہیں اور مختلف سندوں سے روایت کیا ہے
حاصل انکا یہ ہے کہ یہ حدیث صحیح بہت بڑی ہے اور اسمیں فائدے اور بشارتیں
اور مطلب بہت ہیں اور ابوہریرہ سے منقول ہے کہ حضرت سے کسینے پوچھا کہ جمعہ نام
رکھنے کا سبب کیا ہے فرمایا لِأَنَّ فِيهَا طُبِعَتْ طِينَةُ أَبِيكَ آدَمَ وَ
فِيهَا الصَّعْقَةُ وَالْبَعْثَةُ وَفِيهَا الْبَطْشَةُ وَفِي آخِرِ ثَلَاثِ
سَاعَاتٍ مِنْهَا سَاعَةٌ مَنْ دَعَا اللَّهَ فِيهَا اسْتُجِيبَ لَهُ اور کتاب
صفت بہشت میں جو تصنیف ہے ابی بکر بن ابی الدنیا کی مضبوط اسناد سے
نقل ہے حذیفہ کی زبانی کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا أَتَانِي جِبْرِيلُ وَ
فِي كَفِّهِ مِرْآةٌ كَأَحْسَنِ الْمِرْآةِ وَأَضْوَءِهَا وَإِذَا فِي وَسْطِهَا
لُمْعَةٌ سَوْدَاءُ فَقُلْتُ مَا هَذِهِ اللُّمْعَةُ الَّتِي أَرَى فِيهَا قَالَ هَذِهِ
الْجُمُعَةُ قُلْتُ وَمَا الْجُمُعَةُ قَالَ يَوْمٌ مِنْ أَيَّامِ رَبِّكَ عَظِيمٌ وَ
سَأُخْبِرُكَ بِشَرَفِهِ وَفَضْلِهِ فِي الدُّنْيَا وَمَا يُرْجَى فِيهِ لِأَهْلِهِ
وَبِاسْمِهِ فِي الْآخِرَةِ فَأَمَّا شَرَفُهُ وَفَضْلُهُ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ
اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ جَمَعَ فِيهِ أَمْرَ الْخَلْقِ وَأَمَّا مَا يُرْجَى فِيهِ لِأَهْلِهِ

وَإِنَّ فِيهِ سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَاَمَةٌ مُسْلِمَةٌ يَسْأَلُ اللهَ فِيهَا
خَيْرًا إِلَّا اَعْطَاهُمَا إِيَّاهُ وَمَا شَرَّ نُهُ وَفَضْلُهُ فِي الْاٰخِرَةِ وَاسْمُهُ فَإِنَّ اللهَ
تَبَارَكَ وَتَعَالٰى إِذَا صَيَّرَ اَهْلَ الْجَنَّةِ وَاَهْلَ النَّارِ إِلَى النَّارِ جَرَتْ
عَلَيْهِمْ هٰذِهِ الْاَيَّامُ وَهٰذِهِ اللَّيَالِي لَيْسَ فِيهَا لَيْلٌ وَلَا نَهَارٌ فَاعْلَمَ
اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِقْدَارَ ذٰلِكَ وَسَاعَاتِهِ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ حِينَ
يَخْرُجُ اَهْلُ الْجُمُعَةِ نَادَى اَهْلَ الْجَنَّةِ مُنَادٍ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ اُخْرُجُوا
إِلَى وَادِي الْمَزِيدِ وَاَدَّى الْمَزِيدُ لَا يَعْلَمُ سَعَةَ طُولِهِ وَعَرْضِهِ إِلَّا اللهُ فِيهِ كُثْبَانُ
دُرٍّ وَسُفَا فِي السَّمَاءِ قَالَ فَيَخْرُجُ غِلْمَانُ الْاَنْبِيَاءِ بِمَنَابِرَ مِنْ نُورٍ وَيَخْرُجُ غِلْمَانُ
الْمُؤْمِنِينَ بِكَرَاسِيَّ مِنْ يَاقُوتٍ فَإِذَا وُضِعَتْ لَهُمْ وَاَخَذَ الْقَوْمُ مَجَالِسَهُمْ بَعَثَ
اللهُ إِلَيْهِمْ رِيحًا تُسَمِّي الْمُثِيرَةَ ذٰلِكَ الْمِسْكَ وَكُلُّ خِلٍّ مِنْ تَحْتِ ثِيَابِهِمْ تَحُوطُهُ
فِي وُجُوهِهِمْ وَاَشْعَارِهِمْ تِلْكَ الرِّيحُ اَعْلَمُ كَيْفَ تَصْنَعُ بِذٰلِكَ الْمِسْكِ مِنْ
اِمْرَاةِ اَحَدِكُمْ لَوْ وُضِعَ إِلَيْهَا كُلُّ طِيبٍ عَلَى وَجْهِ الْاَرْضِ قَالَ ثُمَّ يُوحِي اللهُ تَبَارَكَ
وَتَعَالٰى إِلَى حَمَلَةِ عَرْشِهِ ضَعُوهُ بَيْنَ اَظْهُرِهِمْ فَيَكُونُ اَوَّلُ مَا يَسْمَعُونَ مِنْهُ
إِلَيَّ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ اَطَاعُونِي بِالْغَيْبِ وَلَمْ يَرَوْنِي وَصَدَّقُوا بِرُسُلِي اتَّبَعُوا
اَمْرِي سَلُوا فَهٰذَا يَوْمُ الْمَزِيدِ فَيَجْتَمِعُونَ عَلَى كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ رِضَيْنَا عَنْكَ فَارْضَ
عَنَّا فَيَرْجِعُ اللهُ إِلَيْهِمْ فَيَقُولُ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ إِنِّي لَوْ لَمْ اَرْضَ عَنْكُمْ لَمْ اُسْكِنْكُمْ دَارِي
فَاسْئَلُونِي فَهٰذَا يَوْمُ الْمَزِيدِ فَيَجْتَمِعُونَ عَلَى كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ رَبَّنَا وَجْهَكَ نَنْظُرُ
إِلَيْهِ فَيَكْشِفُ تِلْكَ الْحُجُبَ فَتَجَلّٰى لَهُمْ عَزَّ وَجَلَّ فَيَغْشَاهُمْ مِنْ نُورِهِ شَيْءٌ
اَنَّهُ قُضِيَ اَنْ لَا يَحْتَرِقُوا لَا خَتَرَقُوا لِمَا يَغْشَاهُمْ مِنْ نُورِهِ ثُمَّ يُقَالُ لَهُمْ ارْجِعُوا
إِلَى مَنَازِلِكُمْ فَيَرْجِعُونَ إِلَى مَنَازِلِهِمْ وَقَدْ اُعْطِيَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمُ الطَّعْمَ
عَلَى مَا كَانُوا فِيهِ فَيَرْجِعُونَ إِلَى اَزْوَاجِهِمْ وَقَدْ حُفُّوا عَلَيْهِنَّ وَخَفِيَّنَ

عَلَيْهِمْ مِمَّا غَشِيَهُمْ مِنْ نُوْرِهٖ فَاِذَا رَجَعُوْا تَزَادُ النُّوْرُ حَتّٰى يَرْجِعُوْا اِلٰى صُوَرِ
هِمُ الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا فَتَقُوْلُ لَهُمْ اَزْوَاجُهُمْ لَقَدْ خَرَجْتُمْ مِنْ عِنْدِنَا عَلٰى صُوْرَةٍ
وَرَجَعْتُمْ عَلٰى غَيْرِهَا فَيَقُوْلُوْنَ ذٰلِكَ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ تَجَلّٰى لَنَا فَنَظَرْنَا مِنْهُ
قَالَ اِنَّهٗ وَاللّٰهِ مَا اَحَاطَ بِهٖ خَلْقٌ وَلٰكِنَّهٗ قَدْ اَرَاهُمْ مِنْ عَظَمَتِهٖ وَجَلَالِهٖ مَا شَاءَ
اَنْ يُرِيَهُمْ قَالَ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ فَنَظَرْنَا مِنْهُ فَهُمْ يَتَقَلَّبُوْنَ فِيْ مِسْكِ الْجَنَّةِ وَنَعِيْمِهَا
فِيْ كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ لِلضِّعْفِ عَلٰى مَا كَانُوْا فِيْهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ فَلَا
تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ وَفِيْ لَفْظٍ قَالَ
كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ مِنْ اَيَّامِ الْاٰخِرَةِ هَبَطَ الرَّبُّ مِنْ عَرْشِهٖ اِلٰى كُرْسِيِّهٖ وَ
حُفَّ الْكُرْسِيُّ بِمِنَابَرَ مِنْ نُوْرٍ فَيَجْلِسُ عَلَيْهِ النَّبِيُّوْنَ وَيُحَفُّ الْمَنَابِرُ بِكَرَاسِيَّ
مِنْ ذَهَبٍ فَيَجْلِسُ عَلَيْهَا الصِّدِّيْقُوْنَ وَالشُّهَدَاءُ وَيُهْبِطُ اَهْلُ الْغُرَفِ مِنْ غُرَفِهِمْ
فَيَجْلِسُوْنَ عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ لَا يَرَوْنَ اَنَّ لِاَهْلِ الْمَنَابِرِ وَالْكَرَاسِيِّ فَضْلًا فِي
الْمَجَالِسِ ثُمَّ يَتَدَلّٰى بِهِمْ ذُو الْجَلَالِ فَيَقُوْلُ سَلُوْنِيْ فَيَقُوْلُوْنَ بِاَجْمَعِهِمْ
نَسْاَلُكَ الرِّضَاءَ يَا رَبِّ فَيَشْهَدُ لَهُمْ عَلَى الرِّضَاءِ ثُمَّ يَقُوْلُ سَلُوْنِيْ فَسَلُوْ
حَتّٰى تَنْتَهِيَ بِهِمَّةُ كُلِّ عَبْدٍ قَالَ ثُمَّ اَسْعٰى عَلَيْهِمْ بِمَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ
سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ يَتَّزِرُ بِنُوْرٍ يَنْفَعِ الْجَبَّارُ عَنْ كُرْسِيِّهٖ اِلٰى عَرْشِهٖ
وَيَرْتَفِعُ اَهْلُ الْغُرَفِ اِلٰى غُرَفِهِمْ وَهِيَ غُرْفَةٌ مِنْ لُؤْلُؤٍ بَيْضَاءَ اَوْ يَاقُوْتَةٍ
حَمْرَاءَ اَوْ زُمُرُّدَةٍ خَضْرَاءَ لَيْسَ فِيْهَا قَصْمٌ وَلَا وَصْمٌ مُطَّرِدَةٌ فِيْهَا اَنْهَارُهَا
مُتَدَلِّيَةٌ فِيْهَا ثِمَارُهَا وَفِيْهَا اَزْوَاجُهَا وَخِدْمَاهَا وَمَسَاكِيْهَا قَالَ فَاَهْلُ
الْجَنَّةِ يَتَبَاشَرُوْنَ فِي الْجَنَّةِ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ كَمَا تَبَاشَرُ اَهْلُ الدُّنْيَا فِي الدُّنْيَا
بِالْمَطَرِ **فصل** عادت آنحضرت صلی یہ تھی کہ جمعہ کے دن کی تعظیم کرتے اور
ہر طرح کی عبادت بجالاتے چنانچہ انشاء اللہ بیان ہوگا اور عالموں کے دو مذہب ہیں

ضیلت مین جمعہ کے دن کی اور عرفی کی بعضی کہتے ہین عرفے کا دن افضل ہی اور
نے کہتی ہین جمعہ کا دن افضل ہے اور نماز صبح مین جمعہ کیدن پیغمبر خدا نے سورہ الم
بدہ اور ہل اتے علی الانسان پڑہتی اور مراد تہا نصیحت پہونچانا امت کو اوس سے جو ان
دنون سورتون مین بیان ہی پیدایش کا حضرت آدم علیہ السلام کی اور ذکر آخرت اور خلق
ے اوٹہنی کا اور احوال کا انکے جنت اور آگ مین اور سجدہ ہی کی تخصیص مراد نہ تہی جیسا بعضون
نے گمان کیا ہے کہ اگر یہہ وسورہ پڑہ نہ سکی تو بدلے انکے دوسرا سورہ جسمین سجدہ ہو پڑہے
یا ہی سورہ سے پہلے رکعت مین آیت سجدہ تک پڑہے اور دوسری رکعت مین تمام کرے اسی
سے نکلتا ہے گمان اون دو سورے کے پڑہنے مین انکا اس روز سر کیا تھا اسکی
ع علمون کو خبر نہین ہے اور ان دو سورے کا پڑہنا نماز صبح مین روز جمعہ کا
ا صہ ہی دوسری خاصیت یہہ ہی کہ مستحب ہے اسدن اور رات مین آنحضرت صلی اللہ
لیہ وسلم پر درود بہیجنا اور حدیث صحیح مین آیا ہے اکثروا من الصلوٰۃ
لی یوم الجمعۃ ولیلۃ الجمعۃ اور تیسری خاصیت جمعے کے نماز کی ہے
وہ بڑے فرضون سے اسلام کی ہے اور جو اوسکی ادا کرنے مین سستی کریگا دل
د اوسکی مہر کیجائیگی اور آدمی جتنا دنیا مین جمعہ کے دن امام سے نزدیک صف
ین بیٹہے گا اتنا ہی مزید کے دن اللہ پاک سے نزدیک ہوگا چوتہی خاصیت
سل کا اسدن مستحب ہونا اور بعضون کی نزدیک واجب ہونا ہے اور دلیل
جب ہونی کی اسکے قوی ہے وتر کے واجب ہونے کی دلیل سے اور عورت کو
ہونے سے وضو کی دلیل سے اور قہقہے اور ناک سے خون جانے اور سینگی
گانے اور قے سے وضو کی دلیل سے اور تشہد مین درود پیغمبر پر بہیجنا واجب
ونے کی دلیل ہے پانچوین خاصیت خوشبو کا استعمال کرنا اور خوشبو لگانا
س روز افضل ہے چہٹی خاصیت مسواک کرنا اس دن مین افضل ہے

يُصْحَبُ فِي سَفَرِهِ وَقَالَ حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ إِذَا سَافَرَ الرَّجُلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ دَعَا عَلَيْهِ الْمَلَكَانِ أَنْ لَا يُعَانَ عَلَى حَاجَةٍ وَلَا يُصْحَبَ فِي سَفَرِهِ سترہویں جو نماز جمعہ کو پیدل جایا کریگا ہر قدم پر ثواب ایک برس کے روزہ کا پاویگا اور مسند میں امام احمدؒ کی اور مسند میں عبد الرزاق کی ہے مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَبَكَّرَ وَابْتَكَرَ وَدَنَا مِنَ الْإِمَامِ فَأَنْصَتَ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا صِيَامُ سَنَةٍ وَقِيَامُهَا وَذَلِكَ عَلَى اللهِ يَسِيرٌ اٹھارہویں یہہ گناہ سے پاک ہونیکا دن ہے سلیمانؒ سے نقل کیا کہ پیغمبر صلعم نے فرمایا لَا تَدْرِي مَا يَوْمُ الْجُمُعَةِ قُلْتُ هُوَ الْيَوْمُ الَّذِي جَمَعَ اللهُ أَبَاكُمْ فِيهِ قَالَ لَكِنِّي أَدْرِي مَا يَوْمُ الْجُمُعَةِ لَا يَتَطَهَّرُ الرَّجُلُ فَيُحْسِنُ طُهُورَهُ ثُمَّ يَأْتِي الْجُمُعَةَ فَيُنْصِتُ حَتَّى يَقْضِيَ الْإِمَامُ صَلَاتَهُ إِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ بہت حدیثیں اس باب میں وارد ہیں انیسویں دوزخ کو دوپہر کیوقت آنچ دیتے ہیں سوائے روز جمعہ کے اسواسطے کہ افضل دن ہے اور عبادت اور طاعت اس دن میں زیادہ سب دنوں سے وقع ہوتی ہے اور گناہ سے پرہیز میں رہتے ہیں اور یہہ وہی معنی حدیث کے ہیں کہ دوزخ اسدن میں گرم نہیں ہوتے بیسویں یہہ کہ اس دن میں ساعت قبولیت کی ہے جو بندہ کہ اس ساعت میں حاجت مانگی مقبول ہوگی صحیحین میں ثابت ہے اِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَقَلَّلَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا ماہ اور عالمون کو اس ساعت میں اختلاف ہے دو طرح پر بعضے کہتے ہیں کہ باقی نہیں ہے زمانہ میں رسول اللہ کے اوٹھ گئی اور صحیح قول یہہ ہے کہ باقی ہے لیکن وقت کے تعین میں اوسکے اختلاف کرتے ہیں کہ ایک وقت معین جمعہ کیدن میں ہے

یا اوسکا کوئی وقت معین نہین اور جو لوگ کہتے ہین کہ وقت اسکا معین ہے
اسمین سے گیارہ قول ہین پہلا قول ابوہریرہ سے روایت ہے کہ وہ ساعت فجر طلوع
کے بعد ہے آفتاب کے نکلنے تک اور بعد نماز عصر کے ہے غروب ہونے تک دوسرا
قول زوال کے وقت اور یہ قول حسن بصری اور ابو العالیہ کا ہے تیسرا وہ وقت ہے
کہ موذن شروع کرتا ہے اذان جمعہ کی اور یہ عایشہ سے روایت ہے چوتھا وہ
ساعت کہ امام منبر پر بیٹھے اوسوقت تک کہ نماز سے فراغت کرے پانچوان
وہ وقت ہے کہ خارج جمعہ کی پڑہتا ہے چھٹا آفتاب ڈہلنے اور جمعہ ادا کرنیکے درمیان
ہے ساتوین جب آفتاب ڈہلی ایک بالشت سی ایک گز تک آٹھوان عصر کے
وقت سے آفتاب ڈوبنے تک نوان آخر ساعت دن کی اور یہ قول بہت صحابہ اور
تابعین کا ہے دسوان وہ وقت ہے کہ امام باہر آوے جبتک وہ نماز سے فراغت
کرے گیارہوان تیسری ساعت ہے۔ آخر جمعہ کے دن کی اور معتبر قولون مین وہ قول
ہے امام کے بیٹھنے سے منبر پر تمام ہونے تک نماز کا اور دلیل اسکی حدیث صحیح ہے
وَهِيَ مَا بَيْنَ يَجْلِسُ الْإِمَامُ إِلَى أَنْ يُقْضَى الصَّلٰوةُ اور قول دوسرا بعد
عصر کے ہے اور یہ ترجیح رکہتا ہے اور قولون مین دلیل اسکی حدیث صحیح ہے إِنَّ فِي
يَوْمِ الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ فِيهَا خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ
وَهِيَ بَعْدَ الْعَصْرِ اور سنن ابوداود مین جابر سے روایت ہے کہ پیغمبر نے
فرمایا جمعہ مین بارہ ساعتین ہین انمین ایک ساعت ہے کہ نہین پاتا ہے مسلمان مانگتا
ہے اللہ سے اوسمین کوئی چیز مگر دیتا ہے اوسکو وہ چیز سو ڈہونڈہو اوسکو آخر ساعت
مین بعد عصر کے سنن سعید بن منصور کی آیا ہے کہ جماعت صحابہ کی ایک جگہ
جمع ہوئی اور ٹہیرانے مین اس ساعت کے بحث کرنے لگے اور اس مجلس سے
اوٹہے اور دن کی آخر ساعت ہونے مین اوسکی کسی نے ان مین سے اختلاف نکیا

وَفِي سُنَنِ ابْنِ مَاجَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ قُلْتُ وَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ جَالِسٌ اِنَّا لَنَجِدُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ سَاعَةً
لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ يُصَلِّي يَسْاَلُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيْهَا شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ
قَضٰى لَهٗ حَاجَتَهٗ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَاَشَارَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَوْ بَعْضُ سَاعَةٍ
فَقُلْتُ صَدَقْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْ بَعْضُ سَاعَةٍ قُلْتُ اَيُّ سَاعَةٍ هِيَ قَالَ
اٰخِرُ سَاعَةٍ مِنْ سَاعَاتِ النَّهَارِ قُلْتُ اِنَّهَا لَيْسَتْ سَاعَةَ صَلٰوةٍ
قَالَ بَلٰى اِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ اِذَا صَلّٰى ثُمَّ جَلَسَ لَا يَجْلِسُهٗ اِلَّا الصَّلٰوةُ فَهُوَ
فِي الصَّلٰوةِ وَفِي مُسْنَدِ الْاِمَامِ اَحْمَدَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قِيْلَ لِلنَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَيِّ شَيْءٍ سُمِّيَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ قَالَ لِاَنَّ فِيْهَا
طُبِعَتْ طِيْنَةُ اَبِيْكَ اٰدَمَ وَفِيْهَا الصَّعْقَةُ وَالْبَعْثَةُ وَالْبَطْشَةُ وَ
فِيْ اٰخِرِ ثَلٰثِ سَاعَاتٍ فِيْهَا سَاعَةٌ مَنْ دَعَا اللّٰهَ فِيْهَا اُسْتُجِيْبَ لَهٗ

اکیسویں خیرات یہ اسدن کی ثواب زیادہ ہی بیسے سب نوکے یا تیسویں
جمعہ کی نماز کہ خطبہ کے ساتھ ہے مخصوص ہے شرطون سے اور ان باتون سے کہ اسکے
غیر مین وہ باتین موجود نہین ہین جیسی اقامت کی شرط ہے اگر وطن مین ہو
دوسرے وطن مین آنا اور جہر قرایت مین اور سوا اسکے تیسویں روز جمعہ ایک وجہ
ہے مستحب فارغ ہونیکے واسطے عبادت کیلئے اور زیادتی اسکی ہے سب نون سے
جیسی زیادتی رمضان کی ہے سب مہینون پر برس کے مخصوصیت عبادت واجبا
مین بھی ہے اور مستحب مین بھی ہے اور جیسا ہر ملت والی کیواسطے ایک روز معین
ہوا کہ اوسدن عبادت کیواسطے فراغت کرین اور دنیاوی شغل چھوڑدین
جمعہ کا دن اس امت معصومہ کیواسطے معین ہوا اور قبولیت کی ساعت
اوسدن کی مثل شب قدر ہے رمضان مین اور اسی سبب سے علما کہتے ہین

کہ جسکو جمعہ کا روز حاصل ہوا اور گناہون سے بچا شمار ہفتہ اسکو حاصل ہوا
اور رمضان کا مہینا جسکو ہاتھ لگا باقی سب مہینے اوسکو حاصل ہوئے اور
جسکو حج بیت اللہ کا حاصل ہوا اور گناہون سے بچا رہا تمام عمر اسکو حاصل
ہوئی روز جمعہ کا تراز و تمام ہفتے کا ہے اور مہینا رمضان کا تراز و تمام سال کے
اور حج بیت اللہ کا تراز و تمام عمر کے چوبیسوین جمعہ ہفتہ مین ایسا ہے جیسا برس
مین عید اور عید مین نماز ہے اور قربانی جمعہ بھی نماز کو شامل ہے اور اللہ تعالے
نے جلدی جانا مسجد مین قربانی کے بدلے رکھا ہے اور قیام مقام اوسکے کیا حدیث
مین ہے مَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْأُولَى فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَمَنْ رَاحَ فِي
السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ كَأَنَّمَا
قَرَّبَ كَبْشًا وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً اور اس
ساعت مین اختلاف ہے بعضے عالمون کے گمان ساعت فلکی پر کیا ہے اور کہتے ہین کہ تکبیر
مستحب ہے بعد طلوع آفتاب کے اور یہ مذہب شافعی کا ہے اور بہتیرے عالم نکار اور بعضون نے
قیاس کیا ہے ساعت عرضی پر زوال کے بعد کہ عبارت ہے اجزا لطیفہ سے زمانہ کی اور یہ
مذہب مالک ہے اور ایک گروہ کا اہل مدینہ سے پچیسوین جمعہ کا دن تجلی کا حق جلشانہ
کے ہے بندو نپر بہشت مین چھبیسوین یہ کہ حق جلشانہ نے قسم اسکی یاد فرمائی سب
دنون مین قَالَ اللهُ تعالى وَشَاهِدٍ وَمَشْهُودٍ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمُ الْمَوْعُودُ يَوْمُ الْقِيَامَةِ وَالْمَشْهُودُ يَوْمُ عَرَفَةَ وَالشَّاهِدُ
يَوْمُ الْجُمُعَةِ مَا طَلَعَتْ شَمْسٌ وَلَا غَرَبَتْ عَلَى أَفْضَلَ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فِيهِ
سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ يَدْعُو اللهَ فِيهَا بِخَيْرٍ إِلَّا اسْتَجَابَ لَهُ
أَوْ يَسْتَعِيذُ مِنْ شَرٍّ إِلَّا أَعَاذَهُ مِنْهُ ستائیسوین آسمان اور زمین اور پہاڑ
اور دریا اور سب خلق آدمی اور شیطان کے سوا جمعہ کے دن سے ڈرتے ہین قَالَ كَعْبٌ

الاحبار الا احدثكم عن يوم الجمعة انه اذا كان يوم الجمعة فزعت
له السموات والارض والجبال والبحور والخلائق كلها الا ابن آدم و
الشياطين اھ تیسرین یہود دن کہ حق تعالیٰ نے اسکو امت مرحومہ کیواسطے ذخیرہ کیا
اور سب اسنین اس سے محروم رہین اور اسکی راہ نہ پائی قال صلی اللہ علیہ وسلم ذخرہ
اللہ لنا وقال ما طلعت الشمس ولا غربت علی یوم خیر من یوم الجمعة
ھدانا اللہ لہ واضل الناس عنہ والناس لنا تبع فیہ الحدیث
انتیسوین اللہ کا مقبول ہے یہود دن سب دنونمین عیسا رمضان مقبول ہے سب
مہینون مین اور شب قدر سب راتون مین اور مکرسب شہر ومین قال لعب ان اللہ
اختار الشھور فاختار شھر رمضان واختار الایام فاختار
یوم الجمعة واختار اللیالی فاختار لیلة القدر تیسوین جمعہ کے دن روح
مومنون کی قبرونسے اپنے نزدیک ہوتی ہے اور دیکھنے والون کو اور دنونکے
نسبت کچھ زیادہ بیجانتی ہے انتیسوین جمعہ کے دن صرف روزہ رکھنا اکثر علما کے
نزدیک مکروہ ہے قال محمد بن عباد سالت جابرا انھی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من صوم یوم الجمعة قال نعم ورب ھذہ البنیة
وفی الصحیحین قال صلی اللہ علیہ وسلم لا یصومن احدکم
یوم الجمعة الا یوما قبلہ او بعدہ اللفظ للبخاری ولمسلم لا تختصوا
یوم الجمعة بصیام من بین الایام الا ان یکون فی صوم یصوم
احدکم وعن جویریة بنت الحارث ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم دخل علیھا یوم الجمعة وھی صائمة فقال اصمت امس قالت
لا قال تریدین ان تصومی غدا قالت لا قال فافطری وقال
صلی اللہ علیہ وسلم لا تصوموا یوم الجمعة وحدہ قال یوم الجمعة

يوم عيد فلا تجعلوا يوم عيدكم يوم صيامكم الا ان تصوموا قبله او بعده یہ تینوں خاص ہے یعنی اجتماع کیواسطے مسنون اور وعظ اور نصیحت کے واسطے فصل بیان مین خطبہ کے جو جمعہ کے دن نبی صلعم پڑھتے جب خطبہ پڑھتے آواز بلند کرتے اتنی کہ انکھین آپکے سرخ ہوجاتین اور بہت خطبہ مین فرماتے بعثت انا والساعۃ کھاتین اور کلمہ کے انگلی اور بیچ کی انگلی کو جمع فرماتے اور بعد کہتے اما بعد فان خیر الحدیث کتاب اللہ وخیر الھدی ھدی محمد وشر الامور محدثاتھا وکل بدعۃ ضلالۃ وانا اولی بکل مؤمن من نفسہ من ترک مالا فلاھلہ ومن ترک دینا او ضیاعا فالی وعلی رواہ مسلم وفی لفظ لہ کانت خطبۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الجمعۃ یحمد اللہ ویثنی علیہ بما ھو اھلہ ثم یقول من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضلل فلا ھادی لہ وخیر الحدیث کتاب اللہ وشر الامور محدثاتھا وکل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار اور کبھی کہتے الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضلل فلا ھادی لہ واشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ ارسلہ بالحق بشیرا ونذیرا بین یدی الساعۃ من یطع اللہ ورسولہ فقد رشد ومن یعصھما فانہ لا یضر الا نفسہ ولن یضر اللہ شیئا اور سوق بہت بہتر پڑھتے قالت ام ھشام بنت الحارث ما حفظت ق الا من فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب بھا علی المنبر وحفظت من خطبہ من روایۃ علی بن زید بن عبد اللہ بن جدعان وفیھا

ضُعَفٌ يَا اَيُّهَا النَّاسُ تُوبُوا اِلَى اللّٰهِ قَبْلَ اَنْ تَمُوتُوا وَبَادِرُوا بِالْاَعْمَالِ
الصَّالِحَةِ وَصِلُوا الَّذِي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ بِكَثْرَةِ ذِكْرِكُمْ وَكَثْرَةِ
الصَّدَقَةِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ تُؤْجَرُوا وَتُحْمَدُوا وَتُرْزَقُوا وَتُعْلَمُوا
اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ فَرَضَ عَلَيْكُمُ الْجُمُعَةَ مَكْتُوبَةً فِي مَقَامِي
هٰذَا فِي شَهْرِي هٰذَا فِي عَامِي هٰذَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ وَجَدَ اِلَيْهَا
سَبِيلًا فَمَنْ تَرَكَهَا فِي حَيٰوتِي اَوْ بَعْدِي جُحُودًا بِهَا وَاسْتِخْفَافًا
بِهَا وَلَهُ اِمَامٌ جَائِرٌ عَادِلٌ فَلَا جَمَعَ اللّٰهُ شَمْلَهُ وَلَا بَارَكَ فِي اَمْرِهِ
اَلَا وَلَا صَلٰوةَ لَهُ اَلَا وَلَا صَوْمَ لَهُ اَلَا وَلَا زَكٰوةَ لَهُ اَلَا وَلَا حَجَّ لَهُ اَلَا
وَلَا بِرَّ لَهُ حَتّٰى يَتُوبَ فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ اَلَا وَلَا تَؤُمَّنَّ
اِمْرَاَةٌ رَجُلًا اَلَا وَلَا يَؤُمَّنَّ اَعْرَابِيٌّ مُهَاجِرًا اَلَا وَلَا يَؤُمَّ فَاجِرٌ
مُؤْمِنًا اِلَّا اَنْ يَقْهَرَهُ سُلْطَانٌ يَخَافُ سَيْفَهُ وَسَوْطَهُ اور خطبہ
چھوٹا پڑھتے اور نماز دراز کرتے اور فرماتے کہ نماز مین دیر کرنا اور خطبہ
چھوٹا پڑھنا آدمی کی عقل کے نشانی ہے اور خطبہ مین اسلام کے قاعدے بیان
کرتے اور دین کی مسئلہ باتین تعلیم کرتے اور اگر خطبہ کے درمیان کوئی حاجت
پیش آتی یا کوئی سایل سوال کرتا تو خطبہ کو موقوف کرتے اور حاجت روا
فرماتے اور سائل کو جواب دیتے اسکے بعد خطبہ کو تمام کرتے اور اگر کسی درویش
یا محتاج کو جماعت کے درمیان دیکھتے حاضر تو اوسکے واسطے حکم فرماتے دینے
کا اور لوگون کو ترغیب دینے پر کرتے اور جب خدا کا نام یاد کرتے کلمہ کی انگلی سے
اشارہ فرماتے اور جب جماعت سب حاضر ہوتی خطبہ کے واسطے باہر تشریف
لاتے تنہا اور کوئی خادم اور حاجب آگے نہوتا اور طیلسان اور طرحہ
اور سیاہ کپڑا اور اس قسم کے کپڑے پہننے کی عادت نہ تھی اور جب

مسجد مین آتے حاضرون پر سلام کہتے اور جب منبر پر آتے تو منھ لوگون کے
طرف کرتے اور دوسرے پر سلام کرتے بیٹھ جاتے اور بلال اذان شروع کرتے
جب اذان ہوچکتی اوٹھتے اور خطبہ پڑہتے اور کچھ دیر نکرتے خطبہ اور اذان کے
درمیان اور تلوار اور نیزہ ہاتھ مین نہ لیتے بلکہ تکیہ کمان یا عصا پر کرتے اور
یہ بھی منبر بننے سے پہلے کیا تھا لیکن منبر بننے کے بعد صحیح نہین ہوا کہ کسی چیز
پر تکیہ کیا ہو کمان یا عصا پر یا سوائے اسکے اور میان دو خطبون کے ایک لحظہ بیٹھنے
اور جب دوسرے خطبہ سے فراغت کرتے بلال اقامت کہتے خطبہ کے وقت لوگون
کو نزدیک ہونے کیواسطے فرماتے اور چپ رہنے کیواسطے حکم کرتے اور فرماتے
اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا قَالَ لِصَاحِبِهٖ اَنْصِتْ فَقَدْ لَغَا وَمَنْ لَغَا فَلَا جُمُعَةَ
لَهٗ وَكَانَ يَقُوْلُ مَنْ تَكَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَهُوَ كَمَثَلِ
الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا وَالَّذِيْ يَقُوْلُ لَهٗ اَنْصِتْ لَيْسَ لَهٗ جُمُعَةٌ رواہ احمد
ابن عباس اور فرمایا کہ يَحْضُرُ الْجُمُعَةَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ رَجُلٌ حَضَرَهَا يَلْغُوْ وَهُوَ حَظُّهٗ مِنْهَا
وَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِدُعَاءٍ فَهُوَ رَجُلٌ دَعَا اللّٰهَ اِنْ شَاءَ اَعْطَاهُ وَاِنْ شَاءَ
مَنَعَهٗ وَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِاِنْصَاتٍ وَسُكُوْتٍ وَلَمْ يَتَخَطَّ رَقَبَةَ مُسْلِمٍ
وَلَمْ يُؤْذِ اَحَدًا فَهِيَ لَهٗ كَفَّارَةٌ اِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِيْ تَلِيْهَا وَزِيَادَةُ ثَلٰثَةِ
اَيَّامٍ وَذٰلِكَ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ
اَمْثَالِهَا ذَكَرَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ اور جب بلال نے اذان کہہ چکتے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وسلم خطبہ شروع کرتے اور کوئی سنت پڑہنے کو نہ اوٹھتا اور بعضے علما
جو جمعہ کے سنت کے قایل ہوے ہین قیاس ظہر پر کرتے ہین اور ثابت کرنا
سنت کا قیاس سے جایز نہین ہے اور امام لوگ اور عالمون نے جو سنتون نماز کی کتابین
تصنیف کی ہین اور سنت نماز و نکو جمعہ کیا سنت مین نماز جمعہ سے پہلے کچھ روایت

نہین کیا اور لیکن بعد جمعہ کے جب مکانین پھر آتے چار رکعت نماز ادا کرتے اور
اگر مسجد مین پڑہتے دو رکعت پڑہتے اور فرماتے مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا
بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا اَرْبَعًا **فصل نماز عید کے**
بیان مین عادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ تہی کہ عید کی نماز کو عیدگاہ
مین پڑہتے وہ ایک مقام ہے مدینہ کے باہر اور ایک عید ہوئی تہی مدینہ مین اور مسجد
مین پڑہی گئی تہی اور عید کے دن کپڑا اچہا پہنتے اور ایک حلہ تہا بہتر
نفیس عیدین مین اور جمعہ مین اوسکو پہنتے اور کبہی چادر خط دار سبز یا سرخ پہنتے
اور باہر نکلنے سے پہلے عیدگاہ مین عید الفطر کے دن چند خرما سے افطار کرتے
اور گنتی اسکی طاق ہوتی اور عید الضحی مین کہانا نہ کہاتے جبتک پہر نہ آتے نماز سے
اور عید کیواسطے تحمل کرتے اور اس باب مین دو حدیثین آئی ہین اور دونو ضعف سے
خالی نہین ہین لیکن ابن عمر سے صحیح ہوا ہے کہ عید کیواسطے غسل کرے
اور بہت مبالغہ کرنا اونکا سنت کی متابعت مین اس باب کو چاہتا ہے کہ حدیث
اس باب مین صحیح ہے اور عیدگاہ مین پیادہ جاتے اور چہوٹے نیزہ کو اونکی منہ کے سامنے
لئے چلتے اور جب عیدگاہ مین پہونچتے اسکو اپنے موندہ کے سامنے عیدگاہ مین گاڑتے
اسواسطے کہ اسوقت مین مصلے ایک میدان تہا اور دیوار اور محراب نہ تہا اور نماز
عید الفطر مین دیر کرتے اور نماز عید الضحی جلدی ادا کرتے اور عبد اللہ بن عمر کی
پیروی مین سنت کی کوئی نکتہ بیکار نہین چہوڑتے آفتاب نکلنے کے بعد گہر سے عیدگاہ
کی طرف چلتے اور تمام راہ مین تکبیر کہتے برابر شور سے اور پیغمبر خدا عیدگاہ مین پہونچتے
ہی اول نماز شروع کرتے نہ اذان ہوتی نہ اقامت اور نہ الصلوٰۃ جامعۃ
پکارا جاتا اور سنت یہہ ہے کہ انہین سے کچہہ نکرے پہلی رکعت مین سات تکبیر کہتے ایک
کے بعد ایک اور دو رکعت کے درمیان تہوڑی دیر چپ رہتے کوئی تسبیح اور ذکر معین دونون

دونون تکبیرون کے درمیان روایت نہین ہے اور رکعت پہلی مین سورہ ق والقرآن
المجید پڑہتے اور دوسری مین اقترب الساعۃ اور کبھی مختصر سبح اسم ربک الاعلی اور ہل اتیک
حدیث الغاشیہ پڑہا اور اسکے سوا کچھ صحیح نہین اور جب دوسری سجدہ سے سر اوٹھاتے
تکبیر شروع کرتے اور پانچ تکبیر ایک کے پیچھے دوسری کہتے اور اسوقت قرات شروع
کرتے اور بعضی حدیثون مین ہے والی بین القراتین فکبر اولا ثم قرء
ورکع فلما قام فی الثانیہ قرء وجعل التکبیر بعد القراءۃ لیکن یہ حدیث
صحیح نہین ہے اس سبب سے کہ محمد بن معاویہ جو راوی اس حدیث کا ہے مجروح ہے سب
عالمون کے نزدیک حدیث کے اور عمر کے بیٹے عوف کے پوتے نقل کرتے ہین کہ رسول اللہ نے
تکبیر کہی عیدین مین پہلی رکعتین قرات کے پہلے سات اور آخر مین سات پہلی قرات کی اور
ترمذی نے بخاری سے پوچھا کہ اس حدیث مین کیا کہتے ہو کہا لیس فی الباب بشیء
اصح من ھذا وبہ اقول اور جب نماز سے فراغت کرتے اوٹھتے اور کہڑے ہوکر خطبہ
پڑہتے منبر نہ تھا لیکن بعضی حدیث مین آیا ہے فنزل نبی اللہ مقر کوئی دکان یا ٹیلا
یا مکان اونچا تھا کہ منبر کی جگہ ہوتا تھا اور بعضی حدیثون مین علی راحلتہ آیا ہے
یعنے کجاوے پر وفی الصحیحین عن جابر رض شہدت مع رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم الصلوۃ یوم العید فبدء بالصلوۃ قبل الخطبۃ
بلا اذان واقامۃ ثم قام متوکئا علی بلال فامر بتقوی اللہ وحث
علی طاعتہ ووعظ الناس وذکرھم ثم مضی حتی اتی النساء
فوعظھن وذکرھن وفی لفظ یقول تصدقوا فاکثر من یتصدق
النساء بالقرط والخاتم والشیء فان کان لہ حاجۃ ان یبعث بعثا
یذکر لھم والا انصرف اور سب خطبے شروع اللہ کے حمد سے کرتے اور
کسی حدیث مین نہین آیا کہ خطبہ عید کا تکبیر سے شروع کرتے ہون سنن مین ابن ماجہ کے

اسقدر مروی ہے کہ عَنْ سَعْدٍ مُؤَذِّنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صلعم كَانَ يُكَبِّرُ التَّكْبِيْرَ بَيْنَ اَضْعَافِ الْخُطْبَةِ وَفِيْ لَفْظٍ يُكَبِّرُ التَّكْبِيْرَ فِيْ خُطْبَةِ الْعِيْدَيْنِ اور یہہ دلالت نہین کرتا ہے اسبات پر کہ شروع تکبیر سے کرتے ہون اور جس راہ سے عیدگاہ کو جاتے اسے راہ سے نہ پھرتے اور اسمین سیر کہتے ہین یہہ تھا کہ دو راہون کے لوگون کو سلام کرین یا برکت انکی دونون راہونکو شامل ہو یا دونو راہونکی حاجت والون کی حاجت کو روا کرین یا اظہار اسلام کے شعایر کا دونو راہونمین حاصل ہو یا کفار اور منافق عزت اسلام کی اور دین کا نشان اونچا دیکھکر جلین یا اسواسطے کہ کوچی اور جگہ بہت گواہ انکی بندگی پر ہون یا یہہ سب فایدی ہون اور دوسرے اسرار ہون کہ جسمین عقل بہت خلق کی دخل نہین کر سکتی واللہ اعلم **فصل نماز استسقا کی بیان مین** عادت حضرت پیغمبر خدا کی مدینہ مانگتے وقت چھ طرح ثابت ہوئی ہے پہلے یہہ کہ جمعہ کے دن خطبہ کے اندر طلب کیا اور فرمایا اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا دوسری یہہ کہ وعدہ کیا صحابہ سے ایکدن معین کیواسطے کہ عیدگاہ مین نکلین اور اس دن باہر آئے آفتاب نکلنے کے بعد سنت اور عاجزی کے ساتھ اور جب عیدگاہ مین پہونچی منبر پر چڑہے اور خطبہ پڑہا اور اتنا اس خطبہ مین سے راویون کو یاد ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ تَفْعَلُ مَا تُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَلْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَبَلَاغًا اِلٰى حِيْنٍ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ وَاَخَذَ فِي التَّضَرُّعِ وَالْاِبْتِهَالِ وَالدُّعَاءِ وَبَالَغَ فِي الرَّفْعِ حَتّٰى بَدَا اِبْطَاهُ بِهِ پھر موڑھکیا قبلہ کی طرف اور پیٹھہ لوگون کی طرف اور چادر مبارک کو الٹ کر اوڑہا اسطرح کہ داہنی طرف کو بائین اور بائین کو داہنی اور اندر کو باہر اور باہر کو اندر اور چادر

سیاہ ہی ۵۲ اور اسیطرح قبلہ کیطرف منہ کئی ہوئی دعا کی اور اتری اور نماز شروع کی اور دو رکعت پڑہی بے اذان اور اقامت کے اور دو رکعت مین جہر کیا اور پہلی رکعت مین سورہ فاتحہ کے بعد سبح اسم ربک الاعلی اور دوسری رکعت مین ہل اتیک حدیث الغاشیہ ۵۳ تیسری طرح منبر پر مدینہ کی مسجد مین باران طلب کیا سوا ے روز جمعہ کے اور استسقا مین نماز پڑہنی کی روایت نہین ہے صرف خطبہ اور دعا منقول ہے چوتھی مسجد مین مدینہ کی باران طلب کیا بیٹہے ہوئے نہ قیام کیا اور نہ منبر چڑہے اور اس نکی دعا مین اتنا ہی ہے اللھم ۵۴ اسقنا غیثا مریعا طبقا کثیرا عاجلا غیر رائث نافعا غیر ضار پانچوین مدینہ مین ایک مکان ہے مسجد سے آنحضرت کے باہر زوراء کے نزدیک اسکو احجار الزیت کہتے ہین مسجد کے ایک دروازے کے نزدیک اسکو باب السلام کہتے ہین اسمقام مین آکر استسقا کیا ایسی جگہ اگر کوئی مسجد سے نکلے باب السلام کیطرف سے تو یہ مقام داہنے ہاتھ کیطرف پڑے اور اگر کوئی ہاتھ سے تہر ہنیکے تو اسمقام تک پہونچے اسواسطے اسکو احجار الزیت کہتے ہین اور وجہ یہ ہے کہ کسی لڑائی مین تھے اور مشرکون کی فوج نے پہلے یہونچکے کوئین پر دخل کر لیا اور مسلمان لوگ بے آب ہو گئے پیاس نے سب پر غلبہ کیا آنحضرت کے حضور مین یہ حال اگر عرض کیا منافقون نے کہا اگر محمد پیغمبر ہوتا تو اپنی قوم کے واسطے مینہ طلب کرتا جیسا کہ موسی نے اپنی قوم کے واسطے پانی طلب کیا تہا یہ خبر پیغمبر خدا کو پہونچی فرمایا کہ اسیطرح کی بات کہتی ہین نا امید مت ہو شاید حق جلشانہ تمکو بہی پانی دے اسوقت دست مبارک کو اپنے اوٹہایا اور دعا کی اسیوقت ابر پیدا ہوا اندہیرا ہو گیا اور خوب مینہ برسا بڑے بڑے میدان سیلاب سے بہر گئے اور دعا جو کی اوسوقت اوسمین سے یہ چند باتین یاد ہین ۵۵ اللھم اسق عبادک وبہائمک وانشر رحمتک واحی بلدک المیت اللھم اسقنا غیثا مغیثا مریعا نافعا غیر ضار عاجلا غیر رائث اور جب بار ان طلب کیا

قبول ہوا اور مینہ برسنے لگا اور ایکبار دعا استسقا کرتے تھے ابولبابہ جو ایک صحابیوں
میں سے تھے اوٹھ کھڑے ہوئے اور کہا یا رسول اللہ خرما مدینہ سے خراب ہوگا فرمایا
اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا حَتّٰی یَقُوْمَ اَبُوْلُبَابَۃَ عُرْیَانًا فَیَسُدُّ ثَعْلَبَ مِرْبَدِہٖ بِاِزَارِہٖ فَاَمْطَرَ
فَاجْتَمَعُوْا اِلٰی اَبِیْ لُبَابَۃَ فَقَالُوْا اِنَّھَا لَنْ تُقْلِعَ حَتّٰی تَقُوْمَ عُرْیَانًا فَنَسُدَّ ثَعْلَبَ
مِرْبَدِکَ بِاِزَارِکَ کَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَفَعَلَ
فَاسْتَھَلَّتِ السَّمَاءُ اور جب مینہ بہت ہوتا تو لوگ حضرت سے مینہ کھلنے کی
درخواست کرتے تو کھلنے کیواسطے یہ دعا کرتے اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا اَللّٰھُمَّ
عَلَی الْاٰکَامِ وَالظِّرَابِ وَالْجِبَالِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِیَۃِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ جب مینہ برسنے
لگتا کپڑا کمکو تہوڑے بدن سے جدا کرے کہ اسپر مینہ پڑے فرماتے لانہ حدیث عہد
ربہ اور سیلاب وادی عقیق میں اور اوسکے سوا میں جاری ہوتا فرماتی اَخْرِجُوْنَا
اِلٰی ھٰذَا الَّذِیْ جَعَلَ اللّٰہُ ظُھُوْرًا قَدْ ظَھَرَ مِنْہُ وَحَمِدَ اللّٰہَ عَلَیْہِ اور جب ہوا
اور بدلی دیکھتے کہ برسٹ انکی ہو بخوبی ظاہر ہوتی اور بڑھتے اور جب مینہ برسنے لگتا خوش
ہوتے اور وہ کہ برسٹ جاتی رہتی اور بعضی عامیں استسقا کی ثابت ہوا فرمایا اَللّٰھُمَّ
اسْقِنَا غَیْثًا مُغِیْثًا ھَنِیْئًا مَرِیْئًا رَبِیْعًا عَدَقًا مُجَلِّلًا عَامًا طَبَقًا سَحًّا
دَائِمًا اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا الْعِتَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنَّ
بِالْعِبَادِ وَالْبِلَادِ وَالْبَھَائِمِ وَالْخَلْقِ مِنَ الْاَذْوَاءِ وَالْفَشْلِ وَالْکَلَالِ مَا نَشْکُوْہُ
اِلَّا اِلَیْکَ اَللّٰھُمَّ اَنْبِتْ لَنَا الزَّرْعَ وَاَدِرْ لَنَا الضَّرْعَ وَاسْقِنَا مِنْ بَرَکَاتِ
السَّمَاءِ وَاَنْبِتْ لَنَا مِنْ بَرَکَاتِ الْاَرْضِ اَللّٰھُمَّ اکْشِفْ عَنَّا الْجَھْدَ وَالْجُوْعَ
وَالْعُرْیَ وَاکْشِفْ عَنَّا الْبَلَاءَ مَا لَا یَکْشِفُہٗ غَیْرُکَ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَغْفِرُکَ
اِنَّکَ کُنْتَ غَفَّارًا فَاَرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَیْنَا مِدْرَارًا اور جب آنحضرت دعا استسقا
کرتے دست مبارک کو آسمان کیطرف اوٹھاتے اور فرماتے دعا کی قبولیت کو طلب

کرو چند محل مین ایک دشمن سے ملاقات کیوقت اور برابر کا فوج کے ٹھہرنے ہونیکے وقت
جہاد مین دوسری اقامت کے وقت نماز کی تیسری مینہ برسنے کیوقت اور یہی فرماتے
تُفْتَحُ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَيُسْتَجَابُ الدُّعَاءُ فِي اَرْبَعَةِ مَوَاطِنَ عِنْدَ الصَّفِّ
وَعِنْدَ نُزُوْلِ الْغَيْثِ وَعِنْدَ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ وَعِنْدَ رُؤْيَةِ
الْكَعْبَةِ **فصل سفر کی عبادت مین** سفر پیغمبر خدا کا چار قسم سے
خالی نہین تھا یا سفر حجرت کا تھا مکہ سے مدینہ کو یا سفر عمرہ کا تھا یا سفر حج کا یا سفر جہاد
اور یہہ سفر اکثر تھا جب سفر پیش آتا قرعہ ڈالتے بی بیون کے درمیان مین جو قرعہ مین آتیں
اونہین اپنے ساتھ سفر مین لیجاتی لیکن سفر حج مین سب بی بیون کو ساتھ لیجاتے
اور سفر اول روز مین کرتی اور دوست رکھتے جمعرات کی سفر کو اور دعا فرماتے کہ امت کو
میری برکت بخش صبحکو جمعرات کے اور جب لشکر جہاد مین بھیجتے اول وقت روانہ کرتے اور
سب سفر کرنیوالیکو حکم فرماتے کہ جب تین آدمی ہو تو ایک کو امیر اور سردار اپنا کرو اور اکیلے
سفر کرنیسے منع فرماتے اور فرماتے اَلرَّاكِبُ شَيْطَانٌ وَالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ
وَالثَّلٰثَةُ رَكْبٌ اور جب سفر کو حرکت کرتے یہ دعا پڑہتے اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ وَ
بِكَ اعْتَصَمْتُ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ اَهَمَّنِيْ وَمَا لَا اَهُمُّ لَهُ اَللّٰهُمَّ زَوِّدْنِي
التَّقْوٰى وَاغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَوَجِّهْنِي لِلْخَيْرِ اَيْنَمَا تَوَجَّهْتُ اور پاون کو رکاب
مین رکھتے فرماتے بسم اللہ جب پیٹھہ پر اونٹ کی بیٹھتے فرماتے سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ
لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اور کہتے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ ظَلَمْتُ
نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ
فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ
عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ

فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ
وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَسُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ اور جب سفر
سے پھرتے یہی دعا پڑھتے اور آخر میں یہ کلمے زیادہ کرتے آئِبُونَ تَائِبُونَ لِرَبِّنَا
حَامِدُونَ اور جب راہ میں اونچی مقام پر چڑھتے بہ صحابہ بہ تکبیر کہتے اور نشیب
سے جو نیچی اور ترائی تسبیح کہتے اور جب کسی گاؤں یا شہر میں تشریف لاتی اور چاہتے کہ اس
جگہ میں داخل ہوں یہ دعا پڑھتے اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَمَا أَظْلَلْنَ
وَرَبَّ الْأَرَضِينَ السَّبْعِ وَمَا أَقْلَلْنَ وَرَبَّ الشَّيَاطِينِ وَمَا أَضْلَلْنَ وَرَبَّ
الرِّيَاحِ وَمَا ذَرَيْنَ فَإِنَّا نَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرَ أَهْلِهَا
وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ أَهْلِهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا اور کبھی کہتے اَللّٰهُمَّ
إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ وَخَيْرِ مَا جَمَعَتْ فِيهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا
وَشَرِّ مَا جَمَعَتْ فِيهَا اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاهَا وَأَعِذْنَا مِنْ وَبَائِهَا وَحَبِّبْنَا
إِلَى أَهْلِهَا وَحَبِّبْ صَالِحِي أَهْلِهَا إِلَيْنَا اور سب سفروں میں نماز چارگانہ کو
قصر فرماتی اور ثابت نہیں ہوا کہ کسی وقت نماز چارگانہ کو سفر میں پوری ادا کرتے
اور ام المومنین عائشہ کی زبانی جو منقول ہے کہ نبی ﷺ قصر کرتے تھے سفر میں اور پوری
پڑھتے اور افطار بھی کرتے تھے اور روزہ بھی رکھتے تھے صحت کو پہونچتی اور عادت
نبی ﷺ کی یہ تھی کہ سفر میں نماز فرض پر اکتفا کرتے اور یاد نہیں ہے کہ سفر میں نماز سنت
پڑھی ہو پہلے فرض کے یا بعد فرض کے مگر دو رکعت سنت صبح کی اور نماز وتر کہ سفر اور
حضر میں ان دونوں کو ترک نہ کرتے اور نماز تہجد پڑھتے اونٹ کی پیٹھ پر عَنِ ابْنِ
عُمَرَ رض قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي السَّفَرِ عَلَى
رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ يُومِي إِيمَاءً صَلٰوةَ اللَّيْلِ إِلَّا الْفَرَائِضَ وَ
يُوتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ اور یہ ثابت ہے کہ پیغمبر ﷺ جب نماز کو قصر کرتے راستہ کی نماز

ف سفر میں جب ٹیلی پر چڑھتے تکبیر کہتے اور اترتے تو تسبیح
ف سفر میں نماز چارگانہ کو قصر کرتے ف یاد نہیں ہے کہ سفر میں فرائض سے پہلے یا پیچھے سنتیں پڑھے ہوں

نہ چھوڑتے لیکن گروہ سے صحابہ کے ثابت ہوا کہ سفر میں نماز سنت کو ادا کرتے تھے کان صحاب
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسَافِرُوْنَ فَیَتَطَوَّعُوْنَ قَبْلَ الْمَکْتُوْبَۃِ
وَبَعْدَھَا لیکن ابن عمر سنت نہ پڑھتے مگر رات کی نماز کو ترک نکرتے جسطرح عادت پیغمبر
خدا کی تھی لیکن اگر کوئی پڑھیگا تو روا ہے اور نفل مطلق ہوگی نہ سنت اور معمول اور براء
ابن عازب سے نقل ہے سافرت مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَمَانِیَ عَشَرَ اَسْفَرًا
فَلَمْ اَرَہُ تَرَکَ رَکْعَتَیْنِ بَعْدَ زَیْغِ الشَّمْسِ قَبْلَ الظُّھْرِ قَالَ التِّرْمِذِیُّ
ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَسَاَلْتُ عَنْہُ مُحَمَّدًا فَلَمْ یَعْرِفْہُ اِلَّا عَنْ حَدِیْثِ
اللَّیْثِ بْنِ سَعْدٍ وَرَاٰہُ حَسَنًا اور عادت آنحضرت کی سفر میں یہ تھی کہ نماز
سنت کو اونٹ کی پیٹھ پر پڑھتے جسطرف جاتا اگرچہ قبلہ کیطرف نہ ہو اور رکوع اور
سجود میں اشارہ کرتے اور سند میں امام احمد اور سنن میں ہے داؤد ثابت ہے کہ پہلی تکبیر میں
منہ قبلہ کیطرف کرتی اور باقی نماز منتظر کہ سفر کیجانب تھی اور اونٹ جاتا پڑھتے اور
ایک حدیث میں جسکی سند مضبوط ہے ترمذی نے روایت کیا کہ بسبب باران کے ایکبار اونٹ
کی پیٹھ پر نماز فرض پڑھی اور سب صحابہ نے سوا واقد کی اور لفظ حدیث کا یہ ہے
اَنْتَھَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی مَضِیْقٍ ھُوَ وَاَصْحَابُہٗ وَھُوَ عَلٰی
رَاحِلَتِہٖ وَالسَّمَاءُ مِنْ فَوْقِھِمْ وَالْبَلَّۃُ مِنْ اَسْفَلَ مِنْھُمْ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ
فَاَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَاَذَّنَ وَاَقَامَ ثُمَّ تَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
عَلٰی رَاحِلَتِہٖ فَصَلّٰی بِھِمْ یُوْمِیْ اِیْمَاءً اَجْعَلُ السُّجُوْدَ اَخْفَضَ مِنَ
الرُّکُوْعِ اور عادت آنحضرت کی تھی کہ جب کوچ دوپہر سے پہلے ہوتا ظہر کی نماز کو تاخیر
کرتے عصر کیوقت تک اور جب اترتے جمع کرتے ظہر اور عصر کے درمیان اور اگر کوچ سے
پہلے ظہر کا وقت آجاتا نماز پڑھتے تب سوار ہوتے مغرب اور عشا میں بھی اسیطرح کرتے
یعنی اگر مغرب کے وقت راہ میں ہوتے تاخیر کرتے مغرب کی نماز میں عشا کیوقت ساتھ

پڑھتے اور کبھی وقت ظہر کا کوچ سے پہلے آٹھ ظہر عصر کے ساتھ جمع کرتے اور دونون کو پڑھ
لیتے تب سوار ہوتے اور مغرب اور عشا مین اسیطرح کرتے لیکن جمع کر کے نا سفر مین ہمیشہ کی عادت
نہ تھی بلکہ جب جلدی چلنا ہوتا تو جمع کرتے لیکن جمع اترنے اور ٹھیرنے کی حالت مین نہین ہے
نہین ہے اور قصر اور جمع کیواسطے کوئی حد نہین فرمائی کہ اتنی دور مین کرو اور اتنی مین نہ کرو اور اس بات
مین کوئی صحیح روایت نہین بلکہ بمطلق سفر مین رخصت فرمائی ہے اور اسیطرح
تیمم مین سفر کی حد روایت نہین **فصل عادت مین آنحضرت کے**
قرآن پڑھنے مین اور سننے مین اسکے اور کمال عاجزی اور ذلت
اور رونے مین پڑھنے کیوقت ہر روز اندازہ معین تھا اتنا تلاوت کرتے تھے اور اسکو ہرگز
ترک نکرتے مگر ضرورت کی حالتمین اور اسکو آداب تمام کے ساتھ پڑھتے صاف صاف
حرف حرف جدا جدا یعنی لپیٹ کر نہ پڑھتے اور آخر آیتون پر وقف کرتے اور مدکے
حرفونکو کھینچتے جیسے الرحمن الرحیم ہر ایک مد کو پورا کھینچتے اور قرات سے پہلے اعوذ باللہ من
الشیطان الرجیم اور بعض وقت اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
مِنْ ھَمْزِہٖ وَنَفْخِہٖ وَنَفْثِہٖ کہتے اور پسند آتا کہ قرآن کو دوسرے سے سنین عبد اللہ
بن مسعود کو فرمایا کہ قرآن ہمارے سامنے پڑھ وہ پڑھنے لگے اور پیغمبر خدا عاجزی اور ذلت
سے سنتے رہے اور رونے اور آنسو آنکھون سے جاری ہوئے اور قرآن کو سب حالتون مین پاک
یعنے کپڑے اور بیٹھنے اور سونے اور باوضو اور بیوضو سوا ناپاکی کے قرآن کی تلاوت
کو کوئی چیز مانع نہ ہوتی اور بعض وقت قرآن کو خوش الحانی سے پڑھتے اور
اسمین تجوید کرتے جیسے حفاظ خوش آواز پڑھتے ہین اور فتح مکہ کے دن سورۂ فتح کو
اسیطرح پڑھا اور فرماتے کہ درست کرو قرات کو قرآن کی آواز خوش سے اور فرمایا
کہ جو خوش آوازی قرآن مین نکرے وہ ہمسے نہین لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَتَغَنَّ
بِالْقُرْاٰنِ حدیث کرا دی ہے پوچھا کیسے اگر کوئی خوش آواز نہو اوسنے کہا تغنا قلت

رکھتا ہو قرآن کو اتنا خوش الحانی سے پڑھے جاتا چاہیے کہ غنا اور طرب کے قسم سے ہے
اگر قسم تو طبیعت کے تقاضا سے ہے تو بے تکلف طبیعت اسکو تقاضا کرتی ہی سیکھنے اور سکھانے
کی حاجت نہین ہے بلکہ اگر کسی شخص کو طبیعت پر چھوڑ دو تو بھی وہ خوش الحانی اس سے
صادر ہوگی یہ باتفاق جایز ہے اگر طبیعت زیادہ خوش الحانی اور آراستہ کرنیکو چاہے
جیسا کہ ابو موسیٰ نے کہا آنحضرت سے لو علمت انک تسمع لحبیر تہ لک تحبیرا یعنے اگر
جانتا مین کہ تم سنوگے قرأت میری تو بنا کر پڑھتا مین اچھی طرح دوسرے طرح یہ کہ بی تکلف حاصل
ہو بلکہ تعلیم اور تکلف کے حاجت پڑی جیسے گانیوالی ہین کہ قسم قسم کے لحن نکالتے ہین اور
بے تکلف درست کرتے ہین اور سیکھتے ہین اس قسم کو اگلی لوگون نے مکروہ رکھا ہے اور
اسطرح پڑھنے کو منع کیا ہے **فصل عادت مین نبی صلعم کے بیمار**
پرسی مین جو بیمارون مین سے انکے بیمار ہوتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیادت
فرماتی اور جب آتے تو نزدیک بیمار کے آتے اور سر کے آگے بیمار کے بیٹھتے اور اوسکا حال
پوچھتے اور فرماتی کیف تجدک یعنے جی کیسا ہے اور بہت پوچھتے تو کیا چاہتا ہے اور
تیرا جی کیا کہا نیکو چاہتا ہے اگر کوئی چیز مانگتا اور ضرر نہوتی تو دینے کو فرماتی اور داہنا
ہاتھ کو بیمار کی بدن پر پھیرتے اور یہ دعا پڑھتے اللھم رب الناس اذھب الباس
واشف انت الشافی لا شفاء الا شفاؤک شفاء لا یغادر سقما اور یہ
روایت مین ہے اذھب الباس رب الناس بیدک الشفاء لا کاشف
لہ الا انت اور بیمار کیواسطے تین بار دعا کرتے جب سعد بن ابی وقاص کے بیمار پرسے
گئی تو فرمایا اللھم اشف سعدا اللھم اشف سعدا اللھم اشف سعدا
اور جب کسی بیمار کی آس جاتے فرماتی لا باس طھور ان شاء اللہ اور کبھی فرماتی کفارۃ
وطھور ان شاء اللہ اور اگر کسیکو زخم پہونچتا اور گہایل ہوتا اسکو پہونک دیتے
اسطرح فسون پڑھکے کہ کلمہ کی انگلی کو اپنی خاک پر رکھتے اسکے بعد ہلا لیتے اور فرماتے بسم اللہ

تربۃ ارضنا بریقۃ بعضنا یشفی سقیمنا باذن ربنا عائشہ رضہ نے کہا عادت
شریف آنحضرت کی یہ تھی کہ جب بیمہوئی پر تشریف لیجاتی دونو ہاتھ اکٹھی کرتے اور
منہ کی آگے لیجاتے اور اوسمین پھونکتی اور سورہ اخلاص اور معوذتین پڑہتے اور دونون
ہاتھ مبارک کو بدن مین اپنی ملتی جہانتک ہاتھ پھونچتا اسطرح تین بار کرتے جب بیمار ہوتے
فرمایا ہمکو جسنے جسطرح کیا اور ہاتھ کو اونکی ہم کرتے اور بدن پر انکی ملتے اور ایک روایت
مین ہے کہ پیغمبر خدا آپ پھونکتی تھے اور آپ قرآن پڑہتے اور عایشہ ہاتھ مبارک کو اونکے
بدن پر ملتین اسواسطے کہ نہایت ضعف اور درد مانع تھا ہلانے سے دونون ہاتھون کے
اور عیادت کیواسطے کوئی دن معین نہ تھا بلکہ سب وقت راتدن مین عیادت فرماتے
اور جب کوئی بہائی مسلمان کی عیادت کرتا ہے باغ مین بہشت کی چنتا ہی متبک کہ
بیمار کے پاس بیٹہا رہے اور جب بیٹہتا ہے رحمت اسپر اترتی ہے یہانتک کہ رحمت مین غرق
ہوجاتا ہے اور جب صبح ہوتی ہے ستر ہزار فرشتہ درود بہیجتے ہین رات تک اور اگر رات
کا وقت ہوتا ہے تو ستر ہزار فرشتی اسپر صبح تک درود بہیجتے ہین اور آنکہون کے درد
مین بہی عیادت کرتے ایک جوان یہود مین سے کہ خدمت پیغمبر کی کرتا تہا بیمار ہوا اسکے
عیادت فرمائی اور جب ابو طالب چچا انکا بیمار ہوا باوجودیکہ مشرک تہا اسکی عیادت
فرمائی اور دونو پر دعوت اسلام کی ابو طالب نے قبول نکی اور وہ جوان
یہودی مسلمان ہوا **فصل عادت مین نبی کے احوال مین مردی**
کے اور ادائے حقوق مین اوسکے عادت آنحضرت کی تہے
بہت احسان کرنا مردی کے ساتھ اور معاملہ کرنا اوسکے ساتھ جو قبر
مین اور قیامت مین اوسکے واسطے نافع ہوا اور احسان کرنا اسکی برادری اور
گہر والون کے ساتھ اور اسکے جو باقی زندہ ہین انکو بندگی کی راہ تعلیم کرنا میت کے
ساتھ معاملہ کرنے مین اول احسان میت کے ساتھ کرتے اور اسباب اور سامان

اسکا آخرت کی طرف اپہی طرح سے فرماتے اور پیغمبر خدا اور سب صحابہ صف باندہتے اور آپ
کیواسطے استغفار کرتے اور حضرت عزشانہ سے رحمت اور بخشش طلب کرتے اور بعد کے
ساتھ ہوکر اسکو قبرگاہ مین پہنچا دیتے اور آپ سب صحابہ کے ساتھ قبر پر اسکی کہڑے رہتے
اور اسکو دعا کرتے اور اسکا ثابت رہنا سوال و جواب مین چاہتے اور بہت لاچاری کے
وقت مین اسکو آلہ سے چاہتے اور ہمیشہ قبر پر اسکے شفقت فرماتے اور سلام و دعا کرموجب
رحمت اور نزول رحمت اور مغفرت کا تہا مخصص کرتے اور موت سے پہلے بیماری کی حالت
مین عیادت کرتے اور آخرت کو یاد دلاتے اور وصیت اور توبہ کی ترغیب فرماتے
اور حاضر ذکو حکم کرتے کہ مریض کو موت کے وقت تلقین کلمہ شہادت کی کرتے تا آخر
کلام اسکا کلمہ توحید ہو اور جاہلون کی رسم اور عادت سے جو یقین آخرت کا نہین رکہتے
منع اور زجر فرماتے اور منہ پر اپنے طمانچہ مارنے اور گریبان چاک کرنے اور سر کے بال
تراشنے سے اور مثل اسکے منع اور زجر شدید فرماتے اور شکر کرتے اور قضا پر راضی رہتے
اور انا للہ وانا الیہ راجعون کہنے کا حکم فرماتے اور آنسو گرانی اور دل سے غم کرنیکو منع
(اللہ کے لئے ہین اور اسکی طرف پھر جانیوالے ہین)
نہ فرماتے باوجود اس بات کے سب سے زیادہ خلق مین راضی قضا پر حق کے آنحضرت تہے اور
سب سے زیادہ شاکر اور صابر ہر مخلوق سے وفات مین حضرت ابراہیم کی جو آنکی بیٹے
تہے دو برس کے روئے اور فرمایا تدمع العین ویحزن القلب ولا نقول الا ما یرضی
الرب وانا بفراقک یا ابراہیم لمحزونون اور کمال علے الاطلاق حق مین آنحضرت
کے یہ ہے کہ ہر چیز کو حق اسکا دے اور عادت بنی کی یہ تہی کہ اسباب درست
کرنیمین میت کے اور نہلانی اور دفن کرنیمین اسکے جلدی کرتے اور سفید کپڑون
مین کفن دیتے اور ایک مدت عادت صحابہ کے یہ تہی کہ جب کوئی شخص مرنے لگتا
آنحضرت کو بلاتے آنحضرت تشریف لاتے آنحضرت کے سامنے دم نکلتا اور وہ تجہیز و
تکفین کرتے اور نماز پڑہتے اور جنازہ کے ساتھ قبر تک جاتے اور جب صحابہ نے دیکہا کہ آنحضرت

محنت بہت ہے اسپر اختصار کیا کہ جب کوئی شخص مرجاتا خبر کرتے تجہیز اور تکفین اور
نماز اور دفن مین حاضر ہوتے جب پھر دیکھا کہ یہ بھی محنت سے خالی نہین ہے میت کی
تجہیز کرتے اور آنحضرت کی پاس لے آتے اسواسطے کہ اسپر نماز پڑہین اور نماز کبھی باہر مسجد
کے اور کبھی اندر مسجد کے پڑہتے دونوطرح جایز ہے اور حدیث ابوہریرہ رضی
کہ پیغمبر نے فرمایا مَنْ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَۃٍ فِی الْمَسْجِدِ فَلَا شَیْءَ لَہٗ یہ حدیث غلط
ہے ٹھیک یہہ ہے کہ خطیب بغدادی نے روایت کیا اور کہا کہ اصل مین فَلَا شَیْءَ
عَلَیْہِ اور بعضی حدیث کے امام کہتے ہین یہہ ضعیف ہے کہ راویون مین اسکے
سہیل تو ہے اور ابوبکر اور عمر نے مسجد مین نماز پڑہی گئی روبرو سب مہاجر اور
انصار کی اور کسی سے انکار صاف نہین ہوا اور فرمائی کہ میت کو تین بار یا پانچ بار سمجھہ کے
سوائی مغسلہ دینے والیکے دہوین اور پچھلے بار دہونمین کافور ملالین اور شہید
کو غسل نہ دین اور ہتیار اور کپڑے جنگ کے اوس سے دور کرین اور جو کپڑا پہنے ہے
اوسی مین دفن کرین اور جو احرام باندہے ہے اوسکو احرام ہی کے کپڑے مین دفن کرین
اور خوشبو نہ لگاوین اور اگر کفن چھوٹا ہو تو سر چھپاوین اور پاؤن پہ تہوڑی گہاس
رکہین اور عادت نبی کی یہہ تہی کہ جب میت کو لوگ لے آتے تو حضرت پوچہتے کہ
اسپر قرض ہے یا نہین اگر قرض نہ ہوتا تو اسپر نماز پڑہتے اور اگر ہوتا تو فرماتے صحابہ
کو کہ اسپر نماز پڑہین اور جب نماز شروع کرتے تکبیر کے بعد اول سورہ فاتحہ پڑہتے
اور نماز جنازہ کی دعا آنحضرت سے اسطرح یاد کی گئی ہے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ
وَعَافِہٖ وَاعْفُ عَنْہُ وَاَکْرِمْ نُزُلَہٗ وَوَسِّعْ مَدْخَلَہٗ وَاغْسِلْہُ
بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّہٖ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ
الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْہُ دَارًا خَیْرًا مِنْ دَارِہٖ وَاَھْلًا خَیْرًا
مِنْ اَھْلِہٖ وَزَوْجًا خَیْرًا مِنْ زَوْجِہٖ وَاَدْخِلْہُ الْجَنَّۃَ وَاَعِذْہُ

مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ اور کبھی کہتے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا
وَمَیِّتِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا وَشَاھِدِنَا وَ
غَائِبِنَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ
تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَلَا تُضِلَّنَا
بَعْدَہٗ اور بعضے وقت مین فرماتے اَللّٰھُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ اور نام
اس میت کا اور اسکے باپ کا لیتے فِیْ ذِمَّتِکَ وَحَبْلِ جَوَارِکَ فَقِہٖ مِنْ فِتْنَۃِ
الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَاَنْتَ اَھْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ فَاغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ
اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ اور کبھی کہتے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبُّھَا وَاَنْتَ
خَلَقْتَھَا وَاَنْتَ رَزَقْتَھَا وَاَنْتَ ھَدَیْتَھَا لِلْاِسْلَامِ وَاَنْتَ قَبَضْتَ
رُوْحَھَا تَعْلَمُ سِرَّھَا وَعَلَانِیَتَھَا جِئْنَا شُفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَھَا اور چار تکبیر
کہتے اور کبھی پانچ اور کبھی چھ اور جو منع کرتے ہین چار تکبیر سے زیادہ کہنا کہتے ہین کہ
ثابت ہے کہ آخر جنازے کے نماز چھ پڑھی پیغمبر خدا نے سو چار تکبیر کہی اور ابن عباس سے روایت
ہے کہ فرشتون نے آدم پر نماز پڑھی چار تکبیر کہے اور کہا یہ تمہاری سنت ہے اے
آدم کی اولاد اور درود وسلام سے نماز سے باہر نکلتے اور کبھی ایک سلام پر قصر کرتے
اور ہاتھون کو ہر تکبیر مین اٹھاتے اور جب جنازہ کی کسی سے فوت ہوتی قبر پر نماز
پڑھتے ایکبار ایکدن رات کے بعد بلکہ شخص کے قبر پر نماز پڑھے اور ایکبار تین دن
بعد اور ایکبار ایک مہینے کے بعد اور حدیث قبر پر نماز پڑھنے کے چھ طریق
صحیح سے ثابت ہوئی ہے اور اگر کوئی لڑکا مر جاتا اسپر پڑھتے اور فرماتے
کہ صَلُّوْا عَلٰی اَفْلَاذِ اَکْبَادِکُمْ فَاِنَّھُمْ مِنْ اَفْرَاطِکُمْ اور جو اپنے آپکو ہلاک
کرتا اسپر جنازے کی نہ پڑھتے اور نہ اسپر کہ جو غنیمت مین خیانت کرتا اور جو
حد شرع سے مارا جاتا اسپر نماز پڑھتے اور ثابت ہوا کہ جہینہ کو نگسار کیا تھا

نماز پڑھو جنازے پر اپنے لڑکون کے اگر وے اگلے تمہارے ہین اخرجہ ابن ۱۲

زنا کی سبب اسپر نماز پڑہی اور عمر رضہ نے کہا ایسے شخص پر پڑہتے ہو کہ جسنے زنا کیا
کہا توبہ کی ایسی توبہ کہ اگر اس توبہ کو بنیشتین ستر قبیلہ پر تقسیم کرے تو انکو کافی ہو
کر اسنی اپنی جان کو راہ مین اللہ کی رکہا اور جب نماز میت پر پڑہتی اسکے ساتھ ہوتے
اور پیادہ جاتے دفن کی جگہ تک اسکی ساتھ جاتے اور فرماتے جلدی کرو لیجانے مین
یہانتک کہ جنازہ کو زمین پر رکہتے نہ بیٹہتے اور فرماتے اِذَا تَبِعْتُمُ الْجَنَازَةَ فَلَا تَجْلِسُوا
حَتّٰی تُوْضَعَ اور ہر غائب پر نماز پڑہتے لیکن صحیح ہوا کہ نجاشی پر جبشہ مین جب مر گیا
نماز پڑہی اور صحابہ کو حکم فرمایا پڑہنے کا اور فرمایا تمہارا اپنا بہائی مر گیا اسپر نماز
پڑہو اور معویہ لیثی پر بہی پیچہے مین نماز پڑہی اور فقیہون نے اسمین اختلاف کیا ہی شافعی
اور احمد رح کہتے ہین نماز غائب پر پڑہنا مطلقا سنت ہے اور ابو حنیفہ اور مالک رح
مطلقا منع کرتے ہین اور بعضے محقق تفصیل کرتے ہین کہ اگر میت اسی شہر مین ہو کہ
اسپر نماز نہین پڑہی ہے پیچہے نماز پڑہے اور اگر اسپر نماز پڑہے اور فرض ساقط ہو گیا تم
پڑہنی کی حاجت نہین اور آنحضرت کی عادت یہ تہی کہ آفتاب کے طلوع کے وقت اور
دوپہر کیوقت میت کو دفن نکرتے اور قبر بلند نہ کرتے اور اسپر دیوار اجر یا پتہر اور اینٹ
وغیرہ کی نکرتے اور گچ اور مٹی وغیرہ سے سخت نکرتے اور قبر پر عمارت اور قبہ
نہ بناتے اور یہ سب بدعت ہے اور مکروہ اور نبی کے طریقہ سے مخالف ثَبَتَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ اَنْ لَا يَدَعَ تِمْثَالًا
اِلَّا طَمَسَهُ وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّاهُ اور منع فرمایا ہے کہ قبرون کے اوپر
مسجد بنا دین یا قبرون پر چراغ جلا دین اور کرنیوالی پر اسکے لعنت فرمائی اور
منع فرمایا قبرستان مین نماز پڑہنے سے اور قبر کے روبرو اور منع فرمایا خراب
رکہنے سے قبر کے اتنا کہ پامال کرین یا اسپر بیٹہین اور نبی کی عادت
یہ تہی کہ مردون کی زیارت کرتے دعا اور ترحم اور استغفار کے واسطے

اور اسطرح کی زیارت مستحب ہے اور فرمایا کہ جب گورستان کو دیکھو کہو السلام
علیکم اہل الدیار من المؤمنین والمسلمین وانا ان شاء اللہ بکم
لاحقون نسأل اللہ لنا ولکم العافیۃ اور زیارت کی وقت
اس قسم کے دعا کہ نماز جنازہ مین کرتے اور اوسکا ذکر پہلے کر چکا ہون پڑہی اور
عادت یہہ تہی کہ میت کے لوگونکی تعزیت کرتے اور اونکو صبر کرنیکو فرماتی اور یہہ عادت
نہین تہی کہ میت کے واسطے جمع ہون اور قرآن پڑہین اور ختم پڑہین نہ قبر پر جاکے
نہ اور جگہ اور یہہ سب بدعت ہی اور مکروہ اور یہہ عادت نہ تہی کہ کسیکے واسطے کھانا
پکاوین بلکہ دوسرونکو فرماتی کہ میت کے اہل کو کہانا بہیجو اسواسطے کہ مصیبت مین مشغول
ہونا انکا انکو عذر ہے

فصل نماز خوف کے بیان مین

لڑائی کی حالت مین نماز کا وقت ہوتا اور دشمن قبلہ کی طرف ہوتے پیغمبر خدا صلعم
آگے ہوتے اور صحابہ پیچہے دو صف کہینچتے اور نماز شروع کرتے اور سب کو یکبار
جاتے اور سب رکوع سے اوٹہاتے لیکن جب بعد اسکے سجدہ مین جاتے انکے برابر
پہلی صف سجدہ مین جاتی اور پچہلے صف دشمن کے مقابل کہڑے رہتے یہانتک کہ
پیغمبر خدا صلعم صف کے ساتھہ پہلی رکعت سے فراغت کرتے اور دوسری رکعت کے
واسطے کہڑے ہوتے تب پچہلے صف سجدہ کرتے اور دونون سجدہ کرکے کہڑی ہوتے
اور پہلی صف والون کی جگہہ پر آتے اور پہلی صف کے لوگ پچہلی والون کی جگہہ پر جاتے
تا فضیلت پہلے صف کے دونون گروہ کو حاصل ہوتے اور دوسرے صف کے لوگ
دوسرے سجدہ پیغمبر خدا کے ساتھہ حاصل کرتے جب پہلی صف کے لوگون نے وہ سجدہ رکعت
اول کا انکے ساتھہ حاصل کیا پس فضیلت مین برابر رہے اور یہہ نہایت عدل
ہے اور جب تشہد مین بیٹہتے پہلے صف سجدہ کرتے اور تشہد مین انکے ساتھہ
لاحق ہوتے اور سب سلام دیتے لیکن اگر دشمن قبلہ کے برابر نہوتے صحابہ کو دو گروہ

کرتے ایک گروہ دشمن کے برابر کھڑا ہوتا اور ایک گروہ ایک رکعت نماز کو پیغمبر خدا کے
ساتھ ادا کرتا اسکے بعد اس گروہ کیجگہ پر جاتا جو مقابل دشمن کے ہے اور وہ گروہ آتا
اور دوسری رکعت کو پیغمبر خدا کے ساتھ پاتا اور پیغمبر خدا اسلام پھیرتے اور جس گروہ
نے ایکرکعت پڑہی تہی پیغمبر خدا کی سلام پھیرنے کے بعد ایکرکعت ادا کرتے اور
بعض وقت دو رکعت ایک گروہ کے ساتھ پڑہتے اور مسلمان لوگ نماز سے باہر
آتے اور پیغمبر خدا التشہد مین توقف کرتے یہانتک کہ دوسرا گروہ آتا اور انکے ساتھ
دوسری رکعت ادا کرتا اور بلکہ سلام دیتے جیسا کہ پیغمبر خدا چار رکعت ادا کرتے اور یہ
لوگ دو رکعت اور کبھی ہر گروہ کے ساتھ دو رکعت مستقل ادا کرتے اور سلام پھیرتے
اور کبھی ہر ایک گروہ کے ساتھ ایک رکعت ادا کرتے اور یہ گروہ ایک رکعت پڑہنے
کے بعد نماز سے باہر جاتے اور دوسرا گروہ آتا اور ایکرکعت ادا کرتا اور پیغمبر خدا کے
ساتھ نماز سے سب باہر ہوتے جیسا کہ ہر گروہ نے ایکرکعت پڑہی تہی اور پیغمبر خدا نے دو رکعت
اور یہ سب صورتین جایز ہین اور بعض حدیث کے علما اس نماز کو پندرہ صورت پر روایت
کرتے ہین لیکن بہت صحیح صورت یہ ہے جو ہمنے بیان کی وباللہ التوفیق ✣

باب زکوۃ و صدقات کی بیان مین عادت بنی صلی کی زکوۃ اور
صدقے مین یہ تہی کہ رعایت فقیر کی کرتے اور زکوۃ دینے والون کی رعایت
کرتے اور مصلحت دونون جانب کی نگاہ رکہتے زکوۃ کو چار قسم مین واجب کیا کہ
خلق کے اندر یہ چیزین بہت رہتی ہین اور لوگونکو احتیاج انکی بہت ہے ایکقسم کہیتی اور
میوون کے اور دوسری قسم جانورون چوپائے کی جیسے اونٹ اور گای اور بکری تیسری
قسم سونا اور روپا کہ تمام عالم کی گزران ہے چوتھی قسم تجارت کا مال جس جنس کا ہو
ہر سال مین ایکبار فرمایا اور کہیتے اور میوہ مین کاٹنے کیوقت اور پکنی کیوقت فرمایا
اور یہ بھی نہایت انصاف ہے ہمکو موافق آدمی کے تحصیل کرنیمین مال کے اور

آسانی اور مشقت مین اسکے اندازے مین واجب تفاوت بیان فرمایا پانچ کے
واسطے ایک واجب کیا جو مال کہ بے محنت و مشقت کے ہاتھ لگے اسیطرح جو گنج کہ ہاتھ
لگے برسکا آنا اسمین عہت بازیجا بلکہ جب پاوے اسپر واجب ہوگا کہ پانچوان حصہ نکالے
اور اس مال مین سے جسکے تحصیل مین محنت اور مشقت ایک انداز پر ہے پانچوین حصے
کا اوہا یعنے دس مین ایک واجب کیا جیسا اوس کھیتے اور میوہ مین جو مینہ کے
پانی سے حاصل ہوتا ہے اور دسوین حصے کا اوہا یعنے بیس مین ایک واجب کیا
اوس کھیتی مین جو زیادہ مشقت کی محتاج ہو ڈول یا کوئین سے نیا یکا پانی خریدیکا اور
بیسوین حصہ کا اوہا یعنے چالیس مین ایک واجب کیا اس مال مین کہ ہمیشہ کی بچ اور محنت
کا محتاج ہے جیسا سفر کی مشقت خواہ خشکی کی راہ سے ہو یا دریا کی راہ سے اور شہر شہر اور
گانو گانو پہرنا اور تجارت کا کرنا اور اس مثل کے اور باتین مین غرض ہر قسم کے مال مین جسکے
مصلحت اسکی نصاب معین فرمایا جیسا چاندی کے مین دو صد درم اور سونے مین بیس مثقال اور
غلے اور میوہ مین آٹھ سو من شرعی ہے کہ پانچ اونٹ کا بوجھ ہے عرب کے اونٹون مین اور مکہ مین
چالیس اور گائی مین تیس اور اونٹ مین پانچ لیکن بعضے مال مین نصاب کو ایسی برداشت نہین ہے
کہ زکوۃ اسی کے جنس سے ہو سو واسطے ایک بکری ہر پانچ اونٹ مین بعین فرمائی لیکن جب پہیر
کی حد کو پہونچی برداشت اس بات کے ہوگی کہ زکوۃ اسکی جنس سے دی صاحب مال مختار ہے
کہ پانچ بکری دے خواہ ایک اونٹ دے اور جسکو جانتے کہ لائق زکوۃ لینے کی یعنے فقیر ہے
زکوۃ دیتے اور اگر کوئی زکوۃ مانگتا اور اسکا حال معلوم نہ ہوتا اسکو زکوۃ دیتے لیکن بعد
اسکے کہ غنی ہونا اوسکا معلوم ہوتا تو خبر کرتے کہ غنیونکو زکوۃ مین حصہ نہین ہے اور نہ جنکو
کمانی کے طاقت ہے اور عادت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ تہی کہ زکوۃ کو جس گانو مین تحصیل کرتے
وہان کے محتاجونپر صرف کرتے اور اگر کچھ بچتا تو آنحضرت کے پاس لاتے اور مدینے کے
محتاجونپر صرف کرتے اور نبی کی عادت نہتی کہ گھوڑے اور لونڈی اور استر اور گدہے

اور ساگ اور خربزہ اور ترکاری اور شہد اور میوہ جن سے کہ پالی نہیں جاتے اور جمع نہیں
کئے جاتے زکوۃ لیتے ہوں مگر تر خرما اور انگور سے کہ اوس سے زکوۃ لیتے اور ترا اور خشک
مین فرق نکرتے اور جب کوئی زکوۃ آنحضرت کی پاس لاتا اسکو دعا کرتے اور کبھی کہتے
اَللّٰھُمَّ بَارِکْ فِیْہِ وَفِیْ اَھْلِہٖ اور کبھی کہتے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ وَعَلٰی اَھْلِہٖ اور صدقہ
دینے والیکو منع فرماتے کہ اپنا صدقہ خریدے اور صدقہ کی اونٹون کو اپنے وسمہ سے
داغ کرتے اور لکڑ داغ کا پسند کرتے اور اسلام کی مصلحت کے واسطے قرض کرتے اور صدقہ
کے مال کے آنے پر وعدہ کرتے اور ضرورت کیوقت زکوۃ کو دوسرے سے پہلے طلب فرماتے

فصل زکوۃ فطر کے بیان مین

منادی کرنیوالیکو بھیجتے بازارون اور کوچون
مین اور محلون مین مکے کے پکار دیتا اَلَا اِنَّ صَدَقَۃَ الْفِطْرِ وَاجِبَۃٌ عَلٰی کُلِّ
مُسْلِمٍ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ صَغِیْرٍ اَوْ کَبِیْرٍ مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ اَوْ سِوَاہُ
صَاعًا مِنْ طَعَامٍ اور سنن نسائی مین ثابت ہی کہ جب خلافت کی نوبت امیر المومنین
علی رضی کی پہونچی فرمایا اَمَّا اِذْ اَوْسَعَ اللّٰہُ عَلَیْکُمْ فَاَوْسِعُوْا اِجْعَلُوْھَا صَاعًا
مِنْ بُرٍّ وَغَیْرِہٖ وَفِیْ لَفْظٍ لِاَبِیْ دَاوٗدَ فَلَمَّا قَدِمَ عَلِیٌّ رَاٰی رُخْصَ السِّعْرِ
فَقَالَ قَدْ اَوْسَعَ اللّٰہُ عَلَیْکُمْ فَلَوْ جَعَلْتُمْ صَاعًا اور عادت آنحضرت
کی یہ تھی کہ زکوۃ فطر کو نماز عید سے پہلے دیتے اور فرماتے مَنْ اَدَّاھَا قَبْلَ الصَّلٰوۃِ
فَھِیَ زَکٰوۃٌ مَقْبُوْلَۃٌ وَمَنْ اَدَّاھَا بَعْدَ الصَّلٰوۃِ فَھِیَ صَدَقَۃٌ مِنَ الصَّدَقَاتِ اور صحیحین مین
آیا ہے ابن عمر رضہ سے اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِزَکٰوۃِ الْفِطْرِ اَنْ تُؤَدّٰی
قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَی الصَّلٰوۃِ اور ظاہر ان حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز کے
بعد صدقہ دینا حساب ہوگا اور اس صدقہ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم صرف مسکینون
کو دیتے اور باقی آٹھ قسم پر زکوۃ کیطرح تقسیم نہین فرماتے اور صرف مسکینون کو دو
ایسا حکم بھی صریح نہین آیا اور بعضے عالم اسکے قایل ہوتے ہین کہ آٹھ قسم پر صرف کرنا

جایز نہین بلکہ خاص مسکینونکو دینا چاہیئے اور لیکن صدقہ نفل کو بھی بہت دوست رکھتے اور دینے سے اسکے اتنا خوش ہوتے کہ بخیل لوگ لینے سے خوش ہوتے ہین اور جتنا اللہ کی راہ مین خرچ کرتے اسکو بہت سمجھتے اور کسی شے کو ایسی چیز انسے نہین مانگی ہوگی کہ انکے پاس ہو اور انہون نے نہ دی ہو تھوڑی یا بہت اور ایسا دیتے کہ مفلسی سے اندیشہ نکرتے اور جب محتاج کو دیکھتے اپنا کھانا اور پینا اسکو کھلا دیتے اور بخشش اور صدقہ کئی قسم پر دیتے کبھی بطور صدقہ کے کبھی بطور ہدیہ کے کبھی چیز خریدتے اور قیمت اسکی ادا کرتے اور پھر چیز چیز والے کو بخشدیتے اور کبھی قرض لیتے اور ادا کرتے کچھ بڑھا کر دیتے اور کبھی چیز خریدتے اور قیمت سے زیادہ دیتے اور کبھی ہدیہ قبول کرتے اور دونا اوسکا انعام فرماتے اور غرض یہ تھی کہ جس قسم کے منفعت ممکن ہو خلق کو پہونچاتے اور لوگون کو صدقہ دینے کا حکم کرتے اور حرص دلاتے اور آنحضرت کہہ کے اور کر کے لوگون کو سخاوت اور بخشش کی دعوت کرتے اتنا کہ بخیل حریص آنحضرت کا حال مبارک دیکھتا تو اوسمین بھی سخاوت ضرور اثر کرتا اور وہ بھی سخی ہو جاتا اور جو اونکے ساتھ صحبت رکھتا اپنے جانکا بھی مختار نرہتا کہ احسان اور کرم اسپر غلبہ نکرے اور اس سبب سے ہمیشہ خوش اور دل شاد اور مسکراتے رہتے **باب نبی کے روزون کے بیان مین** كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ وَاَجْوَدُ مَا يَكُوْنُ فِيْ رَمَضَانَ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ساری خلقت سے سخاوت اور کرم مین زیادہ تھے ہمیشہ اور رمضان مین سخاوت اور بخشش اور لوگون کو دینا سب دن سے زیادہ تھا صدقہ اور خیرات سب بات دن پہ دوچند ہوتا اور ذکر اور نماز اور اعتکاف

اور تلاوت مین دن رات غرق رہا کرتے اور اس ماہ مبارک کو طرح طرح کی عبادت
سے خاص کرتے اور بعضے دن رمضان مین رات دن برابر روزہ رکھتے اور
دوسرون کو منع فرماتے بعضون نے کہا آپ تو رکھتے ہین پھر ہمکو کیون منع فرماتے
ہین فرمایا لستُ کھیئتکم انی ابیت عند ربی وفی لفظ اظل عند
ربی یطعمنی ویسقینی اور عالمون کے اس کہانے اور پینے مین کئے
قول ہین ایک یہہ کہ کہانا اور پینا یہی تہا جو سب کہاتے ہین اسواسطے کہ
یہہ لفظ کی حقیقت ہی اور حقیقت سے نکالنا کوئی سبب ظاہر نہین رکہتا پس
قیاس حقیقت پر ٹھیر یگا دوسرے یہہ کہ مراد غذا سے روحانی ہے کہ معرفت اور
لذتون سے مناجات کی اور فیضان الٰہی کے لطیفون کے جو دلپر وارد ہوتے
تے اور جو اس جنس کی چیزین تہین روحی نعمتون سے اور نفس کی خوشی سے اور دل
کی روح اور روشنی آنکھ کے کہ اس سے اتنی قوت اور قدرت اور خوشی حاصل
ہوتی ہے کہ غذائی جسمانی سے بے پرواہ ہو جاتا ہے شعر

لَهَا اَحَادِيْثُ مِنْ ذِكْرَاكَ تَنْعَلُهَا عَنِ الشَّرَابِ وَتَلْهِيْهَا عَنِ الزَّادِ
لَهَا بِوَجْهِكَ نُوْرٌ تَسْتَضِيْئُ بِهٖ وَمِنْ حَدِيْثِكَ فِيْ اَفْوَاهِهَا رَاحٌ
وَاِذَا شَكَتْ مِنْ كَلَالِ السَّيْرِ اَعْدَهَا رَوْحُ الْقُلُوْبِ فَيُحْيِيْ عِنْدَ مِيْعَادِ

اور یہہ دوسرا قول مختار ہے اسواسطے کہ اگر حقیقت پر کہانا اور پینے کے گمان
کیا جاوے تو وصال متصور نہ ہو بلکہ روزہ باطل ہو جاوے اور عادت یہہ تہی کہ روزہ
رمضان شریف کا نئے دیکہے چاند کے شروع کرتے اور گواہی ایک عادل کے
جیسا کہ ایکبار گواہی ابن عمر کے روزہ رکہا اور دوسری بار بہی گواہی سے اعرابی کے
اور صرف خبر پہونچانا انکا کفایت کیا اور تکلیف شہادت کے لفظ کی نہ کی اور اگر
نہ نظر آتا اور نہ گواہی پہونچتے تو شب رات کی چاند کو تیس کا حساب کرتے

اسکے بعد روزہ رکھتے اور فرماتے لوگون کو کہ ایک شخص کے گواہی سے رہو اور
دو کی گواہی سے کھولو اور افطار کرنیمین جلدی کرتے اور سحر ہمیشہ کہاتے اور
کر کہاتے اور ہت کو سحر کہانے اور سحر مین دیر کرنے کی ترغیب دیتے اور فرماتے
کہ روزہ دار افطار تین ترکھجور سے کرے اور اگر نہ پاوی تین سو کہی سے اور
اگر نہ پاوی پانی سے اور یہہ نہایت شفقت تہی ہت پر اسواسطے کہ خلو معدہ کے
وقت طبیعت کہانیکو اچہی طرح قبول کرے اور پہلی چیز جو معدہ مین پہونچے
اور میٹھی ہو بدن کو قبول سے اسکے نہایت فایدہ ہوگا خصوصاً مینائی کے
قوت کو مٹہائی سے زیادہ ہوتا ہے بہ نسبت سارے بدن کی اور شیرینی حجاز
والونکی خرما ہے اور طبیعت وہانکے لوگون کی اس سے پروردہ فایدہ انکا اس سے
زیادہ ہے دوسرے مٹہائی سے طب کے روسے اور لیکن شہر علی روسے اور اسکی اسرار کے
راہ سے خرما مدینہ منورہ کا اللہ تعالی نے قدم کی برکت سے آنحضرت کی تریاق
ساری زہرونکا بنایا ہے اور دوا ساری بیمارپونکی کیا اور فرمایا اِنَّ فِی عَجْوَةِ
الْعَالِیَةِ شِفَاءً مِنْ کُلِّ دَاءٍ وَاِنَّهَا تِرْیَاقٌ اَوَّلَ الْبُکْرَةِ اور دوسرے
جگہ فرمایا ہے مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ مَمَّا بَیْنَ لَابَتِیْهَا لَمْ یَضُرُّهُ ذٰلِکَ
الْیَوْمَ سُمٌّ وَّلَا سِحْرٌ اور ایسی حکمون مین رسمی طبیبون کے حیرت کے سوا
کچھہ بن نہین آتا اور اسکا بھید دلون کی جو طبیب ہین وہی جانتے ہین
اور فطار کیوقت یہہ دعا پڑہتے اَللّٰهُمَّ لَکَ صُمْنَا وَعَلٰی رِزْقِکَ
اَفْطَرْنَا فَتَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اور سنادمین اسکے
گفتگو ہے اور سنن مین ابی داود کے ثابت ہوا کہ فرماتے تھے اَللّٰهُمَّ لَکَ
صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ اور بعض روایتون مین آیا ہی کہ کہتے تھے
ذَهَبَ الظَّمَاءُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی

اور منع فرمایا روزہ دار کو فحش کہنے سے اور لڑنیوالی کی جواب کیطرف متوجہ ہونے
سے اور فرماتے اگر کوئی تجھکو بد کہی اور گالی دے تو جواب مین اسکے کہ کہ مین روزہ دار
ہون اور عالمون کو اس مسئلہ مین تین قول ہین بعضے کہتے ہین سنت ہے کہ جواب مین
یہی لفظ کہی اور یہہ بہت ظاہر قول ہے اور بعضے کہتے ہین دل مین کہے اور اپنے نفس کو
یاد دلاوے کہ مین روزہ دار ہون تا جواب مین مشغول نہو اور بعضون نے کہا ہے
کہ اگر روزہ فرض ہو زبان سے کہے اور اگر روزہ سنت ہو دل مین کہے تا ریا سے دور رہے

فصل اگر رمضان مین سفر کرتے کبھی افطار کرتے اور کبھی روزہ رکھتے دوسرے
کو بھی اختیار دیدیتے کہ روزہ رکھین خواہ افطار کرین اور جب دشمن سے نزدیک ہوتے
حکم فرماتے لوگونکو افطار کا اور اگر اسی منزل حضر مین بھی اتفاق پیش آتی اور افطار
کرنیمین لشکر کو طاقت ہوتی ہو دشمن پر تو افطار کرنا روا ہوگا اور عادت آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی یہہ تھی کہ رمضان کی راتونکو اگر غسل کے حاجت ہوتے رات کو
غسل کرتے اور بعضے رات کو تاخیر کرتے اور صبح کی بعد غسل کرتے اور روزہ کی نیت
پوسہ ازواج مطہرات کا لیتے اور حدیث جو ابن ماجہ نے روایت کی ہے کہ
سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ قَبَّلَ اِمْرَاَتَہٗ وَھُمَا
صَائِمَانِ فَقَالَ قَدْ اَفْطَرَ ہناد اسکی ثابت نہین ہے اور صحت کو نہین پہنچے
اور جو بھولکر کہانا کہا جاتا یا پانی پی جاتا قضا کرنیکو نفرماتی اور فرماتی اِنَّ اللّٰہَ
ھُوَ الَّذِیْ اَطْعَمَہٗ وَاَسْقَاہُ اور اس کہانی اور پینے کو بمنزلہ کہانی اور پینی سونے
والیکی کہتے اور رمضان مین بینگے لگاتی اور مسواک کرتے اور غرغرہ اور ناک مین
پانی دینے مین مبالغہ نہ کرتے اور منع کرتین مسواک یا سر مہ کے کہ حدیث ثابت
نہین ہوئے اور اس باب مین دو حدیثین وارد ہوئی ہین ایک یہہ کہ اَکْتَحَلَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ صَائِمٌ اور ایک یہہ کہ فرمایا لِلْنَّقِیْطِ الضَّائِمِ

چاہیئے کہ پرہیز کرے روزہ دار سر مہ کینچنے سے اور یہہ دونون حدیثین ضعیف
ہین حجت نہین ہوسکتین فصل نفل روزون کے بیان مین کہیے
اتنے روزہ رکھتے کہ گمان کرتے کہ اب افطار کرینگے اور کبھی اتنا پے در پے
افطار کرتے کہ گمان کرتے لوگ کہ اب کبھی نہ کہینگے کوئی مہینا روزہ سے خالی
نہ چھوڑتے اور یہہ تین مہینے کہ عوام روزہ رکھتے ہین اسباب مین کچھہ وارد نہین
ہوا اور ماہ رجب مین روزہ رکھنے کی منع فرماتے اور شوال مین چھہ روزہ رکھنے
مین فرماتے کہ یہہ چھہ روزہ رمضان کے ساتھہ برابر صیام دہر کے ہین اور عاشورہ کے
دن البتہ روزہ رکھتے اور مرتبے عاشورہ کے روزے کے تین ہین افضل یہہ ہے کہ تین روز
دسوین کو اور ایک روز اسسے پہلے اور ایکروز اوسکے بعد دوسرا مرتبہ یہہ ہے کہ نوین دسوین
کو رکھی اور تیسرا مرتبہ یہہ کہ صرف دسوین کو رکھی اور یکبارگی رکھنا صرف نوین کا ثواب سنت کا
نہین رکھتا اور لیکن عرفہ کی دن اگرچہ حج مین ہوتے افطار کرتے ہوسطے کہ افطار کرنا قوی
تہا دعا اور کوشش کیواسطے اور دوسرے افطار سفر مین افضل ہے اور دوسرے یہہ کہ حج کرنیوالے
کا جمعہ کے دن ہونا تہا اور ایک روزہ رکھنا جمعہ کے دن مکروہ ہے اور دوسرے یہہ کہ عرفہ کا
دن اہل موقف کیواسطے عیدکا دن ہے اس راہ سے کہ انکا جمع ہونا وہان ایسا ہے
جیسا دوسرے لوگونکا جمع ہونا عیدگاہ مین اور حدیث مین نبی کی وارد ہے یَوْمُ عَرَفَةَ
وَیَوْمُ النَّحْرِ وَاَیَّامُ مِنًی عِیْدُنَا اَهْلَ الْاِسْلَامِ اور ہفتہ اور یکشنبہ کو کبھی روزہ نہ رکھتے
اور غرض اس سے مخالفت یہود اور نصاری تہی اور حدیث مین امام سلمہ کے ثابت ہوا
کہ پوچہا لوگون نے اَیُّ الْاَیَّامِ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَکْثَرُ صِیَامًا
فَقَالَتْ یَوْمَ السَّبْتِ وَالْاَحَدِ وَیَقُوْلُ اِنَّهُمَا یَوْمَا عِیْدٍ لِلْمُشْرِکِیْنَ فَاَنَا اُحِبُّ
اَنْ اُخَالِفَهُمْ اور عادت نبی کی نہ تہی کہ ہمیشہ روزہ رکہین اور ہمیشہ روزہ رکھنے
منع فرماتے اور حق مین ہمیشہ روزہ رکھنے والیکے فرماتے لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ

اور عادت آنحضرت کی یہہ تھی کہ بہت روز گھر مین آتی اور پوچھتی کہ کچھ کھانیکی چیز ہے
اگر جواب دیتی نہین ہے فرماتے کہ مین روزہ دار ہون اور نیت روزہ کی کرتے
اور بعضوقت نیت نفل کے روزہ کی ہوتے اور روزہ تمام کرتے اور آدہے روز مین افطار
کرتے اور فرماتے مَنْ نَزَلَ عَلَى قَوْمٍ فَلَا يَصُومُ مَنْ تَطَوُّعًا إِلَّا بِإِذْنِهِمْ لیکن اسناد اسمین
حدیث کے طعن کیا ہے اور مکروہ کہتے کہ کوی جمعہ کے دنکو خاص کرکے روزہ کیواسطے اور فرماتے
کہ یہہ روز عید کا تمہارا ہے اور عید کے دن روزہ نرکھو مگر یہہ کہ پہلے اسکے یا پیچھے اسکے ایکدن روزہ
رکھو تب مکروہ نہوگا اور ستر اسکا جمعہ کے باب مین بیان ہوا **فصل اعتکاف**
کے بیان مین اعتکاف سبب جمعیت کا دل کے ہے اور انقطاع کا غیر حق سے
اور عبادت کی اقبال کا ہے اور دور ہونا جمیع خلق سے اور واسطے زوال تفرقہ کا اور بعد
مقصد روزہ کی حالت مین خوب حاصل ہوتا ہی ضرور ہوا کہ اعتکاف کا حکم افضل ایام مین
روزون کے ہو وہ دس دن اخیر مین ماہ رمضان کے اور روایت نہین ہے کہ آنحضرت بی روزہ
کے معتکف ہوئے ہون کسیوقت مین اور عایشہ رض فرماتی ہین کہ اعتکاف نہین ہے روزے کے
اور ہر رمضان مین اعتکاف فرماتی اخیر عشرہ مین مگر ایک عشرہ رمضان کا اعتکاف آپ سے
فوت ہوا شوال کے مہینے مین قضا فرمایا اور ایکبار عشرہ اول مین اعتکاف فرمایا اور
ایکبار عشرہ اوسط مین اور ایکبار آخر مین اور جب معلوم ہوا کہ شب قدر اسی عشرہ مین ہے
دوسرے بار سے اسے عشرہ مین اعتکاف کرنا شروع کیا آخر عمر تک اور جب اعتکاف کیا
چاہتے نماز صبح کی پڑہکر اعتکاف مین آتے اور اعتکاف کی جگہ مین خیمہ تہا کہ مسجد مین
کہڑا کرتے اور اسمین خلوت کرتے اور گہر مین نہ آتی مگر پاخانہ کے واسطے اور کبھی
سر مبارک کو مسجد سے حجرے مین عایشہ رض کی جہکا دیتی کنگہی کرنیکے واسطے اور سر دہونیکے
اور اعتکاف کی حالت مین امہات مومنین مین سے جو چاہتین زیارت کو پیغمبر کے
تشریف لاتین اور جب جانیکے وقت اوٹہتین آنحضرت بہی اوٹہتی اور انکو گلی لگاتے

بوسہ دیتے اور یہہ سب بات کو ہوتا اور اعتکاف کی اندر مباشرت نکرتے اور جب اعتکاف
کیا چاہتے اعتکاف کی جگہ تخت بچھاتے اور اسپر بچھونا بچھاتے اور جب وضو کو گھر مین آتے
کسیکے طرف مشغول نہوتے بلکہ اگر کوئی گھر والون مین سے بیمار ہوتا اسکے پاس بہی توقف نکرتے
راہ چلتے حال اسکا پوچھ لیتے اور ہر برس مین دس روز اعتکاف کرتے اور آخر مین اس برس کے
بیس روز اعتکاف کیا اور ہر برس ایکبار قرآن حضرت جبرئیل کو سناتے اور اس آخر سال
مین دوبار سنایا **باب حج مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے**
اور عمرے مین انکے سب علما اس بات پر ہین کہ بعد ہجرت کے
ایک حج ادا کیا اور وہ حجۃ الوداع تہا اور خلاف نہین ہے کہ دسوین سال تہا
ہجرت سے اور لیکن ہجرت سے پہلے دو حج کئے اور جامع ترمذی مین یہہ ثابت
ہوا ہے اور صاحب محلی نے نقل کیا ہے کہ ہجرت سے پہلے چار حج سے زیادہ نہی لیکن
گنتی اسکے خوب یاد نہین ہے حج نوین برس سے فرض ہوا اور اسی وقت سے تیاری
اسباب سفر حج کی مشغول ہوے لیکن آیت وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ اگرچہ چھٹی برس
مین ہجرت سے نازل ہوئے اور یہہ دلالت فرضیت پر حج اور عمرے کے نہین
رکہتی ہے بلکہ حکم ہے حج اور عمرہ پورا کرنیکا شروع کرنیکے بعد **فصل**
طعمہ مین حج پہنچنے خدا کے جب حج کا عزم کیا صحابہ کو اعلام
کیا حج کا سب نے تیاری سفر کی اور یہہ خبر گانو اور بستیون مین کہ اطراف مین
مدینہ کی تہین پہونچی سارے مسلمان مدینہ کیطرف متوجہ ہوئے اور
راہ مین مکہ کے ہر طرف سے غول مخلوق آنے لگا اور حاجیون کی گنتی حساب سے
باہر ہوئی پنجشنبہ یا ہفتہ کے دن چوبیسوین ذی القعدہ کی ظہر کی نماز جماعت
سے مسجد مین مدینہ کی پڑہی اور سفر کیا اور اسکے پہلے خطبہ کیا اور لوگون کو شعائر
اور ارکان اور آداب حج کے تعلیم کئے اور یہہ جمعہ کے دن تہا اور یہہ مؤید ہے اس

بات پر کہ سفر پنجشنبہ کے دن تہا اور لیکن صحیح حدیثین وارد ہوئی ہین کہ سفر کو دوست
رکہتے تہے کہ پنجشنبہ کو شروع کرتے اور صحیح بخاری مین ثابت ہے کہ مَا كَانَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِيْ سَفَرٍ اِلَّا يَوْمَ الْخَمِيْسِ اور نماز ظہر کے
بعد سر مبارک کو شانہ کیا اور تیل سر مین ڈالا اور چادر پہنا اور دو نمازون کے
درمیان سفر کیا اور ذوالحلیفہ مین اترے اور عصر کی نماز کو قصر کیا اور ایک رات
اس جگہ مقام کیا اور نماز شام اور عشا اور صبح اور ظہر کی وہان پڑہے پانچون نمازین
وہان ہوئین اور سب بے بیان حضرت کی ساتھ ہوئین اور اس شب کو سب کے پاس
تہے اور نماز صبح کیواسطے غسل کیا اور ظہر کے بعد احرام کے واسطے غسل دوسرا
نہ کیا اور خطمی اور اشنان غسل کے وقت سر مین لگایا اور حضرت عایشہ
خوشبو لائین اور وہ مرکب تہی کئی خوشبو ملا کر بنی تہی اور اسمین مشک بہی تہا
بدن پر اور سر مبارک پر بلا اتنا کہ اثر مشک کا بدن پر اور سر مبارک پر بخضرت کے
معلوم ہوتا تہا بعد اسکے تہبند اور احرام کی چادر پہنی اور نماز ظہر کی قصر کی ساتھ
ادا کی اور احرام باندہا اسی جگہ کہ نماز ظہر کی پڑہی تہی اور منقول نہین کہ نماز سے
پہلے سوا نماز ظہر کے کوئی نماز خاص احرام کیواسطے پڑہی ہو اور احرام سے پہلے
قربانی کے اونٹ کی گلے مین دو گہنٹ لٹکائے اور داہنے طرف سے اسکے کوہان
کو چیرا اور خون کو اسکے پاک کیا اور احرام مین انکے اختلاف ہے کہ تلبیہ کس قسم
کے حج کی کہی بیشتر حدیثین صحیح مصرح ہین اس بات پر کہ احرام حج اور عمرہ کا تہا
اور فرمایا اَتَانِيْ اٰتٍ مِنْ رَبِّيْ فَقَالَ صَلِّ فِيْ هٰذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ
وَقُلْ عُمْرَةٌ فِيْ حَجَّةٍ اور حدیثین صحیح صریح اس باب مین بیس سے زیادہ ہین اور
اسیطرح حدیثین صحیح بہت وارد ہوئین اس بات پر کہ احرام انکا صرف حج
کا تہا فِيْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّعَمَ

اَهَلَّ بِالْحَجِّ مُفْرِدًا اور صحیحین مین ثابت ہے خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَذْكُرُ اِلَّا الْحَجَّ وَعِنْدَ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَهْلَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا[۹۲] اور حدیثین صحیح تمتع مین بھی وارد ہین اور موافق کرنے کی راہ ان حدیثونمین یعنے تعارض ثانی کی راہ یہہ ہے کہ آنحضرت نے اول احرام مفرد باندہا بعد سکے عمرہ کو حج مین لے آئے اور قارن ہوئے اور فرمایا دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ[۹۳] اور جو شخص تمتع کا قایل ہے مراد اوسکی تمتع لغوی ہے کہ معنی سکے انتفاع اور لذت اوٹہانا ہے اسواسطے کہ شک نہین ہے کہ قران مین فایدہ اور لذت حاصل ہوتی ہے اسواسطے کہ دو نسک مین سے ایک نسک پر اکتفا کرتا ہے اور افراد عمل کا ہر ایک کے لیئے حج اور عمرہ سے محتاج ہونا نہین پڑتا ہے اور صحابہ رضی اللہ عنہم تین قسم پر تہے آنحضرت کے ساتھ ایک قسم نے احرام حج اور عمرہ دونون کا باندہا یا صرف حج کا اور اونکی ساتھ قربانی تہی اور احرام صرف حج کا باندہا تہا اور اسے احرام پر باقی رہے یہانتک کہ نحر کی دن احرام اتارا اور دوسری قسم جنکی ساتھ قربانی نہ تہی اور احرام حج کا باندہا اور پیغمبر خدا نے فرمایا کہ حج کو عمرہ کر دینے پہیر دو احرام حج کو احرام عمرے کی طرف اور اعمال کو عمرے کی تمام کر دو عرفہ کے روز سے پہلے اور پہیر احرام باندہکے حج کا مکہ سے عرفات کو جاو تیسرے ایک جماعت تہی کہ انکے ساتھ قربانی تہی اور حج کا احرام باندہا تہا اور پیغمبر نے انکو فرمایا کہ احرام کو پہیر دو عمرہ کی طرف اور یہہ[۹۴] یعنی فسخ حج کے ہین عمرہ کے ساتھہ

فصل[۹۵] حج مین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے

گروہونکو علما کے پانچ سہو ہوئے پہلے گروہ ہین کہ کہتے ہین کہ حج مفرد ادا کیا جسکے ساتھ عمرہ نہ تہا دوسرے گروہ کہتے ہین تمتع تہا جسمین عمرے

حلال ہوے اور اس سے پہلے احرام جکا باندھا تیسرے گروہ ہین کہتے ہین متمتع تھے
جس متمتع مین عمرہ سے حلال نہ ہوئے بسبب قربانی لیجانیکے جو تھے گروہ وہ ہین کہ
کہتے ہین کہ قران تھا جسمین دو طواف تھے اور دو سعی پانچوین گروہ وہ ہین کہ
کہتے ہین مفرد تھا وہ افراد کہ بعد حج کے ادا کرنیکے عمرہ کے ساتھ باندھا تھا تنعیم سے
اور احرام مین ہے پیغمبر خدا کے پانچ گروہ کو سہو ہوا پہلے گروہ کہتے ہین کہ تلبیہ صرف
عمرہ کا کہا اور اسپر برابر رہے دوسرے گروہ کہتے ہین کہ تلبیہ صرف حج کا کہا اور
اسپر برابر رہے تیسرے کہتے ہین کہ تلبیہ صرف عمرہ کا کہا دوسرے بار حج کو
عمرہ مین داخل کیا چوتھی کہتے ہین کہ تلبیہ صرف حج کا کہا اور بعد اوسکے داخل کیا
عمرے کو حج مین اور یہ مخصوص ہے ساتھ انکے پانچوین کہتے ہین کہ احرام انکا احرام
مطلق تھا کسی نسک کو تعین نہ کیا اسکے بعد وحی آئی اور تعین کیا اور جب نماز
ظہر کی ادا کی احرام باندھا اور لبیک کہا تب اپنی اونٹنی پر سوار ہوے اور جب
اونٹنی کھڑی ہوئی دوسرے بار تلبیہ کہا پھر جب بلندی پر جو برابر بیدا کی ہے چڑھے
دوسرے بار تلبیہ کہا اور کبھی لبیک بحج و عمرہ کہتے اور کبھی لبیک بحج اور فرماتے
لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ
لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ اور آواز بلند کرتے کہ ساری صحابہ سنتی اور
فرماتی آواز بلند کرو اور سواری انکی ایک اونٹ تھا اور اسپر بالان تھا نہ شقدف
اور نہ محارہ اور محمل اور نہ ہودج اور محفہ اور ہمیشہ اسیطرح تلبیہ فرماتے اور صحابہ
عبارت مین تلبیہ کے کم بیش ہے کرتے اور پیغمبر خدا کسی پر انکار نہ فرماتے اور
احرام کی حالت مین سر کے بال کو خطمی اور غسل سے جماتے اور بعض روایت کرتے
ہین کہ شہد سے جمایا تھا تا گروہ سے محفوظ رہے اور جب روحا کی مقام مین پہونچے
بسلعلے گدھے کو دیکھا زخم کھایا ہوا فرمایا اسکو چھوڑ دو کہ جلدی زخمی کرنیوالا اسکا

ظاہر ہوگا اوسیوقت اکبر پیدا ہوا اور بولا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم جانو جو چاہو
کرو اشکار کو میرے آنحضرت نے ابوبکر رضہ کو فرمایا کہ رفیقو نپر تقسیم کرو اور جب اثایہ کے
منزل مین پہونچی کہ ایک جگہ ہے روشیہ اور عرج کی درمیان ایک ہرن کو دیکھا کہ درخت
کے سایہ مین سوتا ہے ایک شخص کو متعین فرمایا کہ اسکے نزدیک ٹھہرا رہے کہ کوئی محرم اور
حاجی اسکو چھیڑے نہین جب آنحضرت عرج مین پہونچی ایک غلام حضرت ابوبکر کا
پیچھے رہا تھا اور ایک اونٹ کہ پیغمبر خدا اور ابوبکر رضہ کا تھا اور اسکے ہاتھ مین تھا ہوا ظہر
ایکساعت اوسکی راہ دیکھی جب پہونچا تو اونٹ اوسکی ہاتھ مین نہ تھا ابوبکر نے پوچھا اونٹ
کہان ہے اوسنی کہا بیچ کم کیا ابوبکر رضہ اوٹھے اور اوسکو اوسکے وسطے مارنے لگے اور کہنے
لگے کہ ایک اونٹ تیرے علاقہ مین ہمنے کیا اسکو بھی تو بیچ کم کیا اور پیغمبر خدا تبسم کرتے تھے
اور فرماتی تھے محرم کو دیکھو کہ کیا کرتا ہے اُنظُرُوا اِلٰی ھٰذَا الْمُحْرِمِ مَا یَصْنَعُ اور اس سے
کچھ زیادہ نفرمایا اور جب ابوا مین پہونچی صعب بن جثامہ جنگلی گدہے کو ہدیہ لایا قبول
نہ فرمایا اور جب الخادل پہونچا دیکھا فرمایا کہ ہدیہ رد نہین کرتا ہون لیکن ہم محرم ہین
اور جب وادی عسفان مین پہونچی فرمایا اے ابوبکر تو جانتا ہے کہ یہہ کون وادی ہے بی بکری نے
کہا کہ یہہ عسفان ہے پیغمبر نے فرمایا حضرت ہود اور حضرت صالح علیہما السلام اس وادی
مین چلی جاتے تھے دو اونٹ سرخ پر مہار لیکی خرما کی پتی کی اور تہبند لنگے پشمین عبا
کی اور چادرین لنگی کمل اور تلبیہ جحکا کہتے تھے اور جب سرف مین پہونچے عایشہ کو حیض
آیا افسردہ ہوئین اور رونے لگین فرمایا کیوسطے روتی ہے کیا حیض دیکھا ہے کہا ہان
فرمایا غم نہ کہا کہ اسکو خدا تعالی نے آدم کی بیٹیو نپر لکھدیا اور اس حجمین تیرا نقصان نہین ہے
جو کام کہ حاجی کرتے ہین کر لیکن طواف کعبہ نکر اور عایشہ نی احرام عمرہ کا صرف باندہا
تھا فرمایا کہ غسل کر اور احرام حج کا باندہ ویسا ہی کیا اور جب پاک ہوئین طواف کیا
اور سعی کیا فرمایا اب تو حلال ہوئی حج اور عمرہ سے عایشہ رضہ نے کہا مین نے حج مین

وغدغہ کرتی ہون کہ مینے طواف نہین کیا عمرہ کا پھر بعد وقوف کی آنحضرت نے انکے
بھائی عبدالرحمن کو فرمایا کہ عایشہ رضؓ کو لیجاو کر تنعیم سے احرام باندہی اور عمرہ کرلے
اور عالمونکو اسمین گفتگو ہے کہ یہہ کیا عمرہ تہا بعضے کہتے ہین کہ یہہ عمرہ زیادہ تہا خوش
کرنیکو عایشہ کے دل کے اور جبر دفع کرنیکو انکے دل کے اسکا حکم فرمایا نہین تو طواف
اور سعی انکے کافی تہے لنکے حج اور عمرہ کو اور وہ پہلے فقط متمتع تہی حج کو عمرہ مین لائے
قران ہوا یہہ بہت صحیح قول نہین ہے اور حدیثین سنوایہ اسکے دلالت نہین کرتین اور
بعض علما کہتے ہین کہ جب حائض ہوئی فرمایا کہ عمرہ کو چہوڑ دے اور تہا کرے
حج مفرد کی طرف جب حج تمام کیا فرمایا کہ عمرہ کو قضا کرے جسکا احرام پہلے
باندہا تہا اور یہہ قول امام ابوحنیفہ کا ہے اور اونکے شاگرد و بخاری اور پیغمبر خدا
نے سرف کی مقام مین صحابہ کو فرمایا کہ جو قربانی برابر نہ رکہتا ہو اور چاہے کہ
نسک کو اپنے عمرہ کرے اسکو روا ہوگا اور جو قربانی برابر رکہتا ہو اسکو روا نہ ہوگا
لیکن جب کہ مین نے فرمایا بطریق وجوب کے کہ جو قربانی برابر نہ رکہتا ہو نسک کو
اپنے عمرہ کرے اور احرام سے باہر آوی اور جو قربانی رکہتا ہو احرام پر اپنے قایم
رہے فرمایا اگر مین یہی قربانی نہ رکہتا احرام اتارتا اور آنحضرت مکہ مین داخل ہونے
سے پہلے وادی طوی مین پہونچی اور وہان اتری شنبہ کے شب کو پانچوین کو
دیجہ کے اور صبح کی نماز بہی وہان ادا کی اور غسل کیا اور مکہ کے شہر مین طلوع آفتاب
کے بکیساعت بعد حجون کی راہ تشریف لائے اور جب دروازہ پر بنی
شیبہ کے پہونچی اور کعبہ کو دیکہا یہہ دعا پڑہنے لگی اَللّٰهُمَّ زِدْ بَيْتَكَ هٰذَا
تَشْرِيفًا وَتَعْظِيمًا وَتَكْرِيمًا وَمَهَابَةً اور بعض روایت مین یہہ ہے جب نظر
مبارک انکی کعبہ پر پڑی دونون ہاتہونکو اوٹہایا اور تکبیر فرماتے تہی اور یہہ دعا
پڑہتی تہے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ حَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ

اَللّٰهُمَّ زِدْ هٰذَا الْبَيْتَ تَشْرِيْفًا وَتَعْظِيْمًا وَتَكْرِيْمًا وَمَهَابَةً وَزِدْ
مَنْ حَجَّهٗ وَاعْتَمَرَهٗ تَكْرِيْمًا وَتَعْظِيْمًا وَتَشْرِيْفًا وَبِرًّا اور جب مسجد مین آئے
سیدہی کعبہ کیطرف چلے اور تحیت گزرانے مین مشغول ہو جب برابر حجر اسود کے
پہونچی سلام کیا ہاتھونکو نہ اٹھایا اور تکبیر سے شروع نہ کیا جیسا جاہل لوگ کرتے
ہین اسکے بعد طواف شروع کیا اور خانہ کعبہ کو بائین ہاتھ رکھا اور کسی ارکان
مین دعا وارد نہین ہے کہ اسکی سنا صحیح ثابت ہوئی ہو مگر درمیان دو رکن شامی
اور حجر اسود کے جگہ فرماتے تھے رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ
حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور تین طواف اول مین جلدی چلتے اور قدمونکو
نزدیک رکھتے جیسا کشتی گیر لوگ چلتی ہین اور ردائے مبارک کو داہنی بغل کے نیچے سے
باہر لائے اور بائین کندھے پر ڈالا اور آخر چار طواف مین آہستہ چلے اور ہر بار
حجر اسود کی پاس پہونچکر اشارہ کرتے اوس لکڑی سے جو دست مبارک مین تھی اور
اس لکڑیکو بوسہ دیتے اور وہ لکڑے ایک عصا تھا چھوٹا سا کج اور برابر رکن یمانی
کے اشارہ کرتے رکن کیطرف لیکن ثابت نہین ہوا کہ ہاتھ کو اپنے لکڑیکو اپنے
بوسہ دیتے لیکن حجر اسود کو ثابت ہوا کہ اسکو بوسہ دیتے اور روے مبارک کو اوسپر رکھتے
اور حدیثون مین آیا ہے لبونکو اپنی حجر اسود پر رکھتے اور کبھی دست مبارک کو اوسپر
اور ہاتھ کو اپنے چومتے اور سلام کیوقت فرماتے بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اور جب
برابر حجر اسود کے پہونچتے فرماتے اللہ اکبر اور کبھی حجر اسود پر پیشانی رکھتے اور سجدہ پر
سجدہ کرکے بوسہ دیتے یہہ کیفیت سب صحیح ثابت ہوئی ہے اور جب طواف سے فراغت
کی تب مقام ابراہیم پر آئے اور یہہ آیت پڑہی وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ
اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى تب دو رکعت نماز کی اسمقام پر پڑہی اور مقام اسکا زمزم و
کعبہ کے رکہا تہا وہان دو رکعت اولین سورہ فاتحہ قل یا ایہا الکافرون اور دوسری مین

۱۰۹

قل ہو اللہ احد پڑھا اور جب نماز سے فارغ ہوئے حجر اسود کی طرف رخ کیا اور اسکو
استلام کیا اور پانچ دروازے جو صفا کی طرف جاتے ہین انمین سے بیچ کی دروازے سے نکلے
اور صفا پر آئے اور جب صفا کی نزدیک پہونچی پڑھا اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ
اور بعد اسکے فرمایا اَبْدَءُ بِمَا بَدَءَ اللّٰهُ بِهٖ اور روایت مین نسائی کی ابدء امر کے
صیغہ سے ہے تب صفا پر اتنا چڑھے کہ کعبہ نظر آوے کھڑے ہو کر کعبہ کیطرف منھ کیا
اور اللہ کی بڑائی کہی اور کہا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ
الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ صَدَقَ وَعْدَهٗ وَ
نَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ اور دعا کی اور کہا اَللّٰهُمَّ اِنَّا
نَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ
بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا
فَرَّجْتَهٗ وَلَا كَرْبًا اِلَّا كَشَفْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا تین بار تہلیل کیا اور اسکے
درمیان دعا کرتی تھے بعد اسکے نیچے آئے اور صفیہ شیبہ کی بیٹی روایت کرتی ہے
کہ صفا اور مروہ کے درمیان پیغمبر خدا نے فرمایا رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ
الْاَكْرَمُ اور پیادہ سعی کرتے اور صفا سے مروہ کو جاتے اور مروہ سے صفا کو آتے
اور سعی کے درمیان مین جب لوگ بہت ہوئی اونٹنی پر سوار ہوئے اور سعی کو سوار ہی پر تمام کیا
لیکن طواف قدوم کا ذکر نہین کیا پیادہ تھا جیسا کہ جابر نے کہا تھا مین پہلے طواف مین
مونڈھے ہلائی اور رمل سواری پر ہو نہین سکتا لیکن رکن مین بسبب عذر کے جو تھا سوار
ہو کے کیا اور سعی کو تمام مروہ پر کیا اور جب مروہ پر پہونچی وہی سب ذکر اور دعائین
جو صفا مین پڑھی تھین مروہ مین بھی پڑھین اور جب سعی تمام کی صحابہ کو فرمایا کہ جو
قربانی برابر نہ کہتا ہو حلال ہو اور حلال ہونا اونپر فرض کیا تھا اور حلال ہونا نام ہے
عورت سے جماع کرنے اور خوشبو لگانے اور سیا پہننے اور اسکے سوا کا اور اسیطرح صحابہ

حلال ہے ترویہ کے دن تک کہ آٹھوین ذیحجہ ہے اور فرمائے کہ ہم قربانی نہ کرتے
ہوتے تو حلال ہوتے اور بعضے روایت مین کہ وارد ہوا کہ پیغمبر خدا بھی حلال ہوتے
ثابت نہین ہے اور غلط ہے اور اس محل مین دعا کی اور کہا اَللّٰھُمَّ اِرْحَمِ
الْمُحَلِّقِیْنَ تین بار اونکو دعا کی اور ایکبار مقصرین پر یعنے فرمایا رحم کر تراشنے والون
بھی سراقہ بن مالک نے پوچھا کہ یہ فسخ اور حلال ہونا خاص ہے اس سال کے واسطے
یا ہمیشہ حکم ہمیشہ ہے فرمایا دایم ہے ہمیشہ تک اور ابوبکر اور عمر اور علی اور طلحہ اور
زبیر فقط حلال ہوئے بسبب قربانیکے جو رکھتے تھے اور جو مسلمون کی مائین حلال
ہوئین اسواسطے کہ قربانی نہین رکھتی تھین اور فاطمہ بھی حلال ہوئین اسواسطے
کہ قربانی نہین رکھتے تھین اور اس مدت مین جو مقیم رہے نماز کو قصر کرتے تھے اور
منزل مین اپنی کہ مکہ سے باہر تھے جب چار دن گزرے یکشنبہ دوشنبہ سہ شنبہ چارشنبہ
پنجشنبہ کو جب آفتاب بلند ہوا دوپہر کیوقت متوجہ ہوئے ساری خلایق
سمیت اور جو حلال ہوا تھا اور سدا احرام جو کا باندھا ہر شخص نے اپنے منزل مین
جب منی مین پہونچے اترے اور نماز ظہر اور عصر کی ادا کی اور رات کو وہان رہے
اور جمعہ کی شب تھی اور جب آفتاب نکلنے سے روانہ ہوئی بائین طرف کے راہ سے
عرفات کیطرف بعضے صحابہ یکبیر کہتے تھے اور بعضے تلبیہ کہتے تھے اور کسی پر انکار
نہین فرماتی تھے جب نمرہ مین پہونچی جو خیمہ پیغمبر کا جگہ ٹھہرا کیا تھا اسمین اترے یہان
تک کہ آفتاب ڈھلا فرمایا کہ اونٹ پر زمین رکھین اور اونٹ پر سوار ہوئے اور خطبہ
پڑھا اور اس خطبہ مین مسلمانی کی قاعدے بالکل بیان فرمائی اور شرک اور جاہلیت
کی بنیاد بالکل جڑ سے کھود ڈالی اور جو حرام کہ سب ملت مین حرام ثابت ہے ذکر
فرمایا اور جاہلیت کی وضع کو یکقلم پامال کیا اور رسمونکو جاہلیت کی دور کیا
اور وصیت کی بہت کو رعایت اور مہربانی کی عورتونپر اور احسان کرنیکے حق مین

اور حق جو عورتونکا ہے مردونپر بیان کیا اور وصیت کی سب کو کہ تمسک کرے
اللہ کی کتاب سے اور یہہ کہ جو کوئی اللہ کی کتاب پر چگل ماریگا گمراہی سے بیخم رہیگا اور
پوچھا کہ کیا کہتے ہو اور کیا گواہی دیتی ہو میرے حق مین سب نے کہا کہ ہم گواہی
دیتے ہین کہ تو نی خدای تعالی کے فرمودے بہتک پہونچائے اور بہت کو خوب نصیحت کیے
اور جو تجھپر تہا حق رسالت کا ادا کیا تب انگلی شہادت کی آسمان کیطرف اوٹہائی
اور فرمایا اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ اور فرمایا کہ اس مجلس
کے لوگ جو سب باتین اونکو جو نہین حاضر ہوئی پہنچاوین آسکے بعد اترے اور
بلال کو فرمایا کہ اذان کہی اور اقامت نماز کی کہی گئی اور نماز ظہر اور عصر کو جمع
اور قصر کی ساتھ پڑہا اور مکہ کے لوگ صحبت مین پیغمبر خدا کی تہی اور نماز سے
طریق سے پڑہے جب نماز سے فارغ ہوئی سوار ہوئے اور عرفات مین آئے اور داہن
کوہ مین عرفات کی نزدیک ان بڑی بڑی پتہرونکی کہ اس جگہ ہین قبلہ کے طرف
موںہ کرکے اونٹ پر سوار ہوکر کہڑے ہوئے اور دعا اور زاری شروع کی یہان تک
کہ آفتاب تمام غروب ہوا روانہ ہوئے اور فرمایا کہ کہڑا ہونا عرفات مین اس مقام مین
کہ ہم کہڑے ہوئے ہین مخصوص نہین ہے بلکہ ساری زمین عرفات کی کہڑی ہو سوا بیطن
جبل کے ہے اور دعا کی حالت مین ہاتھ سینہ کے نزدیک اوٹہائے تہے جیسے
کوئی مسکین مانگتا ہے اور سب دعاونمین سے کہ ثابت ہین کہ اس موقف مین پڑہے
تہین یہ ہے اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَالَّذِیْ تَقُوْلُ وَخَیْرًا مِمَّا نَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ
لَکَ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ وَاِلَیْکَ مَاٰبِیْ وَلَکَ
رَبِّ تُرَاثِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَوَسْوَسَۃِ
الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا
تَجِیْءُ بِہِ الرِّیْحُ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَسْمَعُ کَلَامِیْ وَتَرٰی مَکَانِیْ

وَتَعْلَمُ سِرِّي وَعَلَانِيَتِي وَلَا يَخْفٰى عَلَيْكَ شَيْءٌ مِنْ اَمْرِي اَنَا الْبَائِسُ
الْفَقِيْرُ الْمُسْتَغِيْثُ الْمُسْتَجِيْرُ الرَّجُلُ الْمُشْفِقُ الْمُقِرُّ الْمُعْتَرِفُ بِذَنْبِهٖ
اَسْاَلُكَ مَسْاَلَةَ الْمِسْكِيْنِ وَاَبْتَهِلُ اِلَيْكَ اِبْتِهَالَ الْمُذْنِبِ الذَّلِيْلِ وَ
اَدْعُوْكَ دُعَاءَ الْخَائِفِ الضَّرِيْرِ مَنْ خَضَعَتْ لَكَ رَقَبَتُهٗ وَفَاضَتْ
لَكَ عَيْنَاهُ وَذَلَّ جَسَدُهٗ وَرَغِمَ اَنْفُهٗ لَكَ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ بِدُعَائِكَ
شَقِيًّا وَّكُنْ لِّيْ رَءُوْفًا رَّحِيْمًا يَا خَيْرَ الْمَسْئُوْلِيْنَ وَيَا خَيْرَ الْمُعْطِيْنَ بِرَحْمَتِكَ
یہ دعا ثابت ہوئی اور امام احمد نے مسند میں اپنی روایت کیا کہ اکثر دعا پیغمبر کی یہ
تھی عرفہ کی دن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ
الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور سنن بیہقی میں ہے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ بہتر
دعا میری اور سب انبیا علیہم السلام کی عرفات میں یہ ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا
شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ
فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ
وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَسْوَاسِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ وَ
فِتْنَةِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ فِي اللَّيْلِ وَشَرِّ مَا
يَلِجُ فِي النَّهَارِ وَشَرِّ مَا تَهُبُّ بِهِ الرِّيَاحُ وَمِنْ شَرِّ بَوَائِقِ الدَّهْرِ اور عرفات
میں یہ آیت اتری اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ
وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا اور اس دن عرفات میں ایک شخص اونٹ
پر سے گر پڑا اور مر گیا پیغمبر خدا نے فرمایا کہ اسکو پانی اور بیری کی پتی سے غسل دو اور
احرام کی جو چادر اور تہبند ہی اسی میں دفن کرو اور خوشبو نہ لگاؤ اور سر اور منہ
کو اسکے نہ چھپاؤ اور فرمایا کہ قیامت کے دن یہ شخص لبیک کہتا ہوا محشر میں حاضر ہوگا
اور جب بعد آفتاب تمام ڈوبنے کے روانہ ہوئے اسامہ بن زید کو اپنے پیچھے

سوار کرلیا اونٹنی کی مہار کھینچے ہوے ہی اتنا کہ اونٹ کا سر سینہ سے لگتا تھا اور فرماتے
تھے اے لوگو تسکین سے رہو اور آہستہ چلو کہ دوڑنے میں بھلائی نہیں اور جلدی میں
پرہیزگاری نہیں اور راہ مزدلفہ میں سے پہری اور اسیطرح کہ ہمیشہ جایا کرتے تھے
جس راہ آتے اوس راہ بجائی عرفات میں بھی وہی طور جاری رکھا اور درمیان راہ میں
اونٹ کو چھوڑتے اتنا کہ جلدی اور آہستگی درمیان چلتا اور جب کشادہ جگہ میں پہنچتے
تھوڑا جلدی چلاتی اور جب بلندی پر پہونچتے لگام کو اونٹ کی کھینچی کرتے کہ آسانی
سے چلے اور تمام راہ میں تلبیہ کہتے اور راہ میں میل کرتے دو پہاڑ کے درمیان میں اتر
اتری اور وضو کو توڑا اور ہلکا وضو کیا اسامہ نے عرض کیا نماز پڑھو گے یا رسول اللہ
فرمایا کہ نماز آگے ہے سوار ہوے اور مزدلفہ میں آئے اور وضو کامل کیا اور فرمایا پہر دو ہر نماز
کی کہی گئی اور اقامت کی اور شام کی نماز پڑھی بوجہ اتارنے پیالے اور اونٹوں کے
سلانے سے پہلے اور جب بارا تارا اقامت کی اور عشا کی نماز بھی ادا کی اور نماز عشا کے
واسطے اذان نہیں کہی اور فرض مغرب اور فرض عشا کے درمیان کچھ نماز نہیں پڑھی
اور وہیں آرام کیا اور تہجد نہ پڑھی اور تہجد میں عید کی رات کی کوئی حدیث صحیح
وارد نہیں ہوسکی اور اپنے اہل میں جو ضعیف تھے اونکو رخصت دی کہ آگے بڑھیں
اور پہلی منی میں جاویں طلوع فجر سے پہلے لیکن فرمایا کہ کنکری نہ ماریں جبتک
آفتاب نہ نکلے اور لیکن حدیث عایشہ رضی کی کہ رسول اللہ نے ام سلمہ کو نحر کی رات کو
بھیجا اور کنکری آفتاب نکلنے سے پہلے ماری اور مکہ میں گئیں اور طواف کن کیا
اور پہر آئیں اسناد میں اسکے گفتگو ہے اور حدیث کی کن میں وہ اسکے انکار کے
قایل ہیں اور جماعت کو عورتوں کی رات کو بھیجا اور رمی جمار بھی اون سبھوں نے
رات کو کیا بسبب عذر خوف مزاحمت کے اور علما کو اس مسئلہ میں تین قول ہیں
شافعی اور احمد کہتے ہیں آدھی رات کی بعد جایز ہے رمی جماعقبہ سب کو اور ابو حنیفہ کہتے ہیں

جایز نہین مگر بعد طلوع آفتاب کے اور کتنے علما کہتے ہین کہ قادر کو جایز نہین ہے مگر بعد
طلوع آفتاب کے اور معذور کو روا ہے پس جب فجر نے طلوع کیا نماز صبح کی اول وقتمین
پڑہی نہ پہلے وقت سے جیسا کہ بعضے گمان کرتے ہین اسکے بعد سوار ہوا اور مشعر حرام
مین آئے اور وہ ایک بلندی ہے مزدلفہ کے درمیان مین اسپر بنیا مکان اب بنایا ہے
اور بعضے مشایخ حدیث کی اور فقہا جو کہتے ہین کہ وہ ایک پہاڑ ہے چھوٹا مین طرف
حجاج کے اور یہہ مقام جو مشعر حرام مشہور ہے سو نہین ہے یہہ انکی غلطی ہے جو مقام کہ
مشعر حرام مشہور ہے صحیح وہی ہے سو مشعر حرام مین کہڑے ہوئے اور قبلہ کیطرف
منہ کیا اور دعا اور تضرع اور ابتہال مین مشغول ہوئے اور تکبیر اور تہلیل اور ذکر مین رہے
یہانتک کہ نزدیک ہوا کہ آفتاب طلوع کرے اسکے بعد روانہ ہوئے فضل ابن عباس
کو اپنے پیچھے سوار کیا اور اسامہ بن زید قریش کے درمیان پیادہ جاتے تھے اور اس
راہ مین فضل ابن عباس کو فرمایا کہ کنکری مے جمار کے واسطے اوٹھالے سو سات
کنکر زمین سے چن لئے اور پیغمبر خدا کو دے آنحضرت اپنے دونون ہاتھون سے دونون
کو جہاڑتے اور کہتے تھے اَمْثَالَ هٰؤُلَاءِ فَارْمُوا وَاِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ فِي الدِّيْنِ فَاِنَّمَا
هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِالْغُلُوِّ فِي الدِّيْنِ اور اس راہ مین ایک عورت قبیلہ خثعم کی نہایت
خوبصورت آئی اور سوال کرنے لگی کہ باپ میرا بوڑہا ہے اونٹ کی پیٹہہ پر بیٹہہ نہین سکتا
کیا حج کرون اسکیطرف سے فرمایا ہان تو اور سکیطرف سے جھکڑا اور فضل ابن عباس کے پیچھے سوار اسی
صلعم کے سوار تہی اس عورت کی طرف نگاہ کرتے تھے دست مبارک کو فضل کے
منہ کے آگے کیا پھیر دونون ایکدوسرے کو نہ دیکہین اور ایک بوڑہی عورت آئی اور اپنی بوڑہے
ماں کی خبر دی کہ نہایت عاجز اور ناتوان ہوئی اگر اونٹ پر باندہون ہلاکت کا خوف
ہے فرمایا اگر ماں پر قرض دین ہوتا ادا کرتی یا نہین بولی ہان ادا کرتے فرمایا پس حج کر
ہی اپنے ماں کیواسطے کر کہ خدا کا دین ادا کرنا اولے ہے اور جب میدان مین وادی محسر

کے پہونچی جو وادی محسر منیٰ کے پہلے اونٹ جلد چلایا اور جلدی کی ساتھ اس
وادی سے باہر ہوئی اور حالت بنی کی یہ تھی کہ ہر جگہ مین کہ اللہ کے دشمنونپر بلا اور عذاب
اوترتا تھا جلدی اس جگہ سے گذر رہے اور اس وادی محسر کی ہاتھی والو پر عذاب
پہونچا جو قرآن شریف مین مذکور ہے اور اسی سبب سے اسی وادی محسر کہتے ہین کہ ہاتھی
اسجگہ گر پڑا اور سرہ گیا اور حرکت سے معذور ہوا اور یہ میدان محسر جو برزخ ہی درمیان
منیٰ اور رمز دلفہ کی نہ اسطرف ہے نہ اوسطرف جیسا عرفہ اور نمرہ برزخ ہے درمیان
عرفہ اور مشعر حرام کے اسیطرح بیچ کے راہ سی منیٰ کے چلے یہانتک کہ وادی کی نیچے اور
برابر جمرۃ العقبہ کے ٹھہری ہوے اور کعبہ کو بائین طرف رکھا اور منیٰ کو داہنے اور سوار
ہوکر ساتون کنکریون کو ایک ایک محل پر جمرات کی مارا اور ہر ایک پتھر کے ساتھ
تکبیر کہتے ہے اور کنکری مارنیکی بعد تلبیہ چھوڑ دیا اور بلال اور اسامہ بن زید ساتھ
تھے ایک لگام اونٹ کی اوٹھائی تھا اور ایک پتھری چھوٹی لگائی ہوئے
کہ آفتاب کی ہوے چکا صدر منہ پہونچی اور وہان خطبہ پڑہا ایسا کہ آواز انکی سب خلایق
کو کہ خیمون کے اندر تھی پہونچی اور یہ معجزہ ہے آنحضرت کی تھا اور اس خطبہ مین خلایق کو
اعلام کیا نحر کی دن کی حرمت کا اور فضیلت کا اسکے اپنے پاس اور آدمیون
کو فرمایا کہ حج کے ارکان سیکھین اور فرمایا کہ شاید دوسرے بار مین حج نہ کرون اور حکم فرمایا
کہ حکم مانو اور تابعداری کرو ہمارے بعد کافر نہ ہوجانا کہ ایکدوسرے کو قتل کرنے لگ جاؤ اور
جان لو کہ جو خیانت کرتا ہی اپنی جان پر کرتا ہی اور لوگون کو رخصت کیا اور فرمایا کہ
حاضر لوگون نے اس مجلس کے جو سنا احکام مناسب ہے کہ غائبون کو پہونچادی اور وہان سے
نحر کے مقام پر آئے وہ ایک جگہ ہے مشہور منحر کے درمیان مین وہان تریسٹھ اونٹ
اپنے دست مبارک سے نحر کئی اونٹ کہڑی تھے اور ہاتھ بندہی تھے اور یہی گنتی تھی

برسون کی عمر کی آنحضرت کی اور امیر المومنین علی رضہ کو فرمایا کہ نحر سو اونٹ کا تمام
کرو سینتیس اونٹ اور نحر کئی علی رضہ کو حکم دیا کہ گوشت اور کہال اور جھول ان اونٹون کے
مسکینون پر تقسیم کرو اور جو کہال کہنچتے ہین اونکو کچھ ندو بلکہ اپنے مال مین سے دو اور لیکن
حدیث انس کے کہ پیغمبر خدا نے سات اونٹ اپنے دست مبارک سے قربانی کئے
بعضے وہم کرتے ہین کہ اس حدیث کے متعارض ہے جواب اسکا یہ ہے کہ انس نے سات
نحر کو دیکھا اور اس جگہ سے چلا گیا اور جابر نے تریسٹھ کو دیکھا اور بعضے کہتے ہین
کہ سات اونٹ کو اپنے ہاتھ سے نحر کیا اور تمام تریسٹھ اسطرح ہوئے کہ ایکطرف آنحضرت
حربہ مارتے تھے اور دوسری طرف حضرت علی اور بعد اس تریسٹھ کے امیر المومنین
علی رضہ نی سینتیس اکیلے نحر کئی اور جب نحر سے فارغ ہوئی آواز دی کہ ساری
زمین منے کی نحر کی جگہ ہے اور سب رستے مکہ کے راہ مین اور نحر کی جگہ اور نحر مخصوص نہین
ہے کیسجگہ کے ساتھ اور حجام کو بلا کر سر مبارک کو اپنی منڈوایا اور حجام معمر بن
عبد اللہ بن نضلہ سر پیغمبر کے کہڑے ہوئے اور استرہ ہاتھ مین لیا فرمایا یا معمر خذ
رسول اللہ من شعرہ اذ نیہ وفی یدیہ الموسی فقال معمر ان ذلک
لمن نعمۃ اللہ علی وبیدہ فقال لجل پہر اشارہ فرمایا حجام کو کہ داہنی طرف سے
شروع کرے اور جب داہنی طرف سے فراغت کی یہہ بال تقسیم کئی حاضرونکو اسطرف کے
اور اشارہ کیا کہ بائین طرف بہی حلق کرے اور سب بال اسطرف کی ابو طلحہ کو دئے اور
ابو طلحہ نے داہنی طرف سے بہی تہوڑا پایا تہا سب سے پہلے اور جب حلق سے فارغ ہوئے
اور آدمیونمین ہر ایک کو ایک تار بال یا دو تار پہونچی آخر ناخن کو انگلیون کے ترشوا لیا اور
اوسکو بہی لوگون کو تقسیم کیا اور بیشتر صحابہ سر منڈاتی اور تہوڑے بال ترشواتے
اور بعد اسکے پہلے زوال کے مکہ مین گئے اور طواف کیا اسطواف کو طواف افاضہ کہتے
ہین اور طواف زیارت اور طواف صدر بہی کہتی ہین اور بعضے حدیث جو وارد

ہوا ہے کہ طواف زیارت کو دیر فرمائی رات تک مشائخ حدیث کی کہتے ہین کہ یہہ
غلط ہے اور جب طواف سے زمزم کی نزدیک آئے اور یہہ یعنے عباس اور اولاد
اوسکی پانی کھینچتے تھے فرمایا اگر ایسا نہ ہوتا کہ لوگ تمپر پانی کھینچنے کے سبب غلبہ کرینگے
مین آپ آتا اور پانی کوئین سے کھینچتا اور تمہارے ساتھ پانی کھینچنے مین اعانت
کرتا پھر ایک ڈول آپکے پاس لائے آپنے کھڑے ہوکر پیا اور کھڑے ہوکر پینا
بیان جواز کے واسطے تہا یا ضرورت اور حاجت کیواسطے اور پیغمبر خدا اس طواف
مین اونٹ پر سوار تھے اور سوار ہونیکا سبب بعضے کہتے ہین کثرت ازدحام تہا یا دکہنا
لوگون کو تا سب حاضر لوگ اسکو دیکہین اور طواف سیکہین اور ادب کو اسکے معلوم
کرین اور بعضے کہتے ہین پا ی مبارک مین زخم تہا ضرورت کیواسطے سوار ہوکر
طواف کیا اور اسیوقت منی مین پہر گئی اور نماز ظہر کو منی مین پڑہا اسیطرح صحیحین مین
روایت ہی اور صحیح مسلم کے دوسرے روایت مین ثابت ہے کہ نماز ظہر کی مکہ مین پڑہی اور
بہت علما نے اس روایت کو ترجیح دی ہے اسواسطے کہ اس حدیث کو دو صحابی نے روایت
کیا جابر اور عایشہ نے اور سکو ایک ابن عمر نے دوسری یہہ کہ عایشہ جو بہت خاص سوا
خدا کی تہین اور احوال کو پیغمبر خدا کی زیادہ جانتی ہین اور بعضے ابن عمر کی حدیث کو ترجیح
دیتے ہین اسواسطے کہ متفق علیہ ہے اور اس حدیث مین اضطراب نہین ہے اور
اسناد اسکی راویون کی بہت بڑی اور بہتر ہے پہر جب منی مین پہر گئی رات وہان
کی اور دوسرے دن انتظار کیا تا آفتاب ڈہلا پیادہ نماز ظہر پڑہنے سے پہلے جمرہ اول
کی طرف آئے کہ مسجد خیف سے نزدیک ہے سات کنکری ماری اور ہر کنکرے کی ساتھ
تکبیر کہتے اور جب کنکری مارنے سے فارغ ہوئی کئی قدم رمی کے مقام سے گئے مکان سہل
تک پہونچی اور قبلہ کے برابر کہڑے ہوئے اور دعا کی اور اتنی دیر کہ کوئی سورہ بقر پڑہے
دعا مین مصروف رہے اور جب دعا سے فارغ ہوئے نیچے جمرہ کی طرف آئی اور اسیطرح رمی کی

اور اس جگہ ٹھہرے ہوے اور دعا مانگی اور دیر فرمائی آہستہ اول کے برابر اور روانہ
ہوئے یہانتک کہ آگے جمرہ عقبہ کے آئے اور اسجگہ جمرہ کی برابر کھڑے ہوئے
اور کعبہ بائین ہاتھ کیطرف اور منی کو داہنے ہاتھ کیطرف رکھا اور کنکری ماری اور
جلدی پھری اور اس محلین دعا نہ کی اور اسکی دو وجہ کہتے ہین ایک یہ کہ ازدحام بڑا
تہا اور کھڑی ہونے کی جگہ نہ تہی دوسرے یہہ کہ دعا اس عبادت کی عبادت کے
اندر کی اور دعا عبادت کے اندر افضل ہے عبادت کے پیچھے کرنے سے اور اسیطرح
نماز مین اکثر دعا آنحضرت کی آخر مین تشہد کے بعد سلام سے پہلے اور
چلنے مین جلدی نہ کی تین روز تمام وہان مقام کیا اور کچھ چوتھے روز شنبہ
یکشنبہ اور دوشنبہ اور سہ شنبہ بعد ظہر کے رمی کیا اور روانہ ہوے اور محصب
مین کہ مکان ہے مکہ کے باہر اور اسکو ابطح بھی کہتے ہین نازل ہوے اسواسطے کہ
ابو رافع کہ گماشتہ اور عہدہ دار انکی بارخانہ کا تہا وہان اترا تہا اور خیمہ پیغمبر خدا
کا اسجگہ کھڑا کیا تہا اتفاقاً نہ حکم سے سو آنحضرت آئے اور اترے اور
ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اسجگہ پڑہے اور تہوڑا سوے اور جب آنکھ
کہلی سوار ہوے اور مکہ مین گئے اور طواف وداع کیا اور اس طواف مین رمل
نہ کیا اور عائشہ نے اس رات کو چاہا کہ عمرہ کرین انکو اجازت دی اور انکی
بہائی عبدالرحمن کو انکے ساتھ بہیجا تنعیم تک کہ باہر حرم سے ہے گئین
اور احرام باندہا اور مکہ مین آئین اور عمرہ تمام کیا اور ابہی رات تمام نہین ہوئی
تہی کہ عمرہ کے کاموں سے فرغت کی اور محصب مین پہر گئین پیغمبر خدا
نے فرمایا فرغت کی کہان پہر آواز دی کوچ کی اور سب روانہ ہوے
پیغمبر خدا طواف وداع کو گئے اور وہان سے مدینہ کیطرف روانہ ہوئی اور محصب
کے اترنیمین علما کو اختلاف ہے بعضے کہتے ہین حکم اتفاقی تہا آداب اور سنن

حج سے نہیں اور بعضے کہتے ہین سنن اور آداب سے حج کی ہے اور تمام مناسک سے
اسکے ہی واسطے پیغمبر خدا نے فرمایا اِنَّا نَازِلُونَ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی
بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ هُمْ اور مراد خیف سے بنی
کنانہ کی یہی محصب ہے اسواسطے کہ قریش اور بنی کنانہ نے وہان آپسمین قسم کہائے
تہی اور عہد باندہا تہا کہ بنی ہاشم اور بنی مطلب کے ساتھ کبہی نہ ملینگے اور نکاح
اور میل نکرینگے جبتک کہ رسول کو یہہ سب نہ دینگے اور آنحضرت نے چاہا کہ اسلام
کی شعایر کو ظاہر کیا چاہیے جہان اونہون نے شعایر کفر کو ظاہر کیا ✣

فصل داخل ہونیمین خانہ کعبہ کی اور توقف کرنیمین ملتزم
مین طواف وداع کے بعد اجماعت علما اور فقہا کی اس بات
پر ہے کہ رسول اللہ نے جب حج کیا اندر کعبہ کے گئے اور جانا کعبہ کے اندر
حج کی سنتون سے ہے لیکن حدیثین اور آثار اسپر دلالت کرتی ہین کہ آنحضرت ۳
اس سال کے حج مین داخل نہین ہوئے بلکہ فتح مکہ کی سال کعبہ مین داخل ہوئے ہین اور
صحیحین مین ثابت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما قَدْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ
عَلٰى نَاقَةٍ لِاُسَامَةَ حَتّٰى اَنَاخَ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ وَدَعَا عُثْمَانَ بْنَ
طَلْحَةَ لِيَاْتِيَهُ بِالْمِفْتَاحِ فَجَاءَهُ بِهِ فَفَتَحَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ وَاُسَامَةُ
وَبِلَالٌ وَطَلْحَةُ فَاَجَافُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ مَلِيًّا ثُمَّ فَتَحُوْهُ فَبَادَرْتُ
النَّاسَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فَوَجَدْتُ بِلَالًا عَلَى الْبَابِ فَقُلْتُ اَيْنَ
صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ عَمُوْدَيْنِ مِنَ الْمُقَدَّمِ
قَالَ نَسِيْتُ اَنْ اَسْاَلَهُ كَمْ صَلّٰى اور یہہ حدیث صریح ہے اسبات مین
کہ بیشتر فتح مکہ کے سال داخل ہوے تہے اور فرمایا کہ اِنِّيْ دَخَلْتُ
الْبَيْتَ وَدِدْتُ اَنِّيْ لَمْ اَكُنْ فَعَلْتُ اِنِّيْ اَخَافُ اَنْ اَكُوْنَ اَتْعَبْتُ

اُمتی مِن بَعدِی اور عایشہ نے چاہا کہ کعبہ مین جاوی فرمایا کہ حجر مین دو
رکعت پڑہے کہ ایسا ہی ہے کہ جیسے کعبہ مین پڑہے اور توقف کرنا ملتزم مین
سنن ابوداود مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا کو مینے دیکہا
کہ رکن کے درمیان کعبہ کے اندر کہڑے ہوئے اور منہ اور سینہ کو دیوار سے
کعبہ کے لگایا اور دونون ہاتھ اور دونو مونڈہون کو دیوار پر کعبہ کے پہیلایا یہہ
احتمال رکہتا ہے کہ فتح کے سال ہوا ہو اور مقرر دونون سال مین ہوا ہتا اسواسطے
کہ مجاہد اور شافعی اور ایک جماعت علما کی کہتے ہین کہ مستحب ہے کہ بعد طواف
وداع کے ملتزم مین کہڑا ہوا اور دعا کرے اسواسطے کہ کسی بندے نے اس مقام پر
اپنی حاجت کو پروردگار سے نہین چاہا مگر حاجت اسکی روا ہوئی اور جب نماز
صبح کی پڑہی کعبہ کی برابر اور اس نماز مین سورۂ والطور پڑہی مدینہ کی جانب روانہ
ہوئے اور راہ مین مدینہ کی ایک منزل مین پہونچی اسکا نام روحا کہتے ہین رات
کو ایک سوار دون کی جماعت کو دیکہا کہ اونپر سلام کیا پوچہا کہ تم کون لوگ ہو بولے
ہم مسلمان ہین تم کون ہو فرمایا مین رسول خدا کا ہون ایک عورت آگے آئے
اور اپنے لڑکیکو آگے لائی اور بولی کہ اس لڑکے کو حج درست ہوگا فرمایا ہان اسکو
حج درست ہوگا اور ثواب تجکو ہوگا جب ذی الحلیفہ مین پہونچی رات کو وہان مقام
کیا صبح کو مدینہ کیطرف روانہ ہوئے جب مدینہ کو دیکہا تین بار تکبیر کہی بعد اسکے کہا

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ اٰيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ
اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ پہر مدینہ مین تشریف
لائے **فصل بیانمین فرع کے** ذبیحہ جسکے ذبح کرنیسے قرب حاصل ہوتا ہے
یہ تین قسم ہے ہدی اور اضحیہ اور عقیقہ اور پیغمبر خدا نے ہدی کی بکری بہی بہیجا اور

اونٹ بھی اور اناث ہونمین کیونکہ اسطے گائی کو ہدی بھیجا اور جب حج کو جاتے ہدی
ساتھ لیجاتے اور جس سال حجکو نہ جاتے ہدی کو دوسرے کسی ساتھ مکہ مین بھیجتے
لیکن اسحالت مین اونپر کچھ حرام نہین ہوتا اور عادت یہہ تھی کہ جب بکری ہدی کی
ہوتی اوسکی گردن مین کچھہ لٹکاتے کہ علامت ہدی کی ہو اور اونٹ ہدی کا ہوتا
تو ہمیشہ کوہان نشان دیتے اور اسکا بیان پہلے کیا گیا اور
جب ہدی کو دوسرے کے ساتھہ بھیجتی اسکو فرماے کہ جو مرنے لگے اسکو ذبح کرے
بعد اسکے اسکے لٹکن کو خون مین اسکے ڈبا دین اور اسکے بدن پر ماریں اور چھوڑیں
اور کوئی اس جماعت سے اسکے گوشت کو نہ کہاے بلکہ اگر کوئی جماعت اجنبی حاضر ہو
تو اسکی گوشت کو اونپر تقسیم کرین اور اونٹ اور گائی کو سات شخص کیطرف سے
ہدی کرتے اور مباح رکھتے سوار ہونا ہدی کا حاجت کیوقت اتنی دیر کہ جبتک
دوسری سواری آئے اور اونٹ کو کھڑا کرکے اور بایان پانوں باندہ کی نحر کرتے
اور نحر کے وقت بسم اللہ اور تکبیر کہتے اور جب بکری کو ذبح کرتے پای مبارک
بار و پر بکری کے رکھتے اور مباح کیا ہے کو کہ ہدی اور قربانی مین سے اپنے کہاوین
اور رکھ لین اور ہدی کے گوشت کو کبھی تقسیم کرتے اور کبھی فرماتے کہ جسکو حاجت
ہے اپنے واسطے کاٹ لی اور بعضے علما اسی دلیل پکڑتے ہین جانیہ ہوئے پر لوٹ کے
اور ہدی کہ عمرہ مین ساتھ لیجاتے مروہ مین نحر کرتے اور ہدی جو حج مین لیجاتے
منی مین نحر کرتے اور کبھی ہدی کو نحر نہین کیا مگر نماز عید کے اور عید کے دن
سے پہلے بھی ہدی کو نحر نہین کرتے یہہ کام اسیطرح کی تھے عید کے دن پہلے
رمی جمرہ عقبہ کیا پھر نحر پر سر منڈایا پھر طواف کیا **فصل بیان مین قربانی**
آنحضرت صلعم کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہرگز ترک نہ کرتے قربانی نہ کرتے
اور بکری کے قسم مین دبنہ کرتے اور نماز عید کی بعد ذبح کرتے اور فرماتے جو نماز سے

پہلی ذبح کرے چاہیے کہ اوسکی جگہ دوسرا ذبح کرے اسواسطے کہ وہ عبادت نہیں ہے
بلکہ گوشت ہے اپنے اہل کے واسطے اور فرماتے کہ میں سے ایک بکرا سکا اور اسکے سوا ہے
دو برسکا اور سارا عید کا دن اور تین دن تشریق کے ذبح کا دن ہے اور سنتوں
سے آنحضرت ص کی یہہ ہے کہ جو چاہے کہ قربانی کرے جب ذی الحجہ کا چاند دیکھی بال
اور ناخن میں سے اپنے کچھ نہ کترے اور اس دن سے محرموں کی صورت پر رہے اور
قربانی کیواسطے خوب موٹی اور اچھی اور عیب سے سلامت قربانی پیدا کری اور کان
کٹی اور سنگہہ ٹوٹی اور کانی اور کان پھٹی اور چیری یا کان کے اگی کی طرف یا پیچھے
کیطرف یا بال تراش دیتے ہین ایسا نہو اس سب کو قربانی نکرے اور عادت آنحضرت
کی یہہ تہی کہ قربانی عیدگاہ مین ذبح کرتے جابر کہتا ہے مین عیدگاہ مین حاضر تہا
پیغمبر خدا کے ساتھ جب نماز پڑہی اور خطبہ کیا اور منبر سے نیچے آئے ایک کبش کو
لائے اور ہاتھ سے اپنے ذبح کیا اور ذبح کے وقت فرمایا بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۱۲۳
هٰذَا عَنِّيْ وَعَمَّنْ لَّمْ يُضَحِّ مِنْ اُمَّتِيْ اور سنن مین ہے داؤد کے ثابت سے ذبح یوم
النحر کبشین اقرنین املحین موجئین فلما وجههما قال انی وجهت
وجهی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین ان
صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی لله رب العلمین لا شریک له وبذلک امرت
وانا من المسلمین اللهم منک ولک عن محمد وامته بسم الله والله اکبر
ثم ذبح وامر الناس بالاحسان فی الذبح یعنے فرمایا لوگون کو احسان کرنا ذبح مین
اور فرماتے کہ باری تعالی نے سب چیز مین نیکی کرنیکو ہے سو جب ذبح کرو تو
نیکی کرو اور جب قتل کرو نیکی کرو اور نیکی کرنا ذبح اسطرح ہوتا کہ چہری اور تلوار کو
تیز کرین اور ایکدوسرے کی سامنے ذبح کرین اور اچھی طرح دم نکلجانے اور بدن سرد
ہوجانے کی پہلے کہال نہ کہینچین فصل ستونمین نبی کی عقیقہ مین

۱۲۳

اور منع ہین بعض چیزون کے عقیقہ نام اوس بال کا ہے کہ سر پر بچے
کے پہلے نکلتا ہے کانہ یَعُقُّ اللَّحْمَ وَالْجِلْدَ ہے یَشُقُّھُمَا وَیَجْرَحُ اور پیغمبر خدا
اس نام کو مکروہ جانتے تھے کسی نے - سوال کیا عقیقہ سے فرمایا مین عقوق کو دوست
نہین رکھتا گویا فرزندون کی طرف سے کرون فرمایا دوست رکھتا ہے فرزندون
کیطرف سے کرے چاہیے کہ لڑکی کیطرف سے دو بکری کرے اور لڑکی کیطرف سے ایک
اور حدیث صحیح مین وارد ہے کُلُّ غُلَامٍ رَهِيْنَةٌ بِعَقِيْقَتِهٖ تُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ
وَيُحْلَقُ رَأْسُهٗ وَيُسَمّٰى امام احمد رح کہتے ہین حدیث کے معنی یہ ہین کہ فرزند بند
ہے مان باپ کے شفاعت سے جبتک عقیقہ اسکا نہ دین اور بعضے کہتے ہین کہ بند ہے
نیکی سے اور زیادتی اور نشو و نما سے جبتک عقیقہ اسکا نہ دین اور بعضی روایت مین
بدل رہن کے ویدمی پڑا ہے اور قتادہ نے تفسیر کی ہے کہ جب ذبح کرین بکری کو تو ہوتے
بالون کو اس خون سے جو اس جانور سے ٹپکتا ہے تر کرین اور لڑکے کے سر پر بھین
کہ خط کی طرح سر پر اسکی بھی اسکے بعد دھو ڈالین اور سر کی حجامت کرین اور بہتر
یہہ ہے کہ نکرین اسواسطے کہ یہہ تحریف ہے بعضے راویون کی اسواسطے کہ پیغمبر خدا نے
عقیقہ مین حسن اور حسین کے دو بکری ذبح کی یہ فعل نکیا اور یہہ فعل رسمون سے
اہل جاہلیت کے زیادہ مشابہ ہے واللہ علم لیکن ذبح عقیقہ مین حسن اور حسین رضہ
کے ہر ایک کیطرف سے ایک بکری صحیح ہے اور فاطمہ رضہ کو فرمایا کہ اسکے سر کے بال
اور اسکی وزن کے موافق چاندی صدقہ دے اس بال کو جو تولا ایک درم کے
موافق چاندی ہوے لیکن حدیث عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ زیادہ قوی اور زیادہ
صحیح ہے اور دوسرے یہہ کہ قول فعل سے زیادہ قوی ہے اسواسطے کہ فعل احتمال
تخصیص کا رکھتا ہے اور فعل دلالت رکھتا ہے جواز پر اور قول استحباب پر
اور یہہ کہ قصہ ذبح عقیقہ کا حسنین رضہ کے مقدم ہے حدیث پر ام کرز کی اسواسطے

کہ وہ احد کے سال تہا اور اوسکے دوسرے سال کے بعد اور حدیث ام کرز کی
کہ حدیبیہ کی صلح کا برس تہا چہٹے برس مین ہجرت سے دوسرے یہہ کہ اللہ نے مرد کو تفصیل
دی ہے عورت پر میراث مین اور سب امر مین اور یہہ مقتضی ہے فرق کو سبات مین
سہی اور بعد حدیث مین وارد ہوا کہ پیغمبر خدا نے بعد نبوت کے اپنے عقیقہ کو ذبح کیا لیکن
اسناد اون کے ضعف ہے اور ابو رافع کہتا ہے کہ مین نے دیکہا کہ حسن بن علی رضہ کو
بعد پیدا ہونیکی پیغمبر خدا کی پاس لائے کان مین اونکے اذان نماز کی کہے لیکن نام کہنا
لڑکے کا سنت ہے کہ ساتوین دن ہو اور لیکن ختنہ ابن عباس کہتے ہین کہ صحابہ
بعد بلوغ کے فرزندونکا ختنہ کرتے تہے اور مکحول کہتا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے
اپنے بیٹے اسحاق علیہ السلام کا ساتوین دن ختنہ کیا اور اسمعیل کا تیرہوین برس
سوا اولاد مین اسمعیل علیہ السلام کی یہہ سنت رہی کہ تیرہوین برس کرین اور عادت
حضرت نبی کی یہہ تہی کہ اچہے کا نام اچہا رکہتے اور فرماتے بہت دوست نامون
مین خدا کی نزدیک عبد اللہ اور عبد الرحمن ہے اور بہت سچا نامونمین حارث اور
ہمام ہے اور بدتر نامونمین حرب و مرہ ہے اور فرماتے بہت خراب نامونمین خدا کے
نزدیک شاہنشاہ ہے اور فرماتی کہ غلام ہونگا یسار اور رباح اور نجیح اور افلح نام کہو
اسلیے کہ اگر کوئی پوچہی کہ افلح یا رباح یا فلانا وہان ہے اگر حاضر نہین ہوگا تو کہو
گے نہین ہے اور یہہ بدفال ہے اور عادت آنحضرت کی یہہ تہی کہ جب برا نام سنتے
بدلدیتے اور اچہا نام رکہتے عاصیہ کا جمیلہ نام رکہا اور برہ کا جویریہ نام رکہا اور اصرم
کا نام زرعہ اور حزن کا سہل اور حرب کا سلم اور ضطجع کا بعث اور بنو الزنیہ کا بنو الرشدہ
اور شعب الضلالت کا شعب الہدی اور دوسرے نام جو پیغمبر خدا نے تغیر فرمائے ہیت
ہین اور ہبت کو اچہی نام رکہنے کو فرمایا اور یہہ تنبیہ ہے سبات پر کہ کام نام کے
مناسب چاہیے اسواسطے کہ نام قالب ہین فعل کے اور دلالت کرتے ہین ضمیر پر

مقتضا حکمت الٰہی کا یہہ ہوا کہ درمیان انکے رابطہ اور مناسبت ہو اور ایک سے
دوسرا اجنبی نہ ہو بطرح کہ درمیان مین بیجے کسی وجہ سے تعلق نہ ہو اسواسطے کہ حکمت
اس معنے سے بعید ہے اور واقع اور مشاہدہ خلاف اسکے ہے اور نام کے
تاثیر نام والونمین اور نام والون کی نام مین ظاہر اور اس معنی کی طرف اشارہ کیا
کہنے والی نے اس بیت شعر وَقَدْ اِنِ ابْصَرْتُ عَيْنَاكَ ذَا لَقَبٍ اِلَّا وَ
مَعْنَاهُ اِنْ فَكَّرْتَ فِي لَقَبِهٖ اخضرت معانی کو خواب کے نام سے اخذ کرتے
اور اس سے تعبیر خواب کی کرتے چنانچہ یکبار خواب مین دیکھا کہ گھر مین عقبہ ابن رافع
کے ایک رکابی کھجور ابن طاب کے انکے آگے اور انکے یار و بیچ آگے لائے صبح کو تعبیر
فرمائی کہ عاقبت اچھی ہوگی ان لوگون کی دنیا اور آخرت مین اور دین اسلام مین
وَاِنَّ الدِّيْنَ الَّذِيْ قَدِ اخْتَارَهُ اللّٰهُ لَهُمْ قَدْ رَطَبَ وَطَابَ اور یکبار
بھی اشارہ کیا دوہنی کا ایک بکری کے ایک شخص جماعت مین سے آوہٹا کہ زبیر
فرمایا نام تیرا کیا ہے بولا مرہ فرمایا بیٹھہ دوسرا اوہٹا فرمایا کہ تیرا نام کیا ہے بولا
حرب فرمایا بیٹھہ دوسرا اوہٹا فرمایا نام تیرا کیا ہے بولا یعیش فرمایا وہ اور اسیطرح
راہین اور سنہ ابن کہ نام انکا برا ہوتا گزرنے اور اترنے سی جگہ کے کنارہ فرمایا بہتر
رابطے کے جو ناموں مین اور نام والون مین موجود ہے اور ایاس ابن معویہ جس شخص
کو دیکھتا کہتا شاید نام اسکا فلانا ہوا اور خطاکم واقع ہوتی اور نبیا صلوۃ اللہ وسلامہ
علیہم اشرف اور اکمل خلق ہین ہین اخلاق اور اعمال انکا اشرف اخلاق ہے اور نام انکا اشرف
نامون مین تھا اسواسطے رسول اللہ نے امر فرمایا بطریق ندب کے کہ نام رکھین جو نام انبیا
علیہم السلام کا تھا جطرح سنن نسائی اور ابوداود مین ہے تَسَمَّوْا بِاَسْمَاءِ
الْاَنْبِيَاءِ اور کنیت مین اکیقسم کی بزرگی ہے کنیت والی کیواسطے اور رسول خدا
نے مہیب کے کنیت ابو یحیی رکھی اور امیر المومنین علی رضہ کی ابو تراب پہلی کنیت کی ساتھ

کرا ابوالحسن ہے جمع کیا اور یہہ کنیت بہت دوست اور عزیز تھی علی رضہ کو اور ان کے
بھائی کی لڑکپن مین ابوبکر کنیت کی اور کنیت کرنے کی منع مین کچھ ثابت نہین ہوا
سوا اس حدیث کی تسمّوا باسمی ولا تکنّوا بکنیتی اور علما کے اس مسئلے
مین کئے قول ہین بعضے کہتے ہین روا نہین ہے مطلقا کہ ابوالقاسم کنیت کسیکے
کرین خواہ نام اوسکا محمد ہو یا غیر محمد اور یہہ قول شافعی سے منقول ہے دوسرا
قول یہہ ہے کہ روا نہین ہے کہ جمع کرین کنیت اور نام پیغمبر خدا کے درمیان
جیسا حدیث مین ترمذی کی وارد ہوا ہے کہ من تسمّی باسمی فلا یتکنّ بکنیتی
ومن تکنّی بکنیتی فلا یتسمّی باسمی اور یہہ حدیث قید دینے والی اور
تفسیر کرنیوالی اس حدیث کی ہے تیسرا قول یہہ ہے کہ جمع درمیان کنیت اور نام کے روا ہے
اور یہہ قول امام مالک رح سے منقول ہے اور دلیل اوسکی حدیث علی امیر المومنین علیہ
کرم اللہ وجہہ کی ہے کہ کہا یا رسول اللہ ان ولد لی بعدک من ولد
اسمیہ باسمک وأکنیہ بکنیتک قال نعم قال علی رضہ فکانت
رخصۃ لی صححہ الترمذی اور حدیث عایشہ رضہ کی کہ کہا جاءت امرأۃ الی
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ انی ولدت غلاما فسمیتہ
محمدا وکنیتہ ابا القاسم فذکر لی انک تکرہ ذلک فقال ما الذی
احل اسمی وحرم کنیتی یہہ گروہ کہتی ہین حدیثین منع کی منسوخ ہین اس دو
حدیث سی چوتھا قول یہہ ہے کہ کنیت ابوالقاسم رکھنا منع کی تھی حیات مین
حضرت پیغمبر صہ کے لیکن بعد وفات کی جایز ہے اسواسطے کہ سبب منع کا
یہہ تھا کہ گہر مین کسی شخص کو پکارا یا ابا القاسم رسول خدا نے التفات فرمایا
اسنے کہا یا رسول اللہ دوسرے کو مین پکارتا ہون فرمایا تسمّوا
باسمی ولا تکنوا بکنیتی سو خاص تہا زمانہ مین حضرت کے اور حدیث

مین علی رضہ کی کہ اِنَّ وُلْدِیْ وَلَدُہٗ مِنْ بَعْدِکَ اشارہ ہے اس بات پر
اور بعضی علما جنکے قول پر اعتماد نہین ہے کہتے ہین کہ کنیت کرنے سے
کنیت کرکے پیغمبر خدا کی منع صحیح ہوا اور جایز نہین ہے تو نام رکھنا ہی
نام کرکے پیغمبر خدا کی جایز نہوگا اور بہتر اون قول مین یہہ ہے کہ نام رکھنا
نام کرکے انکے یعنی صلعم کے جایز ہے بلکہ مستحب ہے کیونکہ فرمایا تَسَمَّوْا
بِاسْمِیْ اور کنیت کرنا انکی کنیت کا ممنوع اور منع اپنے زمانہ مین پیغمبر خدا
کے قوی زیادہ اور سخت تہا اور جمع کرنا نام اور کنیت کی درمیان ہی ممنوع
اور جواب حدیث کا عایشہ کی یہہ ہے کہ وہ حدیث غریب ہے صحیح حدیث
کے معارض نہین ہوسکتی اور صحت مین حدیث حضرت علی کے تامل ہے
اور باوجود اسکے حدیث مین اونکی ثابت ہے اور کہا یہہ خصوصیت ہے ہمکو
اور یہہ دلالت کرتا ہے منع کے باقی رہنے پر واللہ اعلم اور منع فرمایا اسنے
کہ انگور کو کرم کہین اسواسطے کہ کرم دل مومن کا ہے اور یہہ منع دو وجہ
سے ہے ایک یہہ کرم اور منع ہے انگور خاص کرنے سے اسکا نام کرکے اور
حالانکہ دل مومن کا اس نسبت کی لئے اولی ہے تو منع نہوگا انگور کا کرم نام
رکھنا بلکہ منع ہوگا خاص کرنا انگور کا اس نام کرکے دوسرے وجہ انگور کا کرم
نام رکھنے سے منع کی یہہ ہے کہ جو درخت کہ جڑ ہے خباثت کی اوسکا وصف
کرنا کرم اور خیر کرکے ذریعہ ہے تعریف کا حرام کی اور لوگون کے نفسون کو شوق
ولانا ہے حرام پر اور منع فرمایا نام رکھنے سے عشا کی عتمہ اور فرمایا لَا یُغْلِبَنَّکُمُ
الْاَعْرَابُ عَلٰی اسْمِ صَلٰوتِکُمْ اَلَا وَاِنَّھَا الْعِشَاءُ وَاِنَّھُمْ لَیُسَمُّوْنَھَا الْعَتَمَۃَ
اور دوسری حدیث وارد ہوئی لَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِی الْعَتَمَۃِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْھُمَا
وَلَوْ حَبْوًا بعضے کہتے ہین منع منسوخ ہے جواز کرکے بعضے کہتے ہین جواز منسوخ ہی منعکر

اور صورت یہہ ہے کہ تعارض ان حدیثون مین نہین ہے اسواسطے کہ منع
نہ فرمایا مطلق نام سے عمرہ کے بالکل بلکہ منع فرمایا چھوڑ دینے سے عشا کی اور کلفت
کرنے پر عمرہ کے اگر نام اسکا عشار کہین اور عمرہ کہی کہی کہین جائیگا واللہ اعلم

باب ذکر مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

عایشہ نے کہا کہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یذکر اللہ علی کل احیانہ یعنی آنحضرت
صلعم سب وقت مین ذکر حق کرتے تہے اور کوئی چیز انکو اللہ کے ذکر سے باز
نرکہتی اسواسطے کہ بات اونکی ساری یاد مین خدا کی تہی اور امر و نہی اور جاری
کرنا شریعت کا اہت پر یہہ سب ذکر حق کا تہا اور بیان اسما و صفات اور
احکام کا اللہ تعالے کی اور وعدہ وعید یہہ سب انکا ذکر تہا اور ثنا اور دعا
اور بڑائی اور حمد کہنا اور پاکی بولنا اور سوال کرنا اور دعا کرنا اور ڈرانا اور رغبت
دلانا سب اللہ کا ذکر تہا اور خاموشی کی حالت مین دل مین ہر وقت ذکر
حق جاری تہا پھر نفس انکا ذکر مین تہا کھڑے ہونے مین اور بیٹھنے مین اور سونے
مین اور جاگنی مین اور سب حالتون مین ذکر سے حق تعالی کے جدا نہ ہوتے اور
سو کر اوٹھتے تب کہتے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَ
اِلَیْہِ النُّشُوْرُ اور عایشہ رض روایت کرتے ہین کہ پیغمبر خدا جب سو کر اوٹھتے
دس بار تکبیر کہتے اور دس بار سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ اور دس بار کہتے
سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ اور دس بار کہتے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اور دس بار
کہتے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اسکے بعد دس بار کہتی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ
ضِیْقِ الدُّنْیَا وَضِیْقِ یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ پھر نماز شروع کرتے اور یہہ بہی عایشہ
کہتے ہین کہ جب کبہی بیدار ہوتے کہتے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحَانَکَ
اَللّٰھُمَّ اَسْتَغْفِرُکَ لِذَنْبِیْ وَاَسْاَلُکَ رَحْمَتَکَ اَللّٰھُمَّ زِدْنِیْ

عِلْمًا وَلَا تُزِغْ قَلْبِي بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِي وَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً
إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ اور یہہ دونون حدیثین سنن ابوداود مین ثابت ہے
اور بخاری صحیح مین اپنے لایا ہے کہ پیغمبر خدا فرماتے کہ جو رات کو سوتے
سے اٹھتے کہتے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ
الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا
إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لِي یا دوسرے دعا بعد اس ذکر کے کرے بار تعالی اسکو قبول
کریگا اور ابن عباس کہتا ہے ایک رات مکانمین میمونہ کی جو میری خالہ ہے
مین رہا جب حضرت سو کر اٹھے سر کو آسمان کیطرف کیا اور دس آیت آخر
سورہ آل عمران کی پڑہین اِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ
اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ آخر سورہ تک اسکے بعد فرمایا
اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ
وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ
وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ
وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ -
اَللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ
أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَ
مَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ إِلٰهِي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَلَا
حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ اور حضرت عائشہ روایت کرتے ہین کہ جب
پیغمبر خدا سو کر اوٹھتے کہتے اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيلَ وَمِيكَائِيلَ
وَإِسْرَافِيلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ اهْدِنِي
لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ إِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ
إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ اور کبھی نماز کو اس دعا سے شروع کرتے اور جب
نماز وتر سے فراغت کرتے تین بار کہتے سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ اور
پہلے بار شور سے آواز کو کھینچکر کہتے اور جب گھر سے باہر نکلنا چاہتے یہ
دعا پڑھتے بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ
أَنْ أَزِلَّ أَوْ أُزَلَّ أَوْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ أَوْ أَظْلِمَ أَوْ يُظْلَمَ عَلَيَّ اور فرماتے
جو کر باہر ہوئے کیوقت گھر سے کہے بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فرشتہ اسکو کہتا ہے هُدِيتَ وَوُقِيتَ وَكُفِيتَ
اور اس شخص سے دور ہو جاتا ہے شیطان ابن عباس رض کہتے ہیں کہ اس بات
کو کہ میمونہ کے گھر ہیں ہم نے سنا کہ پیغمبر ص جب گھر سے سجدہ کو روانہ
ہوتے صبح کی نماز کو راہ میں کہتے تھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي
نُورًا وَاجْعَلْ فِي لِسَانِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي سَمْعِي نُورًا وَاجْعَلْ
فِي بَصَرِي نُورًا وَاجْعَلْ مِنْ خَلْفِي نُورًا وَاجْعَلْ مِنْ أَمَامِي
نُورًا وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِي نُورًا وَاجْعَلْ مِنْ تَحْتِي نُورًا اَللّٰهُمَّ
أَعْطِنِي نُورًا اور ابو سعید خدری کہتے ہیں پیغمبر خدا نے فرمایا کوئی بندہ اپنے
گھر سے باہر نہیں آتا نماز کو اور اس دعا کو پڑھتا ہے مگر اللہ تعالیٰ ستر ہزار
فرشتہ بھیجتا ہے کہ اوسکے واسطے بخشش چاہیں اور اللہ تعالیٰ قبول کرتا
ہے اپنے منہ سے اس بندہ کی نماز سے فارغ ہوا اور دعا یہ ہے اَللّٰهُمَّ
إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ السَّائِلِينَ عَلَيْكَ وَبِحَقِّ مَمْشَايَ هٰذَا إِلَيْكَ
فَإِنِّي لَمْ أَخْرُجْ بَطَرًا وَلَا أَشَرًا وَلَا رِيَاءً وَلَا سُمْعَةً خَرَجْتُ

لِقَاءَكَ وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ أَسْأَلُكَ أَنْ تُقَلِّبَنِي
مِنَ النَّارِ وَأَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ
اور دوسری حدیث میں سنن ابی داود کی ہے کہ جو مسجد میں آئے وقت کہے اَعُوذُ
بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ
الرَّجِيمِ شیطان کہتا ہے یہ شخص آج شر سے میرے بچا اور فرماتے ہیں جو کوئی چاہے
کہ مسجد میں آوے چاہیئے کہ مجھ پر درود بھیجے اور سلام وے تب کہے اَللّٰهُمَّ
افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اور نکلا چاہے تب کہے اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ
مِنْ فَضْلِكَ اور پیغمبر جب مسجد میں جایا چاہتے فرماتے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى
مُحَمَّدٍ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ اور
جب نماز صبح کی پڑھتی نماز کی جگہ پر بیٹھی رہتے یہانتک کہ آفتاب نکلتا تو دو رکعت
پڑھتے اسکی فضیلت میں حدیثیں بہت دس سے زیادہ وارد ہوئیں اور فرمایا کہ یہ عمل ایک
حج اور عمرہ کی برابر ہے پورا پورا پورا اور صبحکو فرماتے اَللّٰهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ
أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ النُّشُورُ وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ
لِلّٰهِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ
وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ رَبِّ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هٰذَا الْيَوْمِ وَخَيْرَ مَا
بَعْدَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي هٰذَا الْيَوْمِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ رَبِّ أَعُوذُ
بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ
فِي الْقَبْرِ اور رات کیوقت کہتے اَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ آخر تک ابوبکر صدیق
نے کہا یا رسول اللہ ہمکو بتاؤ کچھ کہ صبح اور شام کہا کریں فرمایا کہو اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ
السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ

شیطان اور شرکہ وان اقترف علی نفسی سوءا او اجرہ الی مسلم
اسکو صبح اور شام اور سوتے کیوقت تو کہی اور فرماتے تھے جو بندہ کہ صبح اور شام ہر
روز اور شب اس دعا کو پڑہے اسکو کچھ صدمہ نہ پہونچیگا بسم اللہ الذی لا یضر مع
اسمہ شیء فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم اور فرماتے کہ جو
صبح اور شام کہی رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا حق ہوگا
اللہ پر کہ اسکو راضی کرے اور جو کوئی کہ صبح اور شام کہی اللھم انی اصبحت
اشھدک واشھد حملۃ عرشک وملائکتک وجمیع خلقک انک
انت اللہ الذی لا الہ الا انت وان محمدا عبدک ورسولک
جو ایکبار کہی چوتہائی بدن اسکا آگ سے آزاد ہوگا اور اگر دوبار کہی آدہا بدن
اوسکا آگ سے آزاد ہوگا اور اگر تین بار کہی تین حصہ بدن آزاد ہوگا اور اگر چار بار کہے
تمام بدن آزاد ہوگا اور جو صبح کو کہی اللھم ما اصبح بی من نعمۃ او باحد
من خلقک فمنک وحدک لا شریک لک فلک الحمد ولک الشکر اسکا شکر
ادا ہوگا اور اگر رات کو کہے اللھم ما امسی بی آخر تک شکر اس رات کا ادا ہوگا اور
بہت صبح اور شام آنحضرت یہ دعا پڑہتے اللھم انی اسالک العافیۃ فی
الدنیا والاخرۃ اللھم انی اسالک العفو والعافیۃ فی دینی و
دنیای واھلی ومالی اللھم استر عوراتی وامن روعاتی اللھم
احفظنی من بین یدی ومن خلفی وعن یمینی وعن شمالی ومن
فوقی واعوذ بعظمتک ان اغتال من تحتی اصبحنا واصبح الملک
للہ رب العالمین اللھم انی اسالک خیر ھذا الیوم فتحہ ونصرہ
ونورہ وبرکتہ وھداہ واعوذ بک من شر ما فیہ وشر ما بعدہ
اور رات کا وقت ہوتا تو کہتے امسینا وامسی الملک للہ آخر تک اوسکی اور ایک کو اپنے

بیشہ مین سے فرمایا کہ صبح کیوقت کہہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ
اِلَّا بِاللّٰہِ مَا شَاءَ اللّٰہُ کَانَ وَمَا لَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُنْ اِعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ
شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا اور فرمایا جو اس کو صبح
کہے حفظ اور امان مین رہیگا جبتک رات ہو اور اگر شام کو کہیگا حفاظت مین خدا
کی رہیگا جبتک دن ہو اور ایک صحابی کو فرمایا کیا تجھکو نہ سکھاؤن چند باتین کہ اگر
اسکو کہی تو خدا تعالی غم کو تیری خوشی کے ساتھ بدل دے اور تجھکو قرض سے خلاص
کردے کہا کیون نہین یارسول اللہ سکھاؤ مجھکو وہ کلام فرمایا جب صبح اور شام ہو
کہو اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْعَجْزِ
وَالْکَسَلِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ غَلَبَۃِ
الدَّیْنِ وَقَھْرِ الرِّجَالِ اس مرد نے کہا مینے یہہ دعا پڑہی بارہی تعالی نے میرے
غم کو دور کیا اور قرض کو میرے ادا کیا اور فرمایا جو صبح اور شام کو یہہ کلمے کہی حق تعالی
دور کرتا ہی اس سے غم دنیا اور آخرت کا اور وہ کلمے یہہ ہین اَللّٰھُمَّ مَا اَصْبَحَ
مِنْکَ فِیْ نِعْمَۃٍ وَعَافِیَۃٍ وَسِتْرٍ فَاَتِمَّ عَلَیَّ نِعْمَتَکَ وَعَافِیَتَکَ
وَسِتْرَکَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اور ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور بولا
یارسول اللہ فقیر بہت مجھپر ہو پختی ہین فرمایا کہ صبح جب ہو تو کہہ بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی
نَفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ کہ تحقیق تجھپر نہ ہونگے ایک روز فاطمہ رض کو کہا کیا کام
ہے تجھکو اس سے کہ جب صبح ہو اور جب رات ہو تو کہی یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِکَ اَسْتَغِیْثُ
فَاَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ کُلَّہٗ وَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَۃَ عَیْنٍ اور فرمایا جو
صبح اور شام سات بار کہی حَسْبِیَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ
الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ حق تعالی مصیبت کو اسکے دنیا اور آخرت کی کفایت کریگا اور جو دل
روز سات کو پڑہے رات تک اسکو کوئی مصیبت نہ پہونچی اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ

إِلَّا أَنْتَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ
وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ اعْلَمْ أَنَّ
اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا اللَّهُمَّ
إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا إِنَّ
رَبِّي عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ کہتے ہین کہ ابو الدرداء کو خبر دی گئی کہ تیرا گھر جل گیا
بولا میرا گھر نہ جلیگا اسواسطے کہ چند کلمے جو مینے آنحضرت سے سنے ہین وہ وہان ہین جسجگہ
اسجگہ کو نہ جلاویگا جو دیکھا تو اطراف اوس گھر کے جل گیا تہا اور اسکا گھر سلامت رہا
اور فرمائی کہ سردار استغفار وہ ہین یہ ہے کہ کہی اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ
مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي
فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ جو صبح کو کہی یقین ہے اور اسدن مرجاوے تو
بہشت مین جائیگا اور اگر شام کو کہی یقین ہے اور اسرات کو مرجاوے تو ہیوقت بہشت مین
جائیگا اور فرمائی جو صبح اور شام کہی سوبار سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ کوئی شخص قیامت
مین اس سے زیادہ عمل لیکر نہین آویگا مگر جسنے اسی کلمہ کو اس سے زیادہ کہا ہوگا اور فرمائی
کہ صبحکو دس بار کہی لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ
وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اسکو دس نیکیان لکہی جائینگی اور دس گناہ کم
ہونگی اور ثواب دس غلام آزاد کرنیکا پاویگا اور اوس دن خدا پاک پناہ مین اسنے
لاویگا اور ہر صبح اور شام سوبار کہیگا تو اسکو ثواب آزاد کرنیکا سو غلام کی ہوگا
اور اسکو سو نیکی لکہی جائینگی اور سو گناہ اس سے مٹایا جائیگا اور کوئی زیادہ عمل سے
اسکے محشر مین نہ لائیگا اور مسند مین امام احمد کی ثابت ہے کہ رسول خدا نے زید بن
ثابت کو تعلیم کیا اور فرمایا کہ اپنر مواظبت کری ہر صبحکو لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ

وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ اللّٰهُمَّ مَا قُلْتُ مِنْ قَوْلٍ
أَوْ حَلَفْتُ مِنْ حَلْفٍ أَوْ نَذَرْتُ مِنْ نَذْرٍ فَمَشِيَّتُكَ بَيْنَ يَدَيْ ذٰلِكَ كُلِّهِ
مَا شِئْتَ كَانَ وَمَا لَمْ تَشَأْ لَا يَكُونُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ إِنَّكَ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ مَا صَلَّيْتُ مِنْ صَلٰوةٍ فَعَلٰى مَنْ صَلَّيْتَ وَمَا لَعَنْتُ
مِنْ لَعْنَةٍ فَعَلٰى مَنْ لَعَنْتَ أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا
وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ
وَالشَّهَادَةِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ فَإِنِّي أَعْهَدُكَ فِي هٰذِهِ الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا وَأَشْهَدُكَ وَكَفٰى بِكَ شَهِيدًا بِأَنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ
وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَلَكَ الْمُلْكُ وَلَكَ الْحَمْدُ وَأَنْتَ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ وَأَشْهَدُ أَنَّ
وَعْدَكَ حَقٌّ وَلِقَاءَكَ حَقٌّ وَالسَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَأَنَّكَ تَبْعَثُ
مَنْ فِي الْقُبُورِ وَأَنَّكَ إِنْ تَكِلْنِي إِلٰى نَفْسِي تَكِلْنِي إِلٰى ضَعْفٍ وَعَوْرَةٍ
وَذَنْبٍ وَخَطِيئَةٍ وَإِنِّي لَا أَثِقُ إِلَّا بِرَحْمَتِكَ فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي كُلَّهَا إِنَّهُ
لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ اور صحیح
یہ کہے اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ لَا أَسْتَطِيعُ دَفْعَ مَا أَكْرَهُ وَلَا أَمْلِكُ
نَفْعَ مَا أَرْجُو وَأَصْبَحَ الْأَمْرُ بِيَدِ غَيْرِي وَأَصْبَحْتُ مُرْتَهَنًا بِعَمَلِي
فَلَا فَقِيرَ أَفْقَرُ مِنِّي اَللّٰهُمَّ لَا تُشْمِتْ بِي عَدُوِّي وَلَا تَسُؤْنِي صَدِيقِي
وَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتِي فِي دِينِي وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّي وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِي
وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ مَنْ لَا يَرْحَمُنِي اَللّٰهُمَّ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ
نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ النُّشُورُ اَللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ
فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ

اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ شَیْطَانٍ وَّشِرْكِهٖ
سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مَاشَاءَ اللّٰهُ كَانَ
وَمَالَمْ یَشَاءْ لَمْ یَكُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ
قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا سُبْحَانَ اللّٰهِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ وَ
لَهُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِیًّا وَّحِیْنَ تُظْهِرُوْنَ یُخْرِجُ الْحَیَّ
مِنَ الْمَیِّتِ وَیُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَیُحْیِی الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذٰلِكَ
تُخْرَجُوْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ
الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَاَهْلِیْ وَمَالِیْ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ
عَوْرَاتِیْ وَاٰمِنْ رَوْعَاتِیْ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِیْ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَ
مِنْ خَلْفِیْ وَعَنْ یَمِیْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ وَمِنْ فَوْقِیْ وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ
اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ اَللّٰهُمَّ اَصْبَحْنَا نُشْهِدُكَ وَنُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ
وَمَلٰٓئِكَتَكَ وَجَمِیْعَ خَلْقِكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ
لَاشَرِیْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ
رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اور تین بار کہتی اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ
فِیْ سَمْعِیْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ اے اللہ عافیت دے مجھکو میرے بدن
اے اللہ عافیت دے مجھکو میرے کانوں میں اے اللہ عافیت دے تو مجھکو میرے بینائی
میں اور فرماتے اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ وَّ
اَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ كُلَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَآءِ
وَدَرَكِ الشَّقَآءِ وَسُوْٓءِ الْقَضَآءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَآءِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ
عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَّا یَخْشَعُ وَمِنْ نَّفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ
لَّا یُسْتَجَابُ لَهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِكَ

وَمَجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيعِ سَخَطِكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ
مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْلَمْ وَمِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ
اَعْمَلْ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ
اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ
وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَشَرِّ بَصَرِي وَشَرِّ لِسَانِي وَشَرِّ
قَلْبِي وَشَرِّ مَنِيِّتِي اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنَ التَّرَدِّي وَمِنَ الْغَرَقِ
وَمِنَ الْحَرْقِ وَالْهَدْمِ وَاَعُوذُ بِكَ اَنْ يَتَخَبَّطَنِي الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ
وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَمُوتَ فِي سَبِيلِكَ مُدْبِرًا وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ
اَنْ اَمُوتَ لَدِيغًا وَاَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَ
عِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيٰطِينِ اَنْ يَحْضُرُونِ اَللّٰهُمَّ
اَلْهِمْنِي رُشْدِي وَاَعِذْنِي مِنْ شَرِّ نَفْسِي اَعُوذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِيمِ
الَّذِي لَا شَيْءَ اَعْظَمُ مِنْهُ وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ
وَلَا فَاجِرٌ وَبِاَسْمَاءِ اللّٰهِ الْحُسْنٰى مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَ
مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَءَ وَبَرَءَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي جِدِّي وَهَزْلِي
وَخَطَائِي وَعَمْدِي وَكُلَّ ذٰلِكَ عِنْدِي اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِي دِينِيَ الَّذِي
هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِي وَاَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيهَا مَعَاشِي وَاَصْلِحْ لِي
اٰخِرَتِي الَّتِي فِيهَا مَعَادِي وَاجْعَلِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا زِيَادَةً لِي فِي كُلِّ خَيْرٍ
وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِي مِنْ كُلِّ شَرٍّ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ الْهُدٰى وَ
التُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى رَبِّ اَعِنِّي وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ وَانْصُرْنِي وَلَا
تَنْصُرْ عَلَيَّ وَامْكُرْ لِي وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ وَاهْدِنِي وَيَسِّرِ الْهُدٰى لِي وَانْصُرْنِي

عَلَيَّ مَنْ بَغَى عَلَيَّ رَبِّ اجْعَلْنِي لَكَ شَكَّارًا لَكَ ذَكَّارًا لَكَ رَهَّابًا لَكَ
مِطْوَاعًا لَكَ مُخْبِتًا إِلَيْكَ أَوَّاهًا مُنِيبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِي وَ
أَجِبْ دَعْوَتِي وَاغْسِلْ حَوْبَتِي وَثَبِّتْ حُجَّتِي وَسَدِّدْ لِسَانِي وَاهْدِ
قَلْبِي وَاسْلُلْ سَخِيمَةَ صَدْرِي اللَّهُمَّ مَا رَزَقْتَنِي مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ
قُوَّةً لِي فِيمَا تُحِبُّ اللَّهُمَّ مَا زَوَيْتَ عَنِّي مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا
لِي فِيمَا تُحِبُّ اللَّهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُولُ بِهِ بَيْنَنَا
وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِينِ
مَا تُهَوِّنُ بِهِ عَلَيْنَا مُصِيبَاتِ الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا
وَقُوَّاتِنَا مَا أَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلَى مَنْ
ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِي دِينِنَا وَلَا
تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا غَايَةَ رَغْبَتِنَا وَلَا
تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا اللَّهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَى
الْخَلْقِ أَحْيِنِي مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا عَلِمْتَ
الْوَفَاةَ خَيْرًا لِي وَأَسْأَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَأَسْأَلُكَ
كَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّضَى وَالسُّخْطِ وَأَسْأَلُكَ الْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنَى وَ
أَسْأَلُكَ نَعِيمًا لَا يَنْفَدُ وَأَسْأَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ وَأَسْأَلُكَ لَذَّةَ
النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ إِلَى لِقَائِكَ فِي غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَ
لَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ اللَّهُمَّ زَيِّنَّا بِزِينَةِ الْإِيمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً
مُهْتَدِينَ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي أَعْظَمُ شُكْرَكَ وَأُكْثِرُ ذِكْرَكَ وَأَتَّبِعُ
نُصْحَكَ وَأَحْفَظُ وَصِيَّتَكَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الصِّحَّةَ وَالْعِفَّةَ
وَالْأَمَانَةَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالرِّضَا بِالْقَدَرِ اللَّهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِي مِنَ

النِّفَاقِ وَعَمَلٍ مِنَ الرِّيَاءِ وَلِسَانٍ مِنَ الْكَذِبِ وَعَيْنٍ مِنَ الْخِيَانَةِ
فَإِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ سَرِيرَتِي
خَيْرًا مِنْ عَلَانِيَتِي وَاجْعَلْ عَلَانِيَتِي صَالِحَةً اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ
صَالِحَ مَا يُؤْتِي النَّاسَ مِنَ الْأَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ غَيْرَ الضَّالِّ وَ
لَا الْمُضِلِّ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي وَسَدِّدْنِي اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ
رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى وَمُنْزِلَ
التَّوْرٰىةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْفُرْقَانِ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ أَنْتَ آخِذٌ
بِنَاصِيَتِهَا اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ
فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ اقْضِ عَنَّا
الدَّيْنَ وَأَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيلَ
وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ
أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ اهْدِنِي لِمَا اخْتُلِفَ
فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ إِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ

اور جتنا چاہے درود پیغمبر پر بھیجے اور وضع درود کی جو آنحضرت سے روایت ہے بہتر ہے کتاب صلوٰۃ میں پہلے ہم نے بیان کیا ہی انہیں سے ایک یہ ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ
وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ
إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ
اے اللہ درود بھیج محمد پر اور محمد کی آل پر جیسا کہ درود بھیجا تو نے ابراہیم پر
اور ابراہیم کی آل پر اور برکت بھیج محمد پر اور محمد کی آل پر جیسا کہ برکت بھیجی تو نے
ابراہیم پر اور ابراہیم کی آل پر بیشک تو سراہا گیا بزرگ ہے اور سلام

پھر اور رحمت اللہ کی اور اوسکی برکتین دوسری وضع یہ ہے اللھم
صل علی محمد وعلی اھل بیتہ کما صلیت علی ابراھیم انک حمید
مجید اللھم صل علینا معھم اللھم بارک علی محمد وعلی
اھل بیتہ کما بارکت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید
مجید اللھم بارک علینا معھم صلوات اللہ وصلوات المومنین
علی محمد ن النبی الامی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
اے اللہ درود بھیج محمد پر اور اوسکے اہل بیت پر جیسا کہ درود بھیجا تو نے
ابراہیم پر بیشک تو سراہا گیا بزرگ ہے اے اللہ درود بھیج ہمپر اونکے ساتھ اے اللہ
برکت بھیج محمد پر اور اوسکے اہل بیت پر جیسا کہ برکت بھیجی تو نے ابراہیم پر اور ابراہیم
کی آل پر بیشک تو سراہا گیا بزرگ ہے اے اللہ برکت بھیج ہمپر اونکے ساتھ
درود اللہ کا اور درود مومنونکا محمد پر جو نبی امی ہے سلام تمپر اور رحمت اللہ
کی اور برکتین اوسکے اور بالکل وضع جو مجھکو پہونچے ہین اوتالیس ہین انمین سے
پہلیل آنحضرت سے روایت ہے اور باقی صحابہ اور تابعین سے راضی ہو اللہ
ان سب سے اور افضل وضعہین علما کو اختلاف ہی اور شیخ محی الدین نووی
رحمۃ اللہ علیہ نے اذکار مین اپنے اسپر اختصار کیا کہ افضل یہ ہے کہ کہی اللھم
صل علی محمد عبدک ورسولک النبی الامی وعلی ال محمد و
ازواجہ وذریتہ کما صلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم
وبارک علی محمد ن النبی الامی وعلی ال محمد وازواجہ
وذریتہ کما بارکت علی ابراھیم فی العلمین انک حمید مجید
اسواسطے کہ یہہ کیفیت جامع ہے سارے عبارتونکو جو حدیث صحیح مین وارد
ہوئے ہین اور امام ابراہیم مروزی رحمۃ اللہ علیہ کہتا ہے افضل یہہ ہے کہ کہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ فِی الْعٰلَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ کَاَفْضَلِ مَا رَحِمْتَ اِبْرٰھِیْمَ وَاٰلَ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کَاَفْضَلِ مَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَاٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ تَرَحَّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کَاَفْضَلِ مَا تَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَاٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کَاَفْضَلِ مَا سَلَّمْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَاٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

سَہْوَ عَنْہُ الْغٰفِلُوْنَ اے اللہ درود بھیج محمد پر اور محمد کی آل پر جتنا کہ ذکر کیا تیرا
اگلوں نے اور جتنا کہ بھول گئے اوس سے غافل **فصل ہیان مین کپڑا**
پہننے کے دعا مین آنحضرت جب کپڑا پہنتے یہہ دعا پڑہتے اَللّٰھُمَّ
لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ کَسَوْتَنِیْہِ اَسْاَلُکَ خَیْرَہٗ وَخَیْرَ مَا صُنِعَ لَہٗ وَاَعُوْذُ بِکَ
مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَہٗ اے اللہ تیرا شکر ہے تو نے مجھکو یہہ کپڑا پہنایا مانگتے
ہین تجھسے خیر اوسکی اور خیر اس چیز کی جسکے واسطے بنا اور پناہ مانگتے ہین تجھسے شر
سے اوسکی اور شر اوس چیز کی جسکے واسطے بنا اور فرماتی جو کپڑا پہنے کبھی اَلْحَمْدُ
لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ غُفِرَ لَہٗ
مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ شکر ہے اللہ کا جسنے پہنایا یہہ کپڑا اور نصیب کیا مجھکو یہہ
نہ پہرنے سے میرے اور نہ زور سے بخشا جائیگا جو گزر چکا گناہ اوسکا اور امیرالمومنین
عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین آنحضرت سے کہ فرمایا جسنے کپڑا نیا پہنا اور کہا اَلْحَمْدُ
لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِہٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِہٖ فِیْ حَیَاتِیْ شکر
اللہ کا جسنے پہنایا مجھے وہ چیز جس سے ڈہکی عورت میرے اور رونق ہوئی حیاتی مین
میری اور بعد اوسکی پہنے کپڑے کو کسی فقیر کو دی ہمیشہ حفظ اور پناہ اور راہ حق کے
چلنے مین رہیگا اور عادت آنحضرت کی یہہ تہی کہ جب کپڑا یا عمامہ آتا اوسکا کوئی نام
رکہتے اور امیرالمومنین عمر پر ایک کپڑا دیکہا کہا یہہ کپڑا دہویا یا نیا کہا دہویا
کہا اَلْبَسْ جَدِیْدًا وَعِشْ حَمِیْدًا وَمُتْ شَہِیْدًا یعنے پہن اور اچھے زندگی کر
اور شہید مر **فصل ہیان مین گہر آنے کی دعا** کی آنحضرت جب گہر
مین آتے کہتے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَفَانِیْ وَاٰوَانِیْ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ
وَسَقَانِیْ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ مَنَّ عَلَیَّ اَسْاَلُکَ اَنْ تُجِیْرَنِیْ مِنَ النَّارِ

شکر اوس خدا کا جسنے کفایت کی بھی اور جگہ دی بھی اور شکر ہے اوس خدا کا
جسنے کہلایا مجھکو اور پلایا مجھکو اور شکر ہے اوس خدا کا جسنے احسان کیا مجھپر
مانگتا ہون کہ پناہ دے مجھے آگ سے اور فرمایا جب مسلمان گھر مین اپنے پاؤن چاہیئے
کہ کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلِجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا
وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا ۵ اسی اللہ مین مانگتا ہون تجھسے بھلی بیٹھنے کی جگہ اور بہتر
نکلنے کیجگہ نام سے اللہ کے درآیا مین اور اپنے اللہ پر بھروسا کیا پیچھے یہ کہے
اور گھر والون کو سلام کہے اور انس رضی اللہ عنہ مالک کو فرمایا جب تو اپنے گھر مین آوے گھر والونپر
سلام کہی برکت ہوگی تجھپر اور تیرے گھر والونپر اور فرمایا تین شخص پناہ اور ضامن
مین حقتعالی کے ہین ایک وہ کہ نیت سے جہاد اور غزا کی گھر سے باہر نکلی ضامن
اللہ کی ہے یا اوسکو مار ڈالیگا اور بہشت مین لیجائیگا یا سلامتی کے ساتھ مزدور
اور لوٹ کی پھیریگا اور دوسرا جو نماز کیواسطے مسجد کو چلتا ہے اللہ کی پناہ مین ہے
یا مر جائیگا اور بہشت مین جائیگا یا سلامت ثواب اور غنیمت کے ساتھ پھر آویگا اور تیسرا
وہ شخص کہ گھر مین درآوے اور سلام اپنے لوگونپر کہی وہ بھی اللہ کی پناہ مین ہے اور
فرماتے تھے جب ایک شخص گھر مین آوے اور داخل ہوتے وقت اور کھانیکے وقت حق
تعالی کو یاد کرے شیطان کہتا ہے اس گھر مین مجھکو جگہ سونے کی ہے اور نہ
کھانی کی اور اگر درآوی گھر مین اور آتے وقت خدا کو یاد نکرے شیطان کہتا
ہے کہ سونے جگہ پائی اور جب کھانیکے وقت اللہ کو یاد نکری شیطان کہتا ہے
کھانیکی جگہ اور سونے کیجگہ دونون پائین **فصل** یہ مین پائخانہ کی دعا
آنحضرت جب اس گھر مین جایا چاہتے کہتے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ
الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ ۶ یعنی اللہ پناہ مانگتا ہون جن سے اور جنیون سے اور دوسری حدیث
مین آیا ہے کہ جب پائخانے جانے لگے کوئی تم مین تو عاجز نہو اسکے کہنے سے اَللّٰھُمَّ

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الرِّجْسِ النَّجِسِ الْخَبِيْثِ الْمُخْبِثِ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ اے اللہ
مین پناہ مانگتا ہون تیرے پلید خبیث مخبث شیطان رجیم کی اور پیشاب کی حالت
مین ایک شخص نے انپر سلام کہا جواب نہ دیا فرمایا کہ خدای تعالی ہمکو اس سے دشمن
پکڑتا ہی یعنی پیشاب کی حالت مین بات کہنی سے اور فرمایا کہ چاہیے کہ کوئی پیشاب
یا جاضر ور پہر نکلی وقت قبلہ کیطرف پیٹھ یا موہ نکرے اور اس حدیث کو اک جماعت
نے صحابہ کی روایت کیا اور حدیث رخصت کی مسند مین امام احمد نے روایت کی کہ پیغمبر
خدا کی نزدیک ذکر کیا کہ ایک گروہ قبلہ کیطرف موہ کرنا پیشاب کے حالت مین مکروہ
جانتے ہین فرمایا انکار کے ڈہب پر کہ ایسا کرتے ہین تو چوتڑ کو قبلہ کیطرف کرو
ہر چند مسند مین امام احمد کی ہے لیکن امام اہل حدیث کی بخاری نے تو اسپر طعن کیا اور
کبھی بیان نہ کیا اسمین اسکو اثبات نکیا اور امام احمد کا کلام اثبات اور تحسین کو اسکے
نہین ہے اور دوسرے یہہ کہ منقطع ہے اور مرسل ہے اور بعضے راوی ضعیف ہین اور جب
پائخانہ سے نکلتے کہتے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ عَنِّي الْاَذٰى وَعَافَانِيْ شکر
ہے اوس خدا کا جو لیگیا مجھسے اذیت اور بچالیا مجھکو اور وضو کا ذکر اول کتاب مین
کیا گیا **فصل اذان کے ذکر مین** اذان کی پانچ چیزین ہین شروع مین مقرر
ہیں مؤذن ایک سننے والا جو موذن سے سنے اسکی مثل کہے سوا لفظ حی علی الصلوۃ
حی علی الفلاح کے کہ اسکو لاحول ولاقوۃ الا باللہ سے بدلی اور کوئی حدیث جمع کرنیمین
حوقلہ اور حیعلہ کے ثابت نہین ہوئے اور نہ قصر کرنیمین جیعلہ پر دوسرے یہہ کہ کہی رَضِيْتُ
بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا راضی ہوا مین اللہ سے رب ہے اور
اسلام سے دین ہے اور محمد سے رسول ہے اور فرمایا کہ یہہ قول موجب مغفرت کو ہے
تیسرے یہہ کہ درود رسول پر بھیجے موذن کے جواب کے بعد چوتھی یہہ کہ یہہ دعا پڑھے
اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ

والفضيلة وابعثه مقاما محمودا ن الذي وعدته انك لا
تخلف الميعاد انجوين ہے کہ دعا اپنی دنیا اور آخرت کی وسطی کرے اور بعض روایت
مین سند امام احمد کے آیا ہے بعد اذان موذن کہے اللهم رب هذه
الدعوة القائمة والصلوة النافعة صل على محمد وارض عنه رضى
لا سخط بعده یا رب تعالی اسکی دعا کو قبول کریگا اور ام سلمہ نے کہا کہ پیغمبر خدا نے مجھے
تعلیم کیا کہ آخر اذان مغرب کے اول وقت کہون اللهم هذا اقبال ليلك وادبار
نهارك واصوات دعاتك فاغفر لي اور ابو امامہ کہتا ہے آنحضرت
اذان کی آواز جو سنتے یہ دعا پڑہتے اللهم رب هذه الدعوة المستجابة
المستجاب لها دعوة الحق وكلمة التقوى توفني عليها واحيني
عليها واجعلني من صالحي اهلها عملا يوم القيمة اور فرماتے کہ دعا
درمیان اذان نماز اور اقامت کے رد نہین ہوتی صحابہ نے پوچہا کیا مانگین فرمایا چین مانگو
دنیا اور آخرت مین **فصل دعا مین عشرہ ذی حجہ کے** عشرہ
ذی حجہ مین آنحضرت دعا بہت کرتے اور حکم کرتے تہلیل اور تکبیر اور تحمید کا اور بعض روایات
مین وارد ہوا ہے کہ پیغمبر خدا تکبیر کہتے نماز صبح سے عرفہ کے دن عصر تک آخر دن تشریق
کے پیچہے ہر نماز فرض کے کہتے الله اكبر الله اكبر الله اكبر ..... لا اله الا الله والله
اكبر الله اكبر ولله الحمد اور ہر چند اسناد اس حدیث کی صحت کی رتبہ کو نہین
پہونچی لیکن عمل سب اہل اسلام کا اسپر ہے اور امام شافعی سے منقول ہے کہ اتنا زیادہ
ہو تو بھی بہتر ہے اور زیادتی یہ ہے الله اكبر كبيرا والحمد لله كثيرا وسبحان
الله بكرة واصيلا لا اله الا الله ولا نعبد الا اياه مخلصين له
الدين ولو كره الكافرون لا اله الا الله وحده صدق وعده ونصر
عبده وهزم الاحزاب وحده لا اله الا الله والله اكبر **فصل دعا**

مین نیا چاند دیکھنے کے آنحضرت صلعم نیا چاند دیکھتے تو کہتے اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ
عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّکَ
اللّٰہُ اور کبھی کہتے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ
وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِیْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی رَبُّنَا وَرَبُّکَ
اللّٰہُ اور سنن ابی داود مین قتادہ سے روایت کرتے ہین کہ پیغمبر خدا جب نیا چاند
دیکھتے کہتے ھِلَالُ خَیْرٍ وَرُشْدٍ ھِلَالُ خَیْرٍ وَرُشْدٍ وَاٰمَنْتُ بِالَّذِیْ
خَلَقَکَ اٰمَنْتُ بِالَّذِیْ خَلَقَکَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ذَھَبَ بِشَھْرِ کَذَا وَ
وَجَاءَ بِشَھْرِ کَذَا اور سناد اس حدیث کی ضعیف ہے **فصل**
بیان مین کہانا کہانی کی دعا کی آنحضرت جب کہانا کہاتے
بسم اللہ سے شروع کرتے اور دوسرون کو بھی اسکے کہنے کو فرماتے
اور فرمایا اگر کوئی کہانا کہاتا ہے چاہیئے کہ بسم اللہ کہے اگر پہلے بھول جاوے
پیچھے کہی یا جس جگہ کہانیکے درمیان یاد آوے کہے بِسْمِ اللّٰہِ فِیْ اَوَّلِہٖ
وَاٰخِرِہٖ اور محققین کے نزدیک بسم اللہ کہنا اول کہانیمین واجب ہے کیونکہ حدیث
اس امر کے صحیح اور معارض سے پاک ہین لیکن اگر کسے مجمع مین ہو تو
کہنا ایک کا اس جماعت سے کفایت کرتا ہے دوسرون کیطرف سے
یا نہین ایک گروہ علما کی کہتے ہین کہ کفایت کرتا ہے لیکن حدیث حذیفہ
کی اسبات کے موافق نہین ہے اسواسطے کہ وہ روایت کرتا ہے کہ اِنَّا حَضَرْنَا
مَعَ النَّبِیِّ طَعَامًا فَجَاءَتْ جَارِیَۃٌ کَاَنَّھَا تُدْفَعُ فَذَھَبَتْ لِتَضَعَ
یَدَھَا فِی الطَّعَامِ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدِھَا
ثُمَّ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ فَاَخَذَ بِیَدِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ اِنَّ الشَّیْطَانَ یَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ اَنْ لَّا یُذْکَرَ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ

وَاِنَّهٗ جَاءَ بِهٰذِهِ الْجَارِيَةِ لِيَسْتَحِلَّ بِهَا فَاَخَذْتُ بِيَدِهَا فَجَاءَ بِهٰذَا الْاَعْرَابِيِّ لِيَسْتَحِلَّ بِهٖ فَاَخَذْتُ بِيَدِهٖ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّ يَدَهٗ لَفِيْ يَدِيْ مَعَ يَدَيْهِمَا ثُمَّ ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ وَاَكَلَ اور سنن مین ترمذی کی یہی حدیث سے عایشہ کے ثابت ہے کہا نبی صلعم چھ صحابہ کے ساتھ کہانا کہاتے تھے اچانک ایک گنوار آیا اور اس سب کہانے کو دو لقمہ کیا پیغمبر خدا نے فرمایا کہ گنوار اگر بسم اللہ کہتا یہ کہانا تمکو کافی ہوتا اور تحقیق ہے کہ پیغمبر خدا اور صحابہ کی جماعت نے تسمیہ کہا تھا سو اگر تسمیہ ایک کا کافی ہوتا اور ون کے تسمیہ سے تو اعرابی کے تسمیہ کہنے کی محتاج نہ ہوتے اور حدیث ضعیف مین وارد ہے کہ مَنْ نَسِيَ اَنْ يُّسَمِّيَ عَلٰى طَعَامِهٖ فَلْيَقُلْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَحَدَهٗ اِذَا فَرَغَ اور جب کہانے سے فرغت کرے کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا اور کبھی کہتی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَفَانَا وَاٰوَانَا اور کہتی جو کہانا کہاوے اور کبھی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنِيْ هٰذَا مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ بخشے جاوین کے گناہ جو کر چکا ہے اور کبھی کہانے کے بعد کہتی اَللّٰهُمَّ اَطْعَمْتَ وَسَقَيْتَ وَاَغْنَيْتَ وَاَقْنَيْتَ وَهَدَيْتَ وَاَحْيَيْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى مَا اَعْطَيْتَ اور کبھی کہتے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ مَنَّ عَلَيْنَا وَهَدَانَا وَالَّذِيْ اَشْبَعَنَا وَاٰوَانَا وَكُلَّ الْاِحْسَانِ اَتَانَا اور دوسری حدیث مین ثابت ہے کہ فرمایا جب کوئی تم مین کہانا کہاوے چاہیے کہ کہے اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَاَطْعِمْنَا خَيْرًا مِّنْهُ اور اگر دودھ پینے چاہئے کہے اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ اور جب پانی پیتے تو تین بار دم لیکر پیتے اور شروع مین ہر دم کی بسم اللہ اور آخر مین الحمد للہ کہتے

فصل بیان مین

پھر مین آنے کے پیغمبر خدا جب اپنے گھر مین آتے کہے فرماتی کہ تمہاری پاس

پچھ رہا ہے اور جب سامنے آتا اگر موافق طبیعت کی پاتے تناول فرماتی اور اگر
نہین تو ترک کرتے اور کبھی کسی کھانیکو عیب نہ کرتے اور کبھی کبھی کھانی کی تعریف
کرتے جیسے کہتے کہ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ اور سوا اسکے بھی اسیطرح اور اگر کہانا سامنے
آتا اور روزہ رکھی ہوتے فرماتے کہ مین روزہ دار ہون اور کہانا شروع کرتے وقت
بولتے اور مہمانون کو دوبارہ کہانا دینیکو پوچھتی جیسا کہ گوگو لگا دستور ہے جیسا حدیث
مین ابوہریرہ کے اور قصی مین دودھ کے فرمایا اِشْرَبْ اوسنی پیا دوسری بار فرمایا اشرب پھر
دوسری بار فرمایا اشرب برابر اسیطرح کہتے گئے یہانتک کہ اوسنی کہا قسم ہے اس
کی جسنے تجھکو بھیجا سچ کر دوسرے گھونٹ دودھ کی مین نہین پاتا اور جب کبھی گھر مین کہانا
کہانیکو اسکو دعا دیتے کبھی فرماتی اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ وَاغْفِرْ لَھُمْ
وَارْحَمْھُمْ اور کبھی کہتے اَفْطَرَ عِنْدَکُمُ الصَّائِمُوْنَ وَاَکَلَ طَعَامَکُمُ الْاَبْرَارُ
وَصَلَّتْ عَلَیْکُمُ الْمَلَائِکَۃُ اور ابوالہیثم مالک بن التیہان نے آنحضرت کو ایک جماعت
کے ساتھ صحابہ کے دعوت کے جھانے سے فارغ ہوئے فرمایا صحابہ کو کہ جزا دو اور
بدلا اوا کرو اسکا کہنے لگے یارسول اللہ اسکا کیا بدلا ہے فرمایا جو کسی کے گھر مین جائے
اور کہانا اور پانی اوسکا کہاوے اوسکو دعا کرے یہی اوسکا بدلا ہوگا اور فرمایا جب
کہانا کہاؤ تو اسکو بچاؤ اللہ کی یاد مین اور نماز مین اور کہانا کہاکر جلدی شور نہ
کرو کہ دل تمہارے سخت ہونگے اور ایکبار ایک کو رہی کا ہاتھ پکڑ کر اپنے کہانیکی
رکابی مین ڈالدیا اور فرمایا بِسْمِ اللّٰہِ ثِقَۃً بِاللّٰہِ وَتَوَکُّلًا عَلَی اللّٰہِ اور حکم فرماتے
کہ دہنی ہاتھ سے کہانا کہاؤ اور بائین ہاتھ سے نہ کہاؤ کہ شیطان بائین ہاتھ سے
کہاتا پیتا ہے اور کسی نے شکایت کی آنحضرت کے سامنے کہ کتنا ہی کہاتا ہون پیٹ
نہین بھرتا فرمایا جلد جلد نہ کہاؤ ملکر کہاؤ اور خدا کو یاد کرکے کہاؤ کہ برکت تمہارے کہانیپر نازل ہو

فصل سلام اور راہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

اسباب مین صحیح حدیث مین ثابت ہوا ہے کہ افضل الاسلام وخیرہ اطعام
الطعام وان تقرء السلام علی من عرفت ومن لم تعرف
اور صحیحین مین ثابت ہی کہ باری تعالی نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا حکم فرمایا کہ
جا نزدیک جماعت فرشتون کی اور اونپر سلام کر اور سن کر یہ لوگ تجھکو کیا
جواب دیتے ہین کہ وہ جواب تیری دعا ہے اور تیری اولاد کی سو آدم نے
اور اونپر سلام کیا السلام علیکم کے لفظ سے انہون نے جواب مین کہا السلام
علیک ورحمۃ اللہ رحمۃ اللہ کے لفظ کو زیادہ کیا اور پیغمبر خدا نے حکم فرمایا
سلام کی جاری کرنیکا اور فرمایا جب سلام کو رواج دوگے تمہارے درمیان
دوستی پیدا ہوگی اور لوگ بہشت مین نجائین گے جبتک ایمان نہ لائین گے
اور ایمان نہ لائینگے جبتک آپسمین خدا کی واسطی ایکدوسرے سے دوستی نہ کرینگے
اور صحیح بخاری مین ہے قال عمار ثلث من جمعھن فقد جمع الایمان
الانصاف من نفسک وبذل السلام للعالم والانفاق من
الاقتار یعنی تین باتون کی ضمن مین تمام اصل اور فرع ایمان کا ہے اسواسطے
کہ انصاف کے سبب حق خالق اور مخلوق دونونکا اچھی طرح ادا ہوتا ہے
اور بخشنا سلام کا ساری خلق کو اور کہانا کہلانا اور مال خرچ کرنا خصوص
تہوڑی مین سے جب انصاف کی ساتھ جمع کرین تو اصول اور فروع ایمان کے
سب اسمین جمع ہونگے آور پیغمبر خدا کا گزر لڑکون پر ہوتا تو اونپر بہی سلام فرماتے
اور بوڑہی عورتون کی جماعت پر گزرتے اونپر سلام کرتے اور فرماتی کہ ارکا
بڑی کو سلام کری اور آنیوالا بیٹہے کو اور سوار پیادہ کو اور تہوڑے بہت کو
اور جب برابر ہون ان صفتون مین جو پہلے سلام کرے اسکو بڑی فضیلت ہے
اور فرماتی کہ زیادہ نزدیک اور زیادہ اولے مخلوقون مین خدا کی پاس وہ شخص ہے

سبقت کرتا ہے سلام مین اور عادت آنحضرت کی یہ تھی جب آتی سلام کہتے
جاتے لگتی سلام کہتے اور فرماتی اِذَا تَعَدَّلَ اَحَدُکُمْ فَلْیُسَلِّمْ وَاِذَا قَامَ فَلْیُسَلِّمْ
فَلَیْسَتِ الْاُوْلٰی بِاَحَقَّ مِنَ الْاٰخِرَۃِ اور دوسری جگہ فرمایا اِذَا لَقِیَ اَحَدُکُمْ
صَاحِبَہٗ فَلْیُسَلِّمْ عَلَیْہِ فَاِنْ حَالَ بَیْنَھُمَا شَجَرَۃٌ اَوْ جِدَارٌ ثُمَّ لَقِیَہٗ
فَلْیُسَلِّمْ عَلَیْہِ اَیْضًا اور جب مسجد مین آتی نماز تحیۃ المسجد شروع کرتی اسکے
بعد سلام حاضرون پر کرتی اسواسطے کہ اللہ کا حق ان صور تو مین مقدم ہے حق مخلوق
کے اور جب رات کو گھر مین آتے سلام اسطرح کرتے کہ جاگنی والے سنتے اور سونے والے
نہ چونکتے اور فرماتی اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْکَلَامِ وَلَا تَدْعُوْا اَحَدًا اِلَی الطَّعَامِ حَتّٰی یُسَلِّمَ
ہر چند سناد مین اسکی ضعف ہے لیکن عمل اہل اسلام کا اسپر ہے اور دوسری حدیث مین ہے
اَلسَّلَامُ قَبْلَ السُّؤَالِ فَمَنْ بَدَءَکُمْ بِالسُّؤَالِ قَبْلَ السَّلَامِ فَلَا تُجِیْبُوْہُ
اور بعض روایت مین آیا کہ جو سلام نکرتا اجازت گھر مین آنے کی نہ دیتی اور فرماتی لَا
تَاْذَنُوْا لِمَنْ لَمْ یَبْدَءْ بِالسَّلَامِ اور کلدہ بن حنبل نے کہا ہمکو صفوان بن امیہ نے
پیغمبر خدا کی پاس دودھ اور گگڑی اور لبا ہدیہ بکریہ بھیجا مین گھر مین بیکر چلا آیا بی اذن اور
سلام کہے نہ فرمایا پھر جا اور السلام علیکم کھ اسکے بعد داخل ہو اور جب کسے قوم کی پاس آتے
سامنے سے نہ آتی بلکہ داہنی طرف سی یا بائین طرف سے نزدیک آتے اور کبھی کہتے
اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمُ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ اور جسی دیکھتے اسپر سلام کہتے اور سلام لوگونکا
دوسرونکو پہنچاتی جسطرح سلام خدا کا حضرت خدیجہ کو پہنچایا جبرئیل نے اور
کہا یا رسول اللہ یہ خدیجہ آئی ہے اور تیرا واسطی کہا نا لائی ہے اسکو حق تعالی کیطرف
سے سلام پہونچا اور خوشخبری دے اسکو اللہ اسکو بہشت مین ایک گھر جواہر کا اسکے
بدلے دیگا اور ایک دوسری بار عایشہ کو فرمایا کہ اسوقت جبرئیل علیہ السلام حاضر
ہین اور تجھکو سلام کہتے ہین عایشہ نے کہا وَعَلَیْہِ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ

وبرکاتہٗ اور جب سلام کرتے تمام وبرکاتہ کی لفظ تک پہونچا تی ایکدن ایک
شخص آیا کہا السلام علیک یا پیغمبر خدا نے جواب دیا اور فرمایا کہ عشرۃ یعنے دس نیکی
تیری واسطے ثابت ہوئی دوسرا آیا اوسنے کہا السلام علیک ورحمۃ اللہ
جواب دیا اور فرمایا عشرون یعنی بیس نیکی تیرے واسطے ثابت ہوئی ایک اور آیا اوسنے
کہا السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ جواب دیا اور فرمایا ثلثون یعنی تیس
نیکی تیری واسطے ہے ایک اور آیا اسنے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ
ومغفرتہٗ فرمایا کہ اربعون یعنے تجھکو چالیس نیکی ھٰذا ایکون الفضائل اور سنا و
میں اس حدیث کی ضعف ہے اور جبکو دیکھتے پہلے آپ سلام کرتے اور اگر کوئی دوسرا
پہلے سلام کرتا تو جواب میں فوراً اتنا یا اس سے زیادہ کہتی دیر نہ کرتی مگر کسی عذر سے
جیسے نماز یا پاخانہ ہے اور سلام کا جواب اسطرح کہتے کہ سلام کرنیوالا سنے اور اشارے
پر کفایت نہ کرتے مگر نماز میں کہ صحیح حدیثوں سے ثابت ہوے کہ اگر کوئی نماز میں اپر سلام
کرتا انگلی سے اشارہ کرتے جواب کا اور ان حدیثوں کا کوئی معارض نہیں ہے مگر ایک
مجہول حدیث کہ من اشار فی صلوتہ اشارۃ یفھم عنہ فلیعد صلوتہ
یہہ حدیث معارضہ کی لائق نہیں اور تمسک کے قابل نہیں اور سلام شروع کہتے
السلام علیک ورحمۃ اللہ اور مکروہ جانتے پہلے کہنا علیک السلام ابوجری بیچنے نے
کہا رسول اللہ کی پاس میں آیا اور میں کہا علیک السلام یا رسول اللہ
فرمایا لا تقل علیک السلام فان علیک السلام تحیۃ الموتی نہ کہہ علیک
السلام کہ علیک السلام دعا ہے مردوں کے یعنے شاعروں کی اور سوا نجی اور لوگوں کے
عادت یہہ ہے کہ مردوں کو اس صیغہ سی دعا دیتی ہیں پس اس سے حق میں زندوں کی اچھا نہیں
کرا اور جواب سلام کا وعلیک السلام واو کی ساتھ کہتے اور بعض فقیہ کہتی ہیں
اگر بے واو کی جواب دیں جواب نہوگا اور فرض ساقط نہوگا اسواسطے کہ مخالف سنت

کہے ہی اور بہت علما کہتے ہین کہ ساقط ہوجائیگا اور دلیل لاتے ہین بابت جواز ہی سے
قالوا سلاما قال سلام اور پہلی سلام کرنا اہل کتاب کو منع فرمایا ابوہریرہ روایت
کرتے ہین لا تبدؤا الیہود والنصاری بالسلام واذا لقیتموھم فی طریق
فاضطروھم الی اضیقہ اور سند عامہ کے دو قول ہین بعضے کہتے ہین مسلمان اس بات کی قابل
ہین یعنی یہود اور نصاری کو پہلی سلام نکرین اور بعضے جایز کہتے ہین اور انکی سلام کا
جواب واجب ہے یا نہین اسمین بھی دو قول ہین سب اس بات پر ہین کہ واجب ہے اور
بعضے کہتے ہین کہ واجب نہین جیسا بدعت والونپر اور حدیث صحیح مین ثابت ہے
کہ ایک گروہ نہی کہ اسمین مسلمان اور مشرک اور بت پرست ملے ہوئے تھے اسپر گزری
آنحضرت نے اسپر سلام کیا اور ایک حدیث مین سنن ابی داود کی وارد ہی یجزی عن الجماعۃ
اذا مروا ان یسلم احدھم ویجزی عن الجلوس ان یرد احدھم لیکن اس
حدیث کی راویونمین سعید خزاعی ہے اور ایک جماعت اسکو ضعیف کہتی ہین اور
عادت آنحضرت کی یہ تھی کہ جو کوئی کیکلا کر سلام پہونچاتا اسپر اور کہلا بھیجنے والے
دونونپر سلام کہتے جیسا سنن مین ثابت ہوا ہے کہ ایک شخص نے کہا ان ابی
یقرئک السلام فرمایا علیک وعلیہ السلام اور عادت نبی کی تھی
کہ جس سے ایسی تقصیر صادر ہوا اوس سے سلام اور جواب سلام ترک کرتے اور جب
سلام کہ بڑی شعایر سلام سے ہے ان شہر ونمین ہندوستان کے نہایت دور پڑے ہے
اور سر جھکانا اور پیٹھ جھکانا کہ شعایر بدعت والونکا ہے قایم مقام اسکے ہوا اور سلام کا
لفظ موقوف نکالنا بہت خلق کے نزدیک ترک ادب اور بدتہذیبی ہے حکام کو لازم
ہے کہ سلام کے جاری کرنیمین سعی اور کوشش کرین اور مرتب کرنیمین اس شعار کی جان
لڑاوین اور اسکو بڑا قرب اور اشرف وسیلہ نجات کا اور بہت بڑا اسباب قرب
رب الارباب کا جانین فصل اذن للبنی مین صحیح حدیث مین ثابت ہے کہ

اذن لینا سلام کے پیچھے ہوتا فعلاً اور تعلیماً یعنے آنحضرت آپ بھی کرتے اور
لوگون کو بھی تعلیم فرماتی ایک شخص دروازہ پر آیا اور کہا آیا حضرت ان کسی کو
کہا کہ جا اسکو استیذان کی تعلیم کر اور کہے کہ کہے السلام علیکم
ءادخل اوس شخص نے سنا اور کہا السلام علیکم ءادخل پھر یکم دیا تب آیا
اور فرماتی اذن لینا تین بار ہے اگر اذن پاوی تو جا اور نہین تو پھر جا اور
فرماتی اگر کوئی حکم کسی قوم کے گھر مین جہانکی گھر والے کو حلال ہے کہ اسکی آنکھ
پھوڑ دیوے اور قصاص لازم نہ آویگا اور ستاذن کو فرمایا کہ اگر اسکو کہین کون
ہے جواب مین نہ کہی کہ ہم مین بلکہ نام یا کنیت یا لقب اپنا کہی اور ایک حدیث
مین جسکو ابوہریرہ نے روایت کیا سنن ابوداود مین آیا ہے کہ رسول الرجل
الی الرجل اذنہ وفی لفظ اذا دعی احدکم الی طعام فجاء مع
الرسول فان ذلک اذن لہ اور جب کسی مقام مین خلوت کرے ایک
شخص کو مقرر کرتے کہ کسیکو بے اذن پہنچنے نہ دے **فصل چھینک کے**
بیان مین آنحضرت کو جب چھینک آتی ہاتھ کو یا کپڑے کو موںھ پر رکھتے
آواز کو چھینک کے دبا دیتے اور فرماتی بہت جمہوائی اور سخت چھینک
شیطان سے ہے اور خدا چھینک کو دوست رکھتا ہے جمہوائی کو کراہت کہتا ہے
اور جب کوئی تم مین چھینکے اور اللہ کا حمد کہی واجب ہے ہر مسلمان کو جو حمد کو
اوسکی سنے یرحمک اللہ کہے لیکن جمہوائی شیطان سے ہے اگر کسیکو جمہوائے
اوسی چاہیے کہ اوسکو روکے جتنا ہوسکے اور صحیح بخاری مین ہے کہ جب کسیکو تم مین
چھینک آئے چاہیئے کہ کہی الحمد للہ اور جو بھائی مسلمان کہ حاضر ہو اوسنے
چاہیئے کہ کہی اوسکو یرحمک اللہ اور چھینکنے والا جواب مین کہی یغفر اللہ
لکم ویصلح بالکم اور ایک شخص کو آنحضرت کی حضور مین چھینک آئی

اسکو یرحمک اللہ فرمایا اور دوسری شخص کو الی یرحمک اللہ نفرمایا اس شخص نے
عرض کیا یارسول اللہ فلانی کو تشمیت کیا اور یرحمک اللہ فرمایا ہمکو نفرمایا فرمایا
اوسنے اللہ کا حمد کہا اور تونے نہین کہا اور صحیح مسلم مین ثابت ہوا کہ چھینکنے والا
اگر حمد خدا کا کہی یرحمک اللہ کہو اور اگر نہ کہی نہ کہو اور فرمایا کہ حق مسلمانون کے
مسلمانون پر چھ ہین جب بیمار ہو عیادت کری اور ملاقات ہو سلام کہے
اور جب دعوت کرے قبول کرے اور جب نصیحت کری ملاحظہ نکری اور جب
چھینکے یرحمک اللہ کہی اور جب مرجاے تو جنازہ کی ساتھ اسکے جاوے اور سنن
ابی داود مین ہے سند صحیح کے ساتھ اِذَا عَطَسَ اَحَدُکُمْ فَلْیَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ
عَلٰی کُلِّ حَالٍ وَلْیَقُلْ اَخُوْہُ وَصَاحِبُہٗ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ وَیَقُوْلُ ھُوَ
یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ اور ظاہر حدیثین صحیح یہہ ہین کہ چھینک کا
جواب فرض ہے اسپر جسنی چھینکنے والی سے الحمد سنا اور جواب کہنا ایک کا دوسرے
کی طرف سے کفایت نہین کرتا اور یہی قول ہے ایک جماعت کا بڑی عالمونکے
اور یہی ظاہر ہے اور یہہ شعار ہندوستان کی شہر ونمین بالکل موقوف ہے اور
اسکی طرف توجہ نہین کرتے مگر جو صالحون مین خواص ہین اور اللہ ہی مانگتا
ہون سلامتی اور سنن ابی داود مین وارد ہے کہ ایک شخص نے پیغمبر خدا کے پاس
چھینکا اور کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ پیغمبر خدا نے فرمایا وَعَلَیْکَ وَعَلٰی اُمِّکَ
اِذَا عَطَسَ اَحَدُکُمْ فَلْیَحْمَدِ اللّٰہَ وَلْیَقُلْ مَنْ عِنْدِہٖ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ وَ
لْیَرُدَّ عَلَیْھِمْ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ اور یہہ جو فرمایا جواب مین اسکے
دو اشارہ رکھتا ہے ایک یہہ کہ سلام اس محل مین ہیموقع ہے جیسے کوئی سلم
تیرے مان پر کرے دوسرے یہہ کہ تنبیہ کرتا ہے اس
بات پر کہ یہہ آداب امیتو لنکا ہے اور جن لوگون نے تربیت

مردون کے نہ پاسے ہوگی اور مان کی گود مین آداب عورتون کا
سیکھا ہوگا اور حمد کہنا چھینکنے کے وقت شرع مین وارد ہوا اس سبب سے
کہ چھینک ایک نعمت ہے اور منفعت حاصل ہونیکا سبب نکلنے سے بخارات کے
جو مجتمع ہوتے ہین دماغ مین اور اونکا دماغ مین رہنا باعث ہی بیماریکا اور
کہا اور ایک شخص کو چھینک آئی پیغمبر خدا نے اسکو جواب دیا اوسنے دوسری بار
چھینکا فرمایا کہ اس مرد کو زکام ہے اور ایک حدیث مین آیا ہے کہ شمت
اخاک ثلاثا فما زاد فھو زکام اور دوسرے لفظ مین فرمایا اذا عطس
احدکم فلیشمتہ جلیسہ وان زاد علی الثلاث فھو مزکوم
ولا تشمتہ بعد الثلاث اور اگر چھینکنے والا حمد نہ کہی حاضر لوگ سب حمد
کہین سکے یا دولانیکو اور بعضے علما کہتے ہین کہ اسکے تعزیر کے واسطے نکہین
اسواسطے کہ یاد دلانا اگر سنت ہوتا تو پیغمبر خدا بالطریق اولے اسکو کرتے

فصل سفر کے اذکار مین

فرمایا کہ جب کوئے کسے کام کا ارادہ
کرے چاہیئے کہ دو رکعت نماز ادا کرے سوا فرض نماز کے اور نماز کے بعد کہے
اللھم انی استخیرک بعلمک واستقدرک بقدرتک واسئلک من فضلک
العظیم فانک تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام
الغیوب اللھم ان کنت تعلم ان ھذا الامر خیر لی فی دینی
ومعاشی وعاقبۃ امری او قال فی عاجل امری وآجلہ فاقدرہ لی
ویسرہ لی ثم بارک لی فیہ وان کنت تعلم ان ھذا الامر شر
لی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری او قال فی عاجل امری و
آجلہ فاصرفہ عنی واصرفنی عنہ واقدر لی الخیر حیث کان ثم
ارضنی وکیفی حاجتہ جاہلیت کے ایام کی عادت جو بھی تھے کہ جب

فِي الْأَهْلِ اللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا فِي سَفَرِنَا وَاخْلُفْنَا فِي أَهْلِنَا اللّٰهُمَّ
إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْقَلَبِ وَمِنَ الْحَوْرِ
بَعْدَ الْكَوْرِ وَمِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُومِ وَعَنْ سُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الْمَالِ
وَالْأَهْلِ اور بعضے روایتون مین ہی کہ جب پیمبر کورکاب مین رکھتے
فرماتے بسم اللہ اور جب گھوڑے کی پیٹھ پر سیدھے ہو بیٹھتے تو کہتے
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ سُبْحَانَ اللّٰهِ
سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّي
ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي اِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ
اور کسیکو سفر مین رخصت کرتے کہتے اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِينَكَ وَاَمَانَتَكَ
وَخَوَاتِيمَ عَمَلِكَ اور ایک صحابی نے کہا کہ مین سفر حج کا چاہتا ہون
مجھکو زاد راہ تو فرمایا زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى تو شہ کرے تیرا اللہ تقوی کو
کہا زیادہ فرمایئے کہا وَغَفَرَ ذَنْبَكَ اور بخشدے گناہ کو تیرے کہا
زیادہ فرمایئے فرمایا وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُمَا كُنْتَ اور میسر کرے تجھکو
نیکی جہان تو رہے اور دوسرے نے کہا عزم سفر کا رکھتا ہون فرمایا تجھکو وصیت
کرتا ہون پرہیزگاری کی خدا سے اور تکبیر کہنے کی ہر بلندی پر اور جب پیٹھ
پھیر کر چلا فرمایا اَللّٰهُمَّ اطْوِ لَهُ الْاَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ اور
سفر مین جب بلندی پر چڑھتے تکبیر کہتے اور جب اترتے تسبیح کہتے اور بلندی
مین فرماتے اَللّٰهُمَّ لَكَ الشَّرَفُ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ وَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى كُلِّ
حَالٍ اور منع فرمایا تنہا سفر کرنیسے اور کتا پالنے اور گھنٹ جانورون کے
گلے مین باندھنے سے اور جو کوئی منزل مین اتری چاہیے کہ کہے اَعُوذُ
بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ہو ابھی کسے ضرر اور صدمہ

فی نہ ہو پہنچے اس زمانہ تک کہ کوچ کرے اور کبھی جب رات کو اترے کہتے یا ارض
رَبِّی وَرَبُّکِ اللّٰہُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّکِ وَشَرِّ مَا فِیْکِ وَشَرِّ مَا
خُلِقَ فِیْکِ وَشَرِّ مَا یَدِبُّ عَلَیْکِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّ کُلِّ
اَسَدٍ وَّاَسْوَدَ وَحَیَّۃٍ وَّعَقْرَبٍ وَمِنْ شَرِّ سَاکِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ
شَرِّ وَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ اور فرماتی جب اچھی برس میں سفر کرو تو جانوروں کو
دانہ گھاس سے محروم نہ کرو یعنی چراتے جاؤ اور جب خشکسالی میں سفر کرو
جلدی کرو اور جلد مقصود کو پہونچو کہ جانور دبلے نہوں اور جب رات کو چاہو
کہ ایکساعت آرام کیواسطے اترین دور اتر و سر راہ سے اسواسطے کہ راہ محل
جانوروں کے اور گزندوں کا گزرگاہ ہی اور جب نزدیک آبادی کی پہونچتے اور
کسی گانو یا شہر میں تشریف لاتی یہہ دعا پڑہتے اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ
السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ وَرَبَّ الْاَرَضِیْنَ وَمَا اَقْلَلْنَ وَرَبَّ الشَّیَاطِیْنِ
وَمَا اَضْلَلْنَ وَرَبَّ الرِّیَاحِ وَمَا ذَرَیْنَ فَاِنَّا نَسْئَلُکَ خَیْرَ ھٰذِہِ
الْقَرْیَۃِ وَخَیْرَ اَھْلِھَا وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ ھٰذِہِ
الْقَرْیَۃِ وَشَرِّ مَا فِیْھَا اور سفر میں جو ہوتے اور صبح ہوتے تو یہہ
دعا کہتے سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰہِ وَنِعْمَتِہٖ وَحُسْنِ بَلَائِہٖ عَلَیْنَا
رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَاَفْضِلْ عَلَیْنَا عَائِذًا مِنَ النَّارِ اسکو تین بار بآواز
بلند کہتی اور قرآن کو دشمن کی زمین اور کافروں کے شہر میں لیجانے سے
منع فرماتے اور عورتوں کو مطلق سفر کرنیسے منع فرماتی چھوٹا ہو یا بڑا
اگرچہ چار کوس ہو مگر محرم کے ساتھ اور حکم فرماتے مسافر کو جب حاجت اپنے
حاصل کرے جلدی اپنے لوگوں میں پھر آوے اور سفر میں کسی بلندی پر آتے
تو کہتے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا
حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ
وَحْدَهٗ اور رات کو گھر مین آنے سے منع فرماتی اسکو جو ایک مدت سے سفر مین ہو
اور آپ بھی نہ آتے بلکہ صبح کو یا عصر کو آنی کو فرماتے اور جب سفر سے پھرتے صحابہ
ملاقات کو باہر شہر کے آتے اور لڑکے بالون کو بھی تھالاتی اور کبھی انکو اونٹ پر
اپنے سوار کرتے آگے یا پیچھے اور کبھی عبداللہ بن جعفر کو اپنے آگے اور ٹھالیتے اور اکبار
حسن بن علی کو بھی ملاقات کی واسطے باہر لائے تھے انکو پیچھے اپنے سوار کر لیا اور سیدھے
شہر مین داخل ہوئے اور استقبال کو آنیوالون سے گلے ملتی اور اگر اپنے عزیز و یمین ہوتا
منہ کو اسکے یا اسکی پیشانی کو بوسہ دیتے قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
لَمَّا قَدِمَ جَعْفَرٌ وَاَصْحَابُهٗ تَلَقَّاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَّلَ
بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَاعْتَنَقَهٗ وَكَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِذَا قَدِمُوْا مِنْ
سَفَرٍ تَعَانَقُوْا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے پہونچتی گھر مین داخل ہونے
سے پہلے دو رکعت نماز مسجد مین پڑھ لیتی اسکے بعد گھر مین آتے **فصل بیان**
مین تعلیم خطبۂ مہمات کے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو
حاجت اور مہم کے واسطے یہ خطبہ تعلیم کرتے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ
وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَسَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ
يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ
اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ - يَا
اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ
يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ
وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَاءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ

اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا
یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا یُّصْلِحْ لَكُمْ
اَعْمَالَكُمْ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ
فَوْزًا عَظِیْمًا شعبہ نے کہا راوی سی حدیث کی مینی پوچھا کہ یہہ خطبہ نکاح کا ہے
یا غیر نکاح کا کہا یہہ خطبہ سب حاجتوں کا ہے اور فرمایا کہ جب کوئی تم مین عورت کو
خریدی یا غلام کو یا جانور کو چاہیے کہ پیشانی کا بال تراشے اور بسم اللہ کہے
اور برکت کی دعا مانگی اسکے بعد کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ خَیْرَهَا وَخَیْرَ
مَا جُبِلْتَ عَلَیْهِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جُبِلْتَ عَلَیْهِ
اور جو داماد ہوا کرتا اوسکو یہہ دعا کرتے وَبَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَیْكَ
وَجَمَعَ بَیْنَكُمَا فِیْ خَیْرٍ اور فرمایا کہ اگر کوئی عورت کے پاس جاتے وقت کہے
اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا اگر اولاد
پیدا ہو شیطان سپرفتح نہ پائیگا اور شیطان کا ضرر نہ دیکھی گا اور اگر کسیکو بلا
مین مبتلا دیکھی کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ
عَلٰی كَثِیْرٍ مِّنْ خَلْقِهٖ تَفْضِیْلًا یہہ کہیگا کچھ بلا اوسکو نہ پہونچی گی اور فرمایا جو
نعمت بندہ کو پہونچی اور لاڈ پیار اسے کہے مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہے
کچھ آفت اسکو نہین پہونچیگی مگر بسبب موت کے اور کوئی چیز دیکھی کہ اسکی دل کو
کراہت معلوم ہو کہے اَللّٰهُمَّ لَا یَاْتِیْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا یَدْفَعُ
السَّیِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ یا کہے اَللّٰهُمَّ لَا
طَیْرَ اِلَّا طَیْرُكَ وَلَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُكَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ کچھ ضرر اسکو
نہ پہونچیگا اور کوئی بری بات خواب مین دیکھے چاہیے کہ بائین طرف تھتکا
دی اور بعد اسکے کہے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ اور اس

خواب کو کسی سے کہے اسواسطے کہ اسکا ضرر نہ ہوگا اور اگر شیطان کیوسوسہ مین
مبتلا ہو یا غصہ غلبہ کرے اعوذ باللہ سے دفعہ کرے اور اگر کسی کام کو اپنی مین اچھا دیکھے
کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ اور اگر کوئی کام ناپسند دیکھے
کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ اور اگر کوئی آنحضرت سے قرب حاصل کرنا کوئی کام کرکے
یا اچھی بات کی سبب اسکو دعا کی خیر فرمائی ابن عباس کو وضو کا پانی آنحضرت کیواسطے
لائی انکے حق مین فرمایا اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَعَلِّمْهُ التَّاْوِيْلَ اور ابو قتادہ
رضی اللہ عنہ رات کو انکی خدمت مین تہی لیٹنی مین انکو اپنا ساتھی کیا اور حق مین انکے
فرمایا حَفِظَكَ اللّٰهُ بِمَا حَفِظْتَ نَبِيَّهٗ اور فرمایا مَنْ صَنَعَ اِلَيْكُمْ
مَعْرُوْفًا فَقَالَ لِفَاعِلِهٖ جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا فَقَدْ اَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ
کسی سے عبد اللہ بن ربیعہ نے قرض لیا تھا جب اسکو ادا کیا اسکے حق مین فرمایا
بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ اور فرمایا جب گدہی کی آواز سنو تو
اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ اور جب مرغ کی بانگ سنو تو کہو اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ اور جب آگ کسی مکان مین لگی تکبیر کہے کہ تکبیر اسکو
بجھاتی ہے اور جہاں تک ہو سکے جو شخص جس محل مین بیٹھی بی اللہ کی ذکر کرے نہ اونٹھی اوپر
اونٹھنی لگی کہی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ ایک صحابی نے سنا کہ پیغمبر اونٹھنی کیوقت
مجلس سے یہ بات کہتے ہے اس صحابی نے کہا یا رسول اللہ ایک بات آپ سے سنی کہ
اس سے پہلے نہین سنی فرمایا یہ کفارہ ہے اس خطا کا جو مجلس مین واقع ہو جاتی ہے
اور خالد بن ولید نے راتکو نیند نہ پڑنے اور قلق کا رات کی شکوہ کیا فرمایا کہ
اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ وَرَبَّ الْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ
وَمَا اَقْلَلْنَ وَرَبَّ الشَّيٰطِيْنِ وَمَا اَضْلَلْنَ كُنْ لِيْ جَارًا مِنْ شَرِّ

کلهم جمیعا ان یقرط علی احد منهم او ان یبغی عزّ جارک
وجلّ ثناؤک ولا الٰہ الا انت اور ایک دوسرے شخص نے شکوہ کیا کہ میں
خواب میں ڈرتا ہون فرمایا کہہ اعوذ بکلمات اللہ التامات من غضبہ و
عقابہ وشر عبادہ ومن ہمزات الشیاطین وان یحضرون اور منع
فرمایا اس سے کہ کوئی کہے ماشاء اللہ وشاء فلان یکبار کسی نے آنحضرت
کو کہا ماشاء اللہ وشئت فرمایا جعلتنی للہ ندا اور اسی قسم سے ہی کہ کہے
میں پناہ میں خدا کی ہون اور تمہاری اور تبیر تحیہ ہے اور خدا پر یہہ لفظ اور اس حکم
کے لفظ منع ہیں اور ان سے بو شرک کی آتی ہے اور منع چیزونمیں ہے کہ فرمانا
مرغ کو بانگ دینے وقت اور ہوا اور مسلمان کو گالی نہ دیا چاہیے ہیں حاجت
چھوڑنا مثل عصبیت و دعوت اور جب تین آدمی ہوون ایک جگہ بیٹھے تو دو
آدمی مشورہ نکرین اور کوئی عورت حسن دوسرے کی عورت کا اپنی شوہر سے
نکہی اللہم اغفرلی ان شئت قسم بہت کہا و قسم غیر خدا کی نہ کہا واللہ
کی واسطے کسی سے نہ مانگو مدینہ کو شیرب نہ کہو کوئی کسی سے نہ پوچھے کہ اپنے
عورت کو تو نے کیوں مارا اگر ضرورت ہین کہان برسات ہین جو آسمان پر
نکلتی ہے اوسکو قوس قزح نہ کہو فصل بیان ہین اون الفاظ کی
جنکی کراہیت ہین کسے کو اختلاف نہین ملک الملوک قاضی
القضاۃ سید الناس سید الکل بندہ میرا پرستار میرا ہین اور میرا
میری پاس ہے عمر تمہاری دراز ہو دن تمہارا جمعہ مینا رہے ہزار سال کی
عمر ہو مسایل اجتہادیہ ہین نہ کہی کہ اسکو خدای تعالی نے حلال کیا یا حرام کیا
بلکہ اسطرح وہان کہنا چاہیے کہ حرام یا حلال ہونیمین اسکی صریح آیت یا حدیث
آئی ہو اور قرآن اور حدیث کی دلیلون کو ظاہر لفظی نہ کہین اور مجازات

نہ پڑہیں اسواسطے کہ اسطرح بولنا حرمت کو اسکے جاہلون کے دل سے دور
کرتا ہے خصوصًا انکے سامنے کہ شبہون کو فلاسفون کے اور متکلمون کے دلیل عقلی
اور حجت قطع کرنیوالی بولتی ہین نَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْخُذْلَانِ **فصل**
سبب مین شرح صدر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ سورہ
اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ امتنان کے واسطے نازل ہوئی جانا چاہیئے کہ بڑا سبب
شرح صدر کا توحید اور ایمان ہے اور سبب کامل ہونے اور قوی اور زیادہ ہونے ایمان
کے ہوتا ہے قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَمَنْ شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ
فَھُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّہٖ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَمَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ اَنْ یَّھْدِیَہٗ
یَشْرَحْ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ وَمَنْ یُّرِدْ اَنْ یُّضِلَّہٗ یَجْعَلْ صَدْرَہٗ ضَیِّقًا
حَرَجًا کَاَنَّمَا یَصَّعَّدُ فِی السَّمَآءِ اور سبب شرح صدر کے ایک چیز نور ہے
کہ باری تعالی دلمین بندے کی روشن کرتا ہی اور وہ نور ایمان ہے کہ جبل مین بندے
کے ہوتا ہی بڑی خوشی اور فرحت اور کشادگی دلمین پیدا ہوتی ہے اور جبکہ
نور بجہہ گیا تنگی دلکے اور بڑی سختی اور محنت مین پڑا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ النُّوْرُ الْقَلْبَ اِنْفَسَحَ وَانْشَرَحَ قَالُوْا وَمَا
عَلَامَۃُ ذٰلِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَلْاِنَابَۃُ اِلٰی دَارِ الْخُلُوْدِ وَالتَّجَافِیْ
عَنْ دَارِ الْغُرُوْرِ وَالْاِسْتِعْدَادُ لِلْمَوْتِ قَبْلَ نُزُوْلِہٖ اور جتنا یہ نور بندے
نصیب ہے اتنا ہی شرح صدر اور دل کشادہ ہوگا اور سبب اسکے یہہ جو ظاہر کی روشنی
ہے اوس سے بھی کشادگی دل کے اور فرحت اور لذت ہوتی ہے اور اس ظاہر کی تاریکی
سے خلاف اوسکا ظاہر ہوتا ہی اور ایکدوسرا اوسکا سبب علم ہے اسواسطے کہ علم دل
کو اتنا کھولتا ہی کہ ہر گوشہ اسکا آسمان اور زمین سے بھی کہین زیادہ کشادہ ہوتا ہے
اور جتنا علم آدمی کا زیادہ ہوگی اور مراد اس سے علم

وہ علم ہے جو میراث پیغمبر خدا صلعم کی ہے اِنَّ الْاَنْبِیَاءَ لَمْ یُوَرِّثُوْا دِیْنَارًا
وَّلَا دِرْهَمًا وَاِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَهٗ اَخَذَ بِحَظٍّ وَّافِرٍ اسے
علم کیطرف اشارہ ہے اور اوس علم والی دل کشادہ زیادہ اور خوش گزران اور خوشخلق سب سے زیادہ ہوتے ہین اور اس علم سے رجوع ہونا اور محبت حق پیدا
ہوتی ہے اور محبت کو شرح صدر مین دخل عظیم ہے جتنی محبت قوی ہوگی اتنا
شرح صدر زیادہ اور کامل اور پورا ہوگا اور تنگدلی کا بڑا سبب حق سے منھ پھیرنا
اور دل کا متعلق ہونا غیر خدا کی طرف اور غفلت خدا کی یاد سے اور اسکی غیر سے
دوستی اور جو غیر خدا کو دوست رکھتا ہے وہی اسکی حق مین عذاب ہوجاتا ہے
اور قید مین اس چیز کے رہیگا اور عالم مین اوس سے زیادہ بدبخت اور بری
زندگی والا اور بڑا غم اوٹھانیوالا نہوگا اسواسطے کہ محبت دو ہین ایک محبت
ہے کہ بہشت ہی اس جہان کی اور عیش دنیا کا اور خوشی نفس کی اور لذت دل
اور آرام ارواح اور دوا سارے غمون کی ہے وہ محبت اللہ تعالی کی ہے
اور دوسری عذاب روح اور عذاب نفس اور قید خانہ دل کا اور تنگی اور سب بلاؤن
کی بنیاد ہے اور وہ محبت غیر خدا کی ہے اور شرح صدر کے اسباب مین سے ایک
یہ ہے کہ ہمیشہ خدا کی بات کرتے رہنا کہ اوس سے توحید کا نور اور دل کو صفائی
اور حلاوت ایمان حاصل ہوتی ہے اور ایک دوسری بات یہہ ہے کہ احسان
کرنا خلق پر جو ہوسکے عزت اور مال وغیرہ سے اور دوسرے شجاعت ہے اور
دوسری پاک کرنا دل کا بری باتون سے اور پیغمبر خدا ان سب باتون مین
کامل تھے اور جن لوگون نے انکی ہاتھ پر بیعت کی تہی وہ بھی کامل تھے اللہ
کی بات ٹھیک ہی اور وہی بتاوی سیدھے راہ **باب بیان گزران**
اور عام بات مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اور اسمین

فصلین مین فصل خورش مین ہی ص کے عادت یہ تھی کہ
جو کھانا سامنے آتا اسکو رد نکرتے اور جو موجود نہ ہوتا اسکے بہت تلاش نہ
کرتے اور جب اچھا کھانا میسر ہوتا تو کھا لیتے اور کبھی کبھی کھانیکو عیب کرتے
اگر جی چاہتا کھاتے اور جی نہ چاہتا چھوڑ دیتے اور میٹھا اور شہد بہت کھاتے
اور ہر روز ایک پیالہ شہد کا پانی ملا کر پیتے اسکے بعد جب بھوک لگتی تو تھوڑی
روٹی جو کی پانی کے ساتھ یا بادام کے ساتھ کھاتے اور اسی پر کفایت کرتے
حدیث صحیح سے ثابت ہے کہ اونٹ کا گوشت اور بکری پکا اور مرغ کا اور خبارے
اور خرگوش کا اور گورخر کا اور مچھلی اور عنبر بحری اور تر خرما اور خشک خرما اور نرالا
دودھ اور ملا ہوا دودھ پانی کے ساتھ اور روٹی خرمائی یا سرکہ یا چربی کی ساتھ
پکائی اور نقیع خرما کا اور خربوزہ اور کھجور اور مگڑھی اور کلیجہ بھونکا ہوا بکری کا اور
گوشت قدید اور پکا ہوا کدو اور پنیر اور ثرید اور روٹی زیتون کے تیل کے ساتھ
اور خرما مسکہ کے ساتھ اور کھجور خربزہ کی ساتھ یہ کھانا ثابت ہوا ہے غرض
جو ستھری چیز حاضر ہوتی رد نکرتی اور کچھ نہ ملتا تو صبر کرتے یہانتک کہ بھوک
سے پیٹ پر پتھر باندھے رہتے اور کبھی تین مہینے گذر جاتے کہ انکے گھر مین
آگ نہ جلتی اور جب کھانا آتا چمڑے کی دستر خوان پر رکھتی اور زمین پر بچھا دیتے
اونچے خوانچے پر نہ کھاتے اور تین انگلیون سے کھاتی اور جب فراغت کرتے
اور انگلیون کو چاٹتے اور تکیہ لگا کے کھانا کھاتے اور تکیہ تین قسم ہے
ایک یہ کہ پہلو زمین پر رکھی دوسرا یہ کہ چار زانو بیٹھے تیسرا یہ کہ ایک ہاتھ
زمین پر رکھکر اسپر تکیہ کرے اور دوسرے ہاتھ سے کھانا کھاوے
تینون برے ہین اور جب کھانے سے فراغت کرتے کہتے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى

عنہ وربما کہتے الحمد للہ الذی اطعم من الطعام
وسقی من الشراب وکسی من العری وھدی من الضلالۃ
وبصر من العمی وفضل علی کثیر ممن خلق تفضیلا الحمد
للہ رب العالمین اور کبھی کہتے الحمد للہ الذی اطعم وسقی
وسوغہ اور عادت آنحضرت کی یہ تھی کہ کھانا کھانے کی بعد ہمیشہ ہاتھ
دھوتے اور اکثر پانی بیٹھکر پیتے اور پانی پیکر فورا کھڑے ہوتا اوت
منع اور زجر کرتے اور ایکبار کھڑے ہوکر پانی پیا بعضے کہتے ہین وہ منع
کا ناسخ ہے بعضے کہتے ہین منع اسکی ناسخ ہے بعضے کہتے ہین پاؤن
پر کھڑے ہوکر پینا جواز کے بیان کیواسطے تہا اور بعضے کہتے ہین کہ عذر
کے واسطے تہا اکثر علما کہتے ہین کہ کھڑے ہوکر پانی نہ پینا چاہیے اگر
کچھ عذر ہو تو مضایقہ نہین اور پانی پیتے تو اول اسکو دیتے جو انکے داہنے
طرف ہوتا اگرچہ بائین طرف کوئی اس سے بزرگ اور دانا زیادہ ہوتا۔

فصل کپڑا پہننے مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم
کے اکثر رونی کے سوت کا کپڑا پہنتے اور صحابہ بھی یہی پہنتے اور کبھی
پشمی بھی پہنتے یا چہال اور جو لباس میسر آتا اسپر اقتصار کرتے جبہ ہو
یا قبا ہو یا کرتا اور زیر جامہ اور ردا اور موزہ اور جوتی یہ سب پہنتے
اور عمامہ مین کبھی شملا چھوڑتے اور کبھی نہ چھوڑتے اور کردن کی نیچے
رکھتے اور جب نیا کپڑا ہاتھ آتا اوسکا نام رکھتے اور پہنتے اور کہتی اللھم
انت کسوتنی ھذا القمیص او الرداء او العمامۃ اسالک
خیرہ وخیر ما صنع لہ واعوذ بک من شرہ وشر ما صنع لہ اور
جب کپڑا پہنتے تو عمدہ کپڑا پہنتے اور داہنی طرف سے شروع کرتے اور کبھی شمی نہ

پہنتے عایشہ رضی اللہ عنہا کہتے ہین کہ پیغمبر خدا گھر مین سے باہر آتے اور
سیاہ بال کا کپڑا پہنتے تھے اور قتادہ نے کہا کہ انس سے مینے پوچھا کہ پیغمبر
خدا کس طرح کے کپڑے کو دوست رکھتے تھے کہا چادر خط دار یمن کی اور
کبھی کتان کا کپڑا مصری پہنتے عایشہ نے کہا کہ پیغمبر خدا کی واسطے کپڑا
تیار کیا ہمنے پشمے اور اسکو پہنا جب پسینا آیا بال کی بو آنی لگی اسوقت
اتار دیا اسواسطے کہ بدبو سے بہت ناخوش ہوتے اور خوشبو کو دوست رکھتے
ابن عباس نے فرمایا کہ پیغمبر خدا کو مینے دیکھا کہ بہتر حلہ پہنے بیٹھے تھے اور
ابو رمثہ نے کہا پیغمبر خدا کو مینے منبر پر دیکھا کہ خطبہ پڑھتے تھے اور چادر سبز
کی سبز پہنتے تھے اور چادر سبز ایک چادر ہے کہ اسمین خط سبز ہوتے ہین یہ
نہین کہ نرالا سبز ہو اور تکیہ نبی کا چمڑے کا تھا جسکے بیچ روئی کی جگہ لیف
خرما تھا اور بہت لوگ دو گروہ ہوئے ہین ایک گروہ تو اچھے کپڑے
بہا کے پہنتے ہین اور پہنے پرانے پر اختصار کیا کرتے ہین اور ایک گروہ نے
بہت عمدہ لباس اشرف کپڑا پہننا اختیار کیا اور نئے کپڑے اور خوبصورت
مشہور پہننا اختیار کیا اور دونون یہ گروہ مخالف نبی کی سنت کے
ہوئے اور پیغمبر خدا نے فرمایا کہ جو کپڑا مشہور پہنی گا قیامت مین اسکو
ذلت کا کپڑا پہنا دینگے پھر آگ اوسمین لگے گی اس بات کی طرف اشارہ ہے
کہ اگر تکبر و افتخار کے قصد سے پہنے گا تو برعکس اسکو عذاب ہوگا اور
فرمایا مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
اور لیکن اگر عمدہ کپڑا پہننا عمل اور اظہار نعمت کی واسطے حق کے ہو روا ہے
جیسا حدیث مین آیا ہے کہ جس شخص کے دل مین رائی کے دانے کی برابر
تکبر ہوگا بہشت مین نہ جائیگا اور کسینے کہا یا رسول اللہ ہمکو پسند ہے

کہ کپڑا اور جوتی خوب بہتر ہو یہہ بھی کبر کی قسم ہوگا فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کلا ان اللہ جمیل یحب الجمال الکبر بطر الحق وغمط
الناس فرمایا اتنا کبر کے حساب مین نہین ہے بلکہ کبر بڑا وہ ہے جو حق کو باطل کرے
یعنے توحید اور حق بندونکا جو اوسپر واجب ہے اس سے انکار کرے اور اسکے قبول
کرنے کو منکرے اور خدا کی بندون کو حقیر سمجھے اور خوار جانے **فصل** صلے
اللہ علیہ وسلم نے ازار پاؤنین پہنا اور کبھی عمامہ نے ٹوپی کی پہنتے اور کبھی ٹوپی کے
ساتھ اور کبھی ٹوپی بی عمامہ کے اور عمامہ مین شملا دو مونڈھون کے درمیان چھوڑتے
اکثر یون ہی ہوتا اور بعضے حدیث مین آیا ہے کہ جس رات کو خواب مین دیکھا کہ
پروردگار نے فرمایا یا محمد فیم یختصم الملاء الاعلی قلت لا ادری
قال فوضع یدہ بین کتفی فعلمت ما بین السماء والارض اسکی صحیح
ہو کر دونون مونڈھون کے درمیان شملا چھوڑا اور ستین کرتی کے بنگاہ تک انکے رستا
مبارک کہتے اور کرتے کو دوست رکھتے اور کبھی سرخ حلہ پہنتی اور حلہ وہ کپڑا مراد ہے
کہ اسکی خط سرخ تہی یہہ نہین کہ نرا لال سرخ تہا اسواسطے کہ نرا سرخ منع ہے
عبد اللہ بن عمرو بن العاص نے سرخ کپڑا کسم کا رنگا پہنا تہا فرمایا تو نے کیا
پہنا ہے جیا وہون نے دیکھا کہ آنحضرت نے کراہت کی پھر اگر تنور مین جلا دیا
دوسرے روز جب آئے فرمایا سرخ کپڑا کیا کیا قصہ بیان کیا فرمایا هلا كسوتها
بعض اهلك فانه لا بأس به للنساء اور حدیث صحیح مین آیا ہے کہ دو
کپڑے سرخ کسی پر دیکھی فرمایا ان هذا لباس الكفار فلا تلبسهما
یہہ لباس کافرونکا ہے سو اسکو نہ پہن غرض نرا لال سرخ پہننے سے
احتراز کیا چاہیئے اور خط دار کپڑا پہنتے اور سیاہ کپڑا پہنتے اور پوستین
سندس کی سنجاف لگی ہوئی اور موزہ اور جوتی اور تا مورہ یہہ سب پہنا ہے

اور انگوٹھی ہاتھ مین کہتے لیکن روایت مختلف ہی بعضے حدیث مین یون ہے
کہ دہنے ہاتھ مین تہی نقش اوسکا محمد رسول اللہ اس شکل سے بنا تہا اور
منع فرمایا کہ کوئی مخلوق میری انگوٹھی کا نقش اپنے انگوٹھی پر نہ کرے اور
زرہ پہنتی اور خود اور جوشن اور کبھی دو زرہ ایک وقت پہنتی اور جبہ خسروانی
کہ شکافون کو اسکے نیچے دیبا سے سیا تہا لیکن طیلسان گرمی کی حالت مین
آفتاب کے پہنا جسدن حکم ہجرت کا آیا تہا دوپہر کو حضرت ابوبکر رضہ کی گہر مین
تشریف لائی طیلسان اوڑہی ہوئی لیکن انس کے حدیث مین آیا ہے کہ کان
کثیر القناع یعنے طیلسان بہت اوڑہتے اور بعضون نی گمان کیا کہ ضرور
کے وقت کیا ہی اور سفر مین آستین جبہ کی تنگ پہنتے اور کبھی ازار اور چادر پہنتے
اور چادر کی درازی چہہ گز کی تہی اور عرض تین گز اور ایک بالشت اور ازار چار
گز ایک بالشت اور عرض مین دو گز اور ایک بالشت **فصل عادت کی بیان**
مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات کی ساتہہ عیش و عشرت
کرنیمین فرماتے حُبِّبَ اِلَیَّ مِنْ دُنْیَاکُمُ النِّسَاءُ وَالطِّیْبُ وَجُعِلَتْ
قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ اور بعضی صنف تین کو زیادہ کرتے ہین اور یہہ
سہوا ہے اور نماز دنیا کی امور سے نہین اور دوست زیادہ چیز ہین دنیا کی
امور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عورتین تہین اور خوشبو اور بہت راتون
مین اپنے نو بیبون سے صحبت کی ہے اور مباشرت مین قوت تیس قوی
جوان کی انکو ملی تہی اسواسطی انکو مباح ہوا جتنے چاہین نکاح کرین نو تا نو سے
زیادہ اور انکے درمیان برابری کا دہیان رکہتے رات کی رہنے مین اور کپڑا دینی مین اور ساری
باتون مین جسکا اختیار رکہتے لیکن محبت کی بات
مین فرماتی اَللّٰھُمَّ ھٰذَا قَسْمِیْ فِیْمَا اَمْلِکُ فَلَا تَلُمْنِیْ فِیْمَا

کا اصل یعنے محبت اور جماع مین اور واجب ہونیمین برابر کی رعایت
کی انکی درمیان اپنر اختلاف ہی دو قول پر ایک یہہ کہ بانٹ واجب ہے
دوسرے یہہ کہ معاشرت انکے ساتھہ رواہی انکونے بانٹ کی اور ہر کا ایک
خاصیت تہی اور بعض کو طلاق دیا اور پہر رجوع کیا اور ایلا کیا ایک مہینے
کی میعاد سے لیکن اونہین کیا بعضون نے جو کہا ہے کہ ظہار بھی کیا غلط
ظاہر ہے اور اپنی عورتون کے ساتھہ بہتر خوشمزاجی سے پیش آنے اور فرماتے
خیرکم خیرکم لاھلہ وانا خیرکم لاھلی انصار کی لڑکیون کو قابو
کے ساتھہ کھیلنے کو بلاتے اور جو فرمایش کرتین کسی چیز کی جو لڑکیان کہیلتی
ہین اگر منع نہوتی تو کر دیتے اور جب صراحی سی پانی پیتین تو اسکو آپ لیکر حضرت
عایشہ رض کی اب رکہنی کی جگہ پر اپنا لب رکہکر پانی پیتے اور جب ہڈی اوٹہاتین
اور اسکا گوشت دانت سی کہاتین اس ہڈی کو اونسی چہین لیتی اور انکے منہ
رکہنی کی جگہ سے گوشت کہاتی اور اپنر کیہ کر کے قرآن پڑہتے اور کبہی سر مبارک
اپنا انکے گلی پر رکہتے اور قرآن پڑہتے اگرچہ وہ حیض سے ہوتین اور کبہی حیض
مین فرماتی کہ ازار باندہے اوازار کے اوپر انکو سینہ سے لگاتے اور منہ انکی
منہ سے ملاتے اور روزے کی دنون انکا بوسہ لیتی اور کمال الطاف و نہایت
کرم انکا اہلبیت کے ساتھہ یہہ تہا کہ حضرت عایشہ کو اجازت کہیل کے دیتے
جیسے عادت لڑکیون کی ہوتی ہے اور انکے مونڈہی پر ٹیکیہ کر کے جنیشون
کی بازی اور ناچ دیکہتین اور سفر مین دو بار انکے ساتھہ دوڑے کہ دیکہین کون آگے
بڑہتا ہی پہلی بار حضرت عایشہ آگی بڑہگئین اور دوسری بار مین حضرت عایشہ
ورزیادہ ہوئی ہونمین حضرت آگی بڑہگئی تو فرمایا ھذا بذاک اس باہم آگی بڑہ
جانے کے واسطے کہ اوس بار تم آگی بڑہین اور ایکبار حجرہ کے دروازے سے باہر نکلتے تہے

دروازے مین برابر دونون کے ایک دوسرے کو ہاتھ سے ٹیلنے لگی باہر نکلنے
کو اور جب سفر کا ارادہ کرتے قرعہ ڈالتے جسکے نام کا قرعہ نکلتا اسکو لیجاتی اور
جب پھرآتی تو دوسرون کی پاس اسکے قضا نہ کرتے اور کبھی سب بیبیون کے
سامنے ایک پرہاتھ رکھتے اور اسکے ساتھ کھیلتے اور ہر روز جب نماز عصر کی پڑھتے
سب حجرونمین پھرتی اور احوال پوچھتے اور جب رات ہوتی تو جسکے بازی ہوتی
انکے حجرہ مین رہتے اور آٹھ عورتون مین اپنی رات تقسیم کرتے سوا سطے کہ سودہ نے
جو نوین تہی اپنی باری عائشہ کو بخشدی تہی سوا سطے عائشہ کی باری دو رات کی
ہوتی اور ون کی ایک رات کی اور صحیح مسلم مین جو آیا ہے کہ عطا کہتے ہین کہ جس عورت
کی باری نہین ہوتی وہ صفیہ تھے صریح غلطے عطا کی ہے اور یہہ وہم انکو اس سبب سے
ہوا کہ رسول ایک دن صفیہ پر خفا ہوئی صفیہ نے گہبرا کر عائشہ سے
کہا تمسے کچھ تدبیر ہوسکتے ہے اگر پیغمبر خدا سے راضی ہون تو ہم اپنی باری تمکو
دینگی عائشہ رضی نے کہا کہ ہوسکتی ہے تب عائشہ صفیہ کی باری کی دن آنحضرت
کی پاس آکر بیٹہین آنحضرت نے فرمایا کہ دور ہو تیری باری آج نہین ہے عائشہ رضی
نے کہا ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ اور اس قصہ کو کہا پیغمبر خدا صلعم
صفیہ سے راضی ہوے اور یہہ ماجرا ایک دن ہوا تہا اور ایکباری بخشی تہی اس سبب سے
بعضے راویون کو وہم ہوا کہ جس عورت کی باری نہین ہوتی وہ صفیہ تہے اور
كَانَ يَقْسِمُ لِثَمَانٍ حدیث صحیح ہے اور پیغمبر خدا کی عادت یہہ تہی کہ اول رات کو
صحبت کرتی کبھی غسل کرتے اسکے بعد سوتے اور کبھی وضو کرتے اور سو رہتے
اور غسل آخر رات کو کرتے اور عائشہ رضی سے روایت ہے کہ رُبَّمَا كَانَ يَنَامُ وَ
لَا يَمَسُّ مَاءً غلطے ہے بعضے راویونکی اور کبھی سب بیبیون پاس جاتی اور پہلے
رات کو ایک غسل کرتے اور کبھی ہر بار کرتے اور جب سفر سے گہر مین آتے تو

رات کو گھر مین نہ آتے **فصل سونے اور جاگنے مین**
آنحضرت کے کبھی بچھونے پر بیٹھے کپڑے پر سوتے اور رات کاٹتے
اور کبھی لطع اور کبھی چٹائی پر اور کبھی صرف زمین پر سوتے اور چمڑے کی جہاں جاتے
اور روئی کی بدلے خرما کا پتا چھپے دیا ہوا اور رات کی دھجی پلاس بال کا تھا
اسپر سوتے اور اسکو رات کو دوتہ کرتے ایک رات اسکو چارتہ کرکے بچھا دیا کہ
زیادہ نرم ہو منع فرمایا کہ جسطرح دوتہ بچھتا تھا بچھا دو کہ کل تکو نماز سے
رکھا غرضی کہ بچھونے پر سوتے اور لحاف اوڑھتے اور فرمایا کہ جبرئیل ہمیشہ کسی عورت کے
لحاف مین نہین آیا سوائے عایشہ رضی کی اور تکیہ ادیم کا تھا اور اسکے درمیان خرما کا پتا
فصل سواری کی بیان مین آنحضرت کی کبھی گھوڑے پر سوار
ہوتے اور اونٹ پر اور کبھی استر پر اور کبھی گدھے پر اور کبھی گھوڑی کی کچلی پیٹھ
پر سوار ہوتے بی زین کے اور کبھی گھوڑے کو دوڑاتے اور اکثر تنہا سوار ہوتے اور
بعضے وقت مین اونٹ پر کسی کو اپنے پیچھے بٹھلا لیتے اور کبھی کسیکو آگے بٹھلا لیتے
اور تین آدمی ایک اونٹ پر سوار ہوتے اور کبھی بعضے امہات المومنین کو پیچھے اپنے
سوار کر لیتے اور اکثر سواری آنحضرت کی گھوڑا اور اونٹ تھی لیکن خچر عرب کے
زمین مین کم تھا ایک خچر بغلہ ملک اسکندریہ سے ہدیہ آیا تھا اسپر سوار ہوتے
صحابہ نے فرمایا ہم بھی گدھے پر گھوڑے چھوڑ کر اسپر سوار ہوئے پھر سیدا ہو فرمایا
اِنَّمَا یَفْعَلُ ذٰلِکَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ **فصل آنحضرت کی پاس مالک**
گلہ بکریو کا تھا اسمین سو بکریان تھین اس سے زیادہ رکھنا پسند نہ تھا
اس سے کوئی بڑہ جاتا تو اسکے بدلے ایک بیچ کر ڈالتے اور لونڈی اور غلام رکھتے
تھے لیکن آزاد غیر آزاد سے زیادہ تھی اور بہت سے مولی عتاق غلام تھی لونڈی رکھتے
نہ تھے اور فرماتے اَیُّمَا امْرَاَۃٍ اَعْتَقَتْ امْرَاَۃً مُسْلِمَۃً کَانَ فِکَاکَہٗ مِنَ النَّارِ

يجزي كل عضو منه عضوا منه واما امرأة مسلمة اعتقت امرأتين
مسلمتين كانتا فكاكها من النار يجزي كل عضوين منهما عضوا منه او
یہ حدیث صحیح ہے اور اس بات کی دلیل ہے کہ غلام کا آزاد کرنا لونڈی کی آزاد
کرنے سے افضل ہے اور اس بات کی دلیل ہے کہ ایک غلام آزاد کرنا دو لونڈی کے
آزاد کرنے کی برابر ہے **فصل خرید و فروخت کرنے میں نبی ﷺ کی**
وحی اترنے کے بعد آپ کی خرید بہت کی ہے بہ نسبت بیچنے کی لیکن ہجرت کی بعد بیچنے
کی روایت یاد نہیں ہے مگر تین صورت کی لیکن خرید بہت ہی اور اجارہ دینا اور اجارہ
لینا زیادہ تھا اجارہ دینے سے اور صحیح روایت میں ہی کہ نبوت سے پہلے اپنے کو اجارہ دیا
بکریاں چرانی پر اور ایکبار اور اپنے کو اجارہ دیا خدیجہ کو تجارت کرنیکے واسطے
اور صحیح سنن میں حاکم کی ہے کہ دوبار اپنی کو اجارہ میں دیا خدیجہ کی دو سفر میں ایک
اونٹ پر اور لوگوں کے ساتھ شراکت کرتے اور لوگوں کو اپنا وکیل کرتے اور
آپ سے لوگوں کی کالت قبول کرتی لیکن وکیل کرنا زیادہ تھا وکیل ہونے سے اور ہدیہ
لوگوں کے پاس بھیجتے اور لوگوں کے ہدیہ قبول کرتے اور عوض دیتے اور بخشتا اور بخشا ہوا
قبول کیا سلمہ بن الاکوع رضہ کو کسی لڑائی میں ایک خوبصورت لونڈی ہاتھ
لگی انکو فرمایا کہ هبها لي فوهبها له اسکو لیا اور کئی قیدیوں کو مکہ کے
قیدیوں میں سے لے اس لونڈی کے فدیہ دیا اور قید سے خلاص کیا اور قرض
چیز قرض رکھکے بھی لیتی اور نئے کرور کہی ہی اور شکنی چیز لیتے اور کبھی نقد سودا
لیتے اور مہلت سے دام دیتے اور ضامن ہوتے حق تعالی کی طرف سی خاص ضامن
یعنے فلانا عمل کرے میں ضامن ہوں اور فرماتی من ضمن لي ما بين
لحييه وما بين رجليه ضمنت له بالجنة اور اسطرح کی ضامنی
سنت میں بہت واقع ہوئی ہے اور کبھی عام ضامن ہوتے دین کی واسطے جو مر گیا ہے

اور دین اپنا ادا نہین کیا اور آپ سعی کرتے لوگون کی اور لوگ آپکی سعی
کرتی اور ایکبار غیث کی واسطے سعے کی اس عورت سے جسکا بریرہ نام تھا پر
نے قبول نہ کی آپکے سعے اس سے خفا ہوئی اور اسپر عتاب نہین فرمایا اور خدا
کی قسم بہت کہاتے اور حدیث صحیح مین اسی جگہ سے زیادہ قسم آئی ہے اور
اللہ نے تین جگہ حکم فرمایا پیغمبر کو قسم کہانیکا پہلے فرمایا اللہ تعالی نے وَيَسْتَنْبِئُونَكَ
أَحَقٌّ هُوَ قُلْ إِي وَرَبِّي إِنَّهُ لَحَقٌّ دوسرے فرمایا اللہ نے وَقَالَ الَّذِينَ
كَفَرُوا لَا تَأْتِينَا السَّاعَةُ قُلْ بَلَى وَرَبِّي لَتَأْتِيَنَّكُمْ تیسرے فرمایا اللہ نے
زَعَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنْ لَنْ يُبْعَثُوا قُلْ بَلَى وَرَبِّي لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ
لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ وَذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ اور کبھی قسم مین انشاء اللہ کہتے
اور کبھی قسم کا کفارہ دیتے اور وہ کام کرتے اور فرماتی مین جب کسی چیز سے قسم
کہاتا ہون اور اوس سے بہتر دوسری چیز دیکھتا ہون تو ضرور کرتا ہون اور
قسم کا کفارہ دیتا ہون اور ہنسی کرتی اور ہنسی مین ناحق کہتے اور توریہ کرتی اور توریہ
مین کہتی جسطرح کہ عزم دوسری جگہ کا کرتے حال دوسرے راہ کا اور پانی کا اور منزل
اور مقام کا اسکے پوچھتی اور اسطرح کا توریہ جہاد مین بہت کرتے اور مشورہ کرتے
اور مشورہ دیتی اور بیمار کو پوچھتے اور جنازہ پر حاضر ہوتے اور دعوت کو قبول
کرتے اور بیوہ عورتون کی اور ضعیفون کی اور مسکینون کی ساتھ جاتے انکی حاجت
روا کرنیکو اور انکا کام کرتے اور شاعرون سے مدح سنتی اور انکو دیتے اور خلعت
بخشتے اور انکی مدح جو کہے اور قیامتک جو کہین کے ایک قطرہ ہی دریا سے تو دونا
انکا ان لوگون کو حق بات پر تھا اور انکے سوا اور بادشاہون کے اور امراء وقت
کے اور دنیا داردن کی مدح جھوٹ اور قبیح بہتان ہے اسوسطی فرمایا اُحْثُوا
فِي وُجُوهِ الْمَدَّاحِينَ التُّرَابَ **فصل بیان مین بعض احوال**

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤن سے دورہی مین عابد کرتے اور لوگون سے کشتی کرتے اور اپنا جوتا اپنے ہاتھ سے ٹانکتے اور اپنے کپڑے مین اپنے ہاتھ سے پیوند لگاتے اور اپنی گھر کے ڈول مین اپنے ہاتھ سے پیوند لگاتے اور اپنی گھر کے لوگون کی آپ خدمت کرتی اور مسجد کی بنا یعنی مزدورون کے ساتھ ملکر کام کرتے اور لیٹ اوٹھاتی اور کبھی ایسے بھوکی ہوتے کہ بھوک سے پتھر اپنے پیٹ پر باندھتے اور ضیافت کرتے اور آپ ضیافت مین جاتی اور سینگے لگاتی اور مست کو بھی اسکے لگانی کی اجازت دیتی اور ثابت ہوا ہے کہ سینگے سر مبارک مین لگاتی اور کبھی پشت پا پر اور کبھی احذعین پر اور کبھی کاہل پر اور احذعین دو رگین ہین دونو جانب گردن کے اور کاہل کہتے ہین اس رگ کو طرف پیٹھ کی دوشانون کے بیچ اور دوا کرتے اور دوسرونکو ضرورت کی وقت داغ دیتی اور اپنے آپ کو داغ نہ کرتے اور بیمارونکو جھاڑ دیتے لیکن اپنے لوگون سے نہیں چھوٹے والے بیمارونکو پرہیز کرنے کو فرماتے اور علاج کا حکم فرماتے لیکن مرکب دوا دونکا استعمال جو قرابادین مین لکھا ہے اور معجون اور مرکب اس قسم کی دواعادتہ نہی بلکہ دوا مفرد چیزون سے کرتے اور کبھی کوئی چیز اسمین ملاتے کہ اس دوا کے صورت بدل جاوے یہ کمال حکمت اور نہایت طبیبون کی شناخت ہی ابو خزامہ نے کہا یا رسول اللہ ارایت رقا نسترقیہا ودواء نتداوی بہا ھل یرد من قدر اللہ شیئا قال ھی من قدر اللہ اور تخمہ اور ہیت کہا نہ منع فرمائے اور فرمائی ما ملاٰ ادمی وعاء اشرا من بطنہ بحسب ابن ادم لقیمات یقمن صلبہ فان کان لا بد فاعلا فثلث للطعامہ وثلث لشرابہ وثلث لنفسہ

فصل بیماریون کے دوا بیان مین بیماریون کے

دوا کا طور بنی کی تین طرح پر تہا ایک تو جسمے دوا کرتے دوسری دوا الہی تیسرے
مرکب ان دونو قسمون کی دوا سی لیکن تپ کی دوا مین فرماتے الحمی من فیح جہنم فابردوھا بالماء اور دوسری حدیث مین آیا ہے اذا لحم
احدکم فلیرش علیہ الماء البارد ثلث لیال من السحر اور دوسرے
جگہ یہ امام احمد کی مسند مین کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا
حم دعا بقربۃ من ماء فافرغھا علی راسہ فاغتسل اور جامع
ترمذی مین ہے اذا اصاب احدکم الحمی فانما الحمی بطعۃ من النار
فلیطفھا بالماء البارد ولیستقبل نھر جاریا فلیستقبل جریۃ الماء بعد
الفجر قبل طلوع الشمس ولیقل بسم اللہ اللھم اشف عبدک وصدق
رسولک ویغمس فیہ ثلث خمسات ثلثۃ ایام فان برء والا
خمسا فان لم یبرء فی خمس فسبعا فان لم یبرء فی سبع فانھا لا تکاد
تجاوز السبع باذن اللہ محدث متفق ہین اس بات پر کہ یہ حکم خاص حجاز
والون کے واسطے ہے جسطرح یہ حکم حتی لا تستقبل القبلۃ ولا تستدبرھا
ولکن شرقوا او غربوا اکثر جو انکو تپ حمی یومی کی قسم سے ہوتی ہی شدت حرارت
سے آفتاب کے علاج ٹہنڈا پانی پلانا اور نہلانا فرمایا **فصل علاج مین**
پیٹ چلنی کے پیٹ اگر کثرت مادہ کی سبب سے چلتا علاج تقویت کرنی
معدہ کے فرمائے صحیحہ مین وارد ہے ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فقال ان اخی یشتکی بطنہ او یستطلق بطنہ فقال
اسقہ عسلا فذھب ثم رجع فقال قد سقیتہ فلم یغن عنہ
شیئا او فی لفظ فلم یزدہ الا استطلاقا مرتین او ثلثا کل ذلک یقول
لہ اسقہ عسلا فقال لہ فی الثالثۃ او الرابعۃ صدق اللہ وکذب

اَخِيْكَ وَفِيْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ اِنْ اَخِيْ اعْرَبَ بَطْنُهٗ اَيْ نَسَدَ هَضْمُهٗ
وَاعْتَلَّتْ مِعْدَتُهٗ اور بار بار شہد پلانے مین ایک نکتہ ہی اسواسطے چاہیئے
کہ اندازہ ہو مرض کے موافق اگر اوس سے کم دیجئے تو بالکل مرض زایل نہین ہوتا اور اگر
اسسے زیادہ ہو تو قوت کو ساقط کریگی اور مرض کو بڑہاویگی ہر بار مین اتنا دیا جاتا
کہ مرض کا مقابلہ کریگی اسواسطے دست زیادہ ہوتے اور حکم فرماتے کہ پھر شہد دو
یہانتک کہ اپنی حد کو پہونچا اسواسطے فرمایا سچ فرمایا اللہ نے اور جھوٹا پیٹ
نے تیری بہائی کے مراد یہ ہے کہ ادہ فاسدہ بہت تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دوا کے
ساتھ طبیبون کی دوا کو کچھ مناسبت نہین اسواسطے کہ نبی ص کی دوا مین تاثیر یقینی
ہے اسواسطے کہ اللہ کے حکم سے نکلا اور نبی کے نور اور عقل کامل سے اور انکے
سوا اور دونکا علاج اکثر شبیہ اہلوا ہی گمان اور تجربہ سی کہ مقام خطرہ کا ہے اور جو
کوئی کہ نبی کی دوا سی فایدہ نزاوہتاوی یقین جاننا چاہیے کہ اوسکے ایمان کا
نقصان ہے اور جو صدق قبول کریگا اور اعتقاد تمام سے اختیار کریگا البتہ
اوسے فایدہ اوہتاویگا جسطرح قرآن شریف کہ دلون کی مرض کی شفا ہے
جو اوسکو اخلاص کے ساتھ نہ پڑہیگا اور دل سے قبول نہ کریگا مرض بڑہیگا اور
اوسکی واسطے وبال ہوگا **فصل طاعون اور وبائی دوا مین** آنحضرت
فرماتی اَلطَّاعُوْنُ رِجْزٌ اُرْسِلَ عَلٰی طَائِفَةٍ مِنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ وَعَلٰی
مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَاِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوْا عَلَيْهِ فَاِذَا وَقَعَ
بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ فِيْهَا فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا فِرَارًا مِنْهُ اور دوسری حدیث مین
ہے اَلطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ اور دوسرے حدیث مین ایا ہے اَلطَّاعُوْنُ
وَخْزُ الْجِنِّ اور دوسری روایت مین اَلطَّاعُوْنُ دَعْوَةُ نَبِیِّكُمْ اور اس حدیث
مین جو منع فرمایا ہی کہ جس شہر مین وبا ہو نجاؤ اور اس سے باہر نہ نکلو اس بات

مین اشارہ ہے کہ وبا سے بہت پرہیز کرنا چاہیئے اسواسطے کہ جہان وبا ہے وہان درآنا اسسے مقابلہ کرنا ہے اور اپنے جان کو ہلاکت مین ڈالنا یہ عقل اور شریعت کے خلاف ہے اور دوسری حدیث مین آیا ہے اِنَّ مِنَ الْعَرَفِ التَّلَفُ اور عرف مرض اور وبا کی نزدیک جانیکا نام ہے سوس منع مین حکم ہے پرہیز کا اور جو اسباب تلف کا ہی اس سے تعرض چاہیئے لیکن جہان وبا ہے وہان سے نکلنے کو جو منع فرمایا اسکے دو معنی لوگون نے بیان کئے ہین ایک تو یہ کہ نفس کو توکل پر چھوڑنا اور اللہ پر پورا اعتماد اور قضا اور رضا پر صبر کرنا اور دوسرے معنے یہ ہین کہ طبیب کہتے ہین جو وبا سے احتراز چاہتا ہے اسپر واجب ہے کہ کہانا کم کہاوے اور رطوبت بدن سے نکالی لیکن بہت آسان تدبیر سے اور محنت اور حمام کے غسل سے پرہیز کرے کہ بخار ناقص جو بدن مین چھپا ہے جوش نکرے اور واجب ہے کہ بیمار ہے اور آرام اور آسایش اختیار کرے کہ سوا حرکت کرنے پینے کے اور ایک زمین سے دوسرے زمین مین بہاگ کر جانیمین مشک سخت حرکت کرنی پڑیگی اور اسکا ضرر ظاہر ہے **فصل استسقا کے دوا مین** اسکے دو اونٹ کے دودھ اور پیشاب سے کرتے ایک گروہ قبیلہ عکل اور عرینہ مدینہ مین آئے مدینہ کی ہوا انکو مخالف ہوئی انکو استسقا کا مرض ہوا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور شکایت کی اور کہا اِنَّا اجْتَوَيْنَا الْمَدِيْنَةَ فَعَظُمَتْ بُطُوْنُنَا وَارْتَهَشَتْ اَعْضَاؤُنَا فرمایا لَوْ خَرَجْتُمْ اِلٰى اِبِلِ الصَّدَقَةِ فَشَرِبْتُمْ مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا فَفَعَلُوْا فَلَمَّا صَحُّوْا عَمَدُوْا اِلَى الرُّعَاةِ وَقَتَلُوْهُمْ وَاسْتَاقُوا الْاِبِلَ وَحَارَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اٰثَارِهِمْ فَاُخِذُوْا فَقُطِعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسُمِلَ اَعْيُنُهُمْ وَاَلْقَاهُمْ فِي الشَّمْسِ حَتّٰى مَاتُوْا اور طبیبون کے جو محقق ہین

ف پرہیز کی باتون مین سے ہے کہ وبا سے بھاگنا اور اسکے ساتھ ملنا جلنا نہ کرنا اور بیمار کی عیادت کو نہ جانا اور اسکے پاس نہ بیٹھنا ۱۲

ف مرض وبا کی نزدیک جانیکا نام ہے سو اس منع مین حکم ہے پرہیز کا اور جو اسباب تلف کا ہی اس سے تعرض چاہیئے لیکن جہان وبا ہے وہان سے نکلنے کو جو منع فرمایا اسکے دو معنی لوگون نے بیان کئے ہین ایک تو یہ کہ نفس کو توکل پر چھوڑنا اور اللہ پر پورا اعتماد اور قضا اور رضا پر صبر کرنا اور دوسرے معنے یہ ہین کہ طبیب کہتے ہین جو وبا سے احتراز چاہتا ہے اسپر واجب ہے کہ کہانا کم کہاوے اور رطوبت بدن سے نکالی لیکن بہت آسان تدبیر سے اور محنت اور حمام کے غسل سے پرہیز کرے کہ بخار ناقص جو بدن مین چھپا ہے جوش نکرے اور واجب ہے کہ بیمار ہے اور آرام اور آسایش اختیار کرے کہ سوا حرکت کرنے پینے کے اور ایک زمین سے دوسرے زمین مین بہاگ کر جانیمین مشک سخت حرکت کرنی پڑیگی اور اسکا ضرر ظاہر ہے ۱۲

ف استسقا کا علاج اونٹ کے دودھ اور پیشاب سے کرنے کا حکم اونٹون کے چرواہون کے ساتھ رہنے کا حکم تھا اونٹون کے چرواہون کے ساتھ رہنے سے یہ مراد ہے کہ اونٹون کے ساتھ رہکر انکا دودھ اور پیشاب پیا کرین ۱۲

ف ان لوگون نے پیغمبر خدا کے پاس آکر اپنے بیمار ہونیکی شکایت کی اور کہا کہ ہم بیمار ہوگئے ہین اور ہمارا پیٹ بڑھ گیا ہے اور ہاتھ پاؤن اکڑ گئے ہین اور کھانسی آتی ہے اور ہمکو مدینہ کی ہوا موافق نہین آتی ہے آپ نے فرمایا کہ تم اونٹون کے چرواہون کے ساتھ رہکر انکا دودھ اور پیشاب پیا کرو ۱۲

وہ متفق ہین اسبات پر کہ دو دو تلاح اور پیشاب جمال معتبر دوا ہی اس مرض کی

فصل زخم کی علاج مین چٹائی جلاکر حکم فرمایا اور احد کی

لڑائی کی دن رسول اللہ کا چہرہ مبارک زخمی ہوا فاطمہ رض خون کو دہوتے
تہین اور حضرت علی مرتضیٰ پانی گراتی تہی اور خون بند نہین ہوتا تہا فاطمہ نے
ایک ٹکڑا چٹائی کا اوٹہا کر جلایا اسکی خاک زخم پر رکہی اسی وقت خون بند
ہوگیا اور وہ بردی کی چٹائی تہی ان شہرون مین اکثر بردی کی چٹائی ہوتے
ہے خون بند ہونیکی واسطی بردہ بہت تاثیر رکہتا ہے **فصل شہد اور**
محجم اور داغ کرنے کی فایدہ مین آنحضرت فرماتی شفا تین چیز مین
ہے ایک شہد کا شربت اور محجم سے کاٹنی مین اور داغ کرنے مین لیکن مین اپنے
امت کو منع کرتا ہون آگ سے داغ کرنیمین عالم لوگ کہتی ہین یہہ حدیث
اشارہ ہے علاج کا سب مادہ کی عرض کیواسطے اسواسطے کہ مادہ مرض کا یا دموی
ہے یا صفراوی یا بلغمی یا سوداوی اگر دموی ہی علاج اسکا خون نکالنی سے
ہے اور اگر اسکے سوا تین قسم سے ہے علاج اسکا دست سی ہے سو اشارہ شہد
کیا مسہلون کی طرف اور محجم سے اشارہ کیا فصد اور سینگہی کی طرف اور داغ
سے دواغین خبردار کیا اس بات پر کہ طبیب جب دوا کرنیسے عاجز ہو آخر
الدواء الکی تو آخر دوا داغ دینا ہے اور ابوطیبہ نے جب آپکو سینگہی لگائی تو
مزدوری اونکو دو صاع دینے کو فرمایا اور اسکے سردارون سے فرمایا کہ خراج کم کریا
سو اسطرح کیا اور فرمایا خیر ما تداوتم بہ الحجامۃ اور فرمائے معراج
کی رات کسی گروہ پر فرشتون کے مین نہین گزرتا تہا مگر کہتے یا محمد
مر امتک بالحجامۃ اور اسکا سبب ہے کہ سینگہے خون کو چمڑی کی گرد
نکالتی ہے اور سارے طبیب قایل ہین اس باب کی کہ گرم شہرون مین سینگہ

پچھنا افضل ہے فصد سے اسواسطے کہ ان لوگون کا خون پتلا رہتا ہے
اور پختہ اور گوشت سے اوپر آتا ہے سینگھے لگانے سے ایسا نکل آتا ہے کہ فصد سے
نکلتا اور فصد اندر بدن کی واسطے نافع ہے اور صحیحین مین ہے کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحتجم ثلثا واحدۃ علی کاھلہ واثنتین
علی اکحلہ احدی عین وفی الصحیح انہ احتجم وھو محرم فی راسہ
لصداع کان بہ اور ابن ماجہ کی سنن مین ہے کہ جبرئیل آئے اور فرمایا سینگھے لگانے
کو گردن کی دونون رگون مین اور پیٹھ مین مینے کی مقابل اور سنن ابی داود
مین ہے انہ احتجم فی وسط راسہ من وجع کان بہ **فصل داغ**
کرنے کے بیان مین ہر چند آنحضرت کو داغنا ناپسند تھا اور سخت منع
فرماتے لیکن ضرورت کیوقت داغتے ایکبار طبیب کو بھیجا کہ ابی بن کعب کے فصد
اور کل دے اور جب سعد بن معاذ زخمی ہوئے ہاتھ کی درمیان مین داغ دیا
ورم ہوا پھر داغ دیا اور سعد بن زرارہ کو سر کی پیشانی پر ہوئی تھی اسکے واسطے
داغ دیا اور جابر کو داغ دیا ہاتھ کے درمیان یہ حدیثین صحیح ہین اور مینے پہلے
بیان کیا امت کو داغ کرنیسے منع فرمایا اسکا جواب یہ ہے کہ حدیثین داغ
کرنیکے چار قسم پر ہین بعضے دلالت کرتی ہین کرنے پر اور بعضے سپر دلالت کرتے
ہین کہ پسند نہ تھا اور بعضے دلالت کرتی ہین مح اور تعریف پر اوسکے چھوڑنے کے
اور بعضے مین منع ہے لیکن فعل دلالت کرتا ہے جایز ہونے پر اور پسند نہ ہونا منع
پر نہین دلالت کرتا اور لیکن ثنا اور مدح کرنا ترک کا افضل اور اولی ہونے پر اسکے
ترک کی دلالت کرتا ہے اور لیکن منع اس بات سی ہے کہ کچھ ضرورت ہمارے
کی نہین ہے اور داغ کرے یا یہ کہ اسکے ایسے حاجت نہین لیکن اگر مرض کے پیدا ہونے
کا خوف ہو یا بیماری کے ایسا ہونے کیواسطے ہو تو مضایقہ نہین ثواب حدیثون

مین تعارض نہ رہا **فصل عرق النسا کے علاج مین** انس نے
کہا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دَوَاءُ عِرْقِ النِّسَا اَلْيَةُ شَاةٍ
اَعْرَابِيَّةٍ بِذَابٍ ثُمَّ تُجَبَّرُ هٰكَذَا اَجْزَاءً ثُمَّ تُشْوَى عَلَى الرَّضْفِ فِي
كُلِّ يَوْمٍ جُزْءًا یہ مرض غلیظ گاڑہے مادہ سے پیدا ہوتا ہے یا خشکی مزاج سے اور
پکانی اور دست لانیکا محتاج ہے اور بکری کے دنبے مین یہ دونون خاصیتین موجود
ہین کہ پکاتا بھی خوب ہے اور مواد کو بھی خوب نکالتا ہے اسواسطے اسکا علاج فرمایا
اور گانو ہی کی بکری جو فرمائی اسکی وجہ یہ ہے کہ چھوٹی اور بہتر ہے سیدانین جو
بہتر کہا سین ہین شیخ اور قیصوم ان سب کی خاصیت آمین موجود ہے **فصل**
علاج مین مزاج کی خشکی کے مزاج کی خشکی کا علاج تلیین سے کرتے
اور دست آنی کے واسطے سنا دیتے اسماء عمیس کے بیٹے سے پوچھا مَا كُنْتِ
تَسْتَمْشِينَ قَالَتْ بِالشُّبْرُمِ قَالَ حَارٌّ جَارٌّ ثُمَّ قَالَتْ ثُمَّ شَرِبْتُ بِالسَّنَاءِ
فَقَالَ لَوْ كَانَ شَيْءٌ يَشْفِي مِنَ الْمَوْتِ كَانَ السَّنَاءُ اور فرمایا عَلَيْكُمْ بِالسَّنَاءِ
وَالسَّنُّوتِ فَاِنَّ فِيهِمَا شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ اور سنوت کے
معنے مین آٹھ قول ہین ایک تو یہ شہد ہے اور دوسری رب اور وہ یہ ہے
کہ تیل کے باس سے جو گاد نکلتی ہین تیل ملا ہوا تیسرے ایک دانہ ہے زیرہ کے
طرح لیکن وہ زیرہ نہین ہے چوتھی زیرہ کرمانی پانچوین راز یانج ہے چھٹی ثبت سانوین
خرما آٹھوین وہ شہد جو تیل کے باسنون مین رہے اور یہ قیاس سے قریب ہے اسواسطے
کہ سنا کو ملی ہوئی سنوت ملی ہوئے وہ کیا چیز ہے کہ شہد تیل سے ملا ہوا دیتی ہین حلاب
کے واسطے بہت بہتر اور قوی ہے اور دوسری حدیث مین آیا ہے خَيْرُ مَا تَدَاوَيْتُمْ
بِهِ السَّعُوطُ وَاللَّدُودُ وَالْحِجَامَةُ وَالْمَشْيُ سعوط ایک دوا ہے کہ اسکو ناک
کی راہ سی دماغ مین ٹپکاوین اور لدود ایک دوا ہے کہ حلق کی راہ سی حلاوین

اور مشی دوا ہے مہل کے **فصل خارش کی دوا مین** جو خارش کہ قمل
کے غلبہ سے ہوتی ہے ابریشمی کرتا پہنانے انس بن مالک کے کہ عبدالرحمن بن
عوف اور زبیر بن العوام کو خارش ہوے اور اسے انکو تکلیف ہوئی اور انکو
رخصت دی کرتا ابریشمی پہننے کی اور بعضے روایت مین صحیح مسلم کے آیا کہ انہون
نے بعضے لڑائی مین شکایت کی آنحضرت سے قمل کے کثرت کی تو انکو رخصت دے
ابریشمی کرتا پہننے کی اس حدیث مین دو باتین متعلق ہین ایک فقہ کی دوسرے
طب کے حریر کا حرام ہونا تو مرد و نکو ثابت ہے مگر کسی حاجت یا مصلحت کو ترجیح ہو
اور لیکن طبی بات یہہ ہے کہ ریشمی کپڑا پہننا مفید ہے اسکو جو مرض یابس سودا ے
ہے اسواسطے کہ ریشمی دوای حیوانی ہے اور اسکا خاصہ دل کو قوت دماغ کو قوت
دیتا ہے اور دفعیہ کرنا غلبہ سودا کا اور اون امراض کا جو غلبہ سودا کی سبب سے پیدا
ہوتے ہین اور وہ گرم تر ہے اور بعضے کہتے ہین وہ معتدل ہے اور ہمین کوئی
چیز خشک یابس نہین ہے حکما اور جرب کو ضرور نفع کریگا اور نرمی کی سبب قمل نہین
رہ نہین سکتا **فصل ذات الجنب کی دوا مین** قسط بحری کی استعمال
کو فرماتی اور جامع ترمذی مین ہے زید بن ارقم سے اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَالَ تَدَاوَوْا مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ بِالْقُسْطِ الْبَحْرِیِّ وَالزَّیْتِ وَفِی
حَدِیْثٍ اٰخَرَ اَلْقُسْطُ الْبَحْرِیُّ هُوَ الْعُوْدُ الْهِنْدِیُّ سو ذات الجنب دو
قسم پر ہے حقیقی اور غیر حقیقی حقیقی تو ایک درد ہے کہ پردے مین جو پسلیون کے درمیان ہے
پیدا ہوتا ہی اور غیر حقیقی ایک ورد ہے کہ پہلو کی طرف پیدا ہوتا ہے اور یہہ دوا
اس قسم کیواسطے ہے کیونکہ قسط ہندی کو جب اچھی طرح پیس لین اور تیل کے
ساتھ ملا دین اور اسجگہ ملین یا توڑے دن اسی کہا دین اس مادہ کو تحلیل
کرتا ہے اور باطن کے عضو کو قوت دیتا ہے اور سدون کو کہولتا ہے اور

حقیقی قسم جو ہی اگر اوسکا مادہ بلغمی ہو تو ہے ان دونون علاجون سے فایدہ
ہوتا ہے خصوصًا جب مرض کار وزکم ہو اور جب پیغمبر خدا بیمار ہوئے گہر کی عورتین
اور خادم اور بیمار دارون نے جانا کہ اونکو ذات الجنب کی سبب خشکی ہے اور اونکو
فش تہالکہ دوا نکے مُنہ مین دیا ہر چند اشارہ فرمایا کہ نہ دو لوگون نے جانا کہ
بیمار ونکے عادت ہوتی ہے کہ دوا کو منع کرتے ہین اسسے سبب سے منع فرماتے ہین جب افاقہ
ہوا فرمایا ان سب کے حلق مین یہہ سارے دوا پلاوین لوگون نے کہا کہ ہمنے معلوم
کیا کہ آپ جو منع کرتے ہین اسواسطے ہے کہ دوا اچھی نہین معلوم ہوتے اور ہمکو خوف
ذات الجنب کا ہوا فرمایا اللہ مجہکو اس بلا مین گرفتار نہ کریگا اور حدیث کی عبارت
یون ہے اِنَّهٗ اشْتَدَّ بِهٖ مَرَضُهٗ وَكَانَ عِنْدَهٗ نِسَاؤُهٗ وَالْعَبَّاسُ وَاُمُّ
الْفَضْلِ بِنْتُ الْحَارِثِ وَاَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ فَتَشَاوَرُوْا فِيْ لَدِّهٖ
فَلَدُّوْهُ وَهُوَ مَغْمُوْرٌ فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ مَنْ فَعَلَ بِيْ هٰذَا مِنْ عِلَلِ النِّسَاءِ
جِئْنَ مِنْ هٰهُنَا وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلٰى اَرْضِ الْحَبَشَةِ يُبَرِّيْهِ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ
وَاَسْمَاءَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خَشِيْنَا اَنْ يَّكُوْنَ بِكَ ذَاتُ الْجَنْبِ
قَالَ فَبِمَا لَدَدْتُّمُوْنِيْ قَالُوْا بِالْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ وَشَيْءٍ مِنْ وَرْسٍ وَقُطْرَاتٍ
مِنْ زَيْتٍ فَقَالَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُقْدِرَ فِيَّ بِذٰلِكَ الدَّاءِ ثُمَّ قَالَ
عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ لَا يَبْقٰى اَحَدٌ فِي الْبَيْتِ اِلَّا لُدَّ اِلَّا عَمِّيَ الْعَبَّاسَ فَاِنَّهٗ
لَمْ يَشْهَدْكُمْ **فصل سر کے درد کے علاج مین** آنحضرت کو
درد سر جب ہوتا مہندی اپنے سر مبارک پر رکہتی اور فرماتے کہ صداع کو یہہ
فایدہ کرتی ہے فی سُنَنِ ابْنِ مَاجَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ اِذَا صَدَعَ غَلَفَ رَاْسَهٗ بِالْحِنَّاءِ وَيَقُوْلُ اِنَّهٗ نَافِعٌ بِاِذْنِ اللّٰهِ
مِنَ الصُّدَاعِ اور یہہ علاج اوس صداع کی واسطے نافع ہی جو مادی نہو بلکہ

حرارت کی سبب پیدا ہوا اسکے واسطے مہندی فایدہ کرتی ہے خصوصًا
جب کوٹ کر سرکہ کے ساتھ ملا دین اور پیشانی مین لگا دین اور سن ابی داؤد مین
ہے اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا شَکٰی اِلَیْہِ اَحَدٌ وَجَعًا فِیْ
رَاْسِہٖ اِلَّا قَالَ لَہُ احْتَجِمْ وَلَا شَکٰی اَحَدٌ وَجَعًا فِیْ رِجْلَیْہِ اِلَّا قَالَ لَہُ اخْتَضِبْ
بِالْحِنَّاءِ اور جامع ترمذی مین ہے عَنْ اُمِّ رَافِعٍ قَالَتْ کَانَ لَا یُصِیْبُ النَّبِیَّ قُرْحَۃٌ
وَلَا شَوْکَۃٌ اِلَّا وَضَعَ عَلَیْہِ الْحِنَّاءَ **فصل کہانی اور پینے مین بیمار**
کے فرماتے کہ بیمار کو زبردستی نہ کرو کہانی اور پینی مین اسواسطے کہ خدا تعالےٰ
اُنکو کہانا پانی دیتا ہی عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ الْجُہَنِیِّ یَرْفَعُہٗ لَا تُکْرِھُوْا مَرْضَاکُمْ
عَلَی الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ فَاِنَّ اللّٰہَ یُطْعِمُھُمْ وَیَسْقِیْھِمْ اور اس حدیث کے
حکمت مظاہر ہے اسواسطے کہ طبیعت بیمار کی مادہ کی پکانی اور نکالنی کی طرف مصروف
ہے اور جبرًا سے کہانا کھلایا اور پانی پلایا تو طبیعت اپنی فعل سے باز رہیگی اور کہانا
پانی کے ہضم کیطرف مشغول ہوگی اور مادہ کچا رہیگا اور مرض زور پکڑیگا تو ایسون
کہانا نہ دینا چاہیے سوائے لطیف چیزون کی جو شربت اور غذا کی قسم سی ہون اور جنسے
قوت حاصل ہو اور طبیعت اسکے طرف مشغول نہو جسطرح اچھا شربت دینا اور
شوربا مرغ کا اور قوت کو اوٹھاتا ہی عنبر کی خوشبو سنگھانا اور خوشی کی خبر سنانا
فصل غذرہ کے علاج مین ازکون کے حلق مین ایک زخم پیدا ہوتا
جوش سے خون کے اسکو غذرہ کہتے ہین اسکا علاج عود ہندی سے فرماتے اور
بعضے دوائین جیسی لڑکی کے تالو کو انگوٹھی سے چیر کے خون نکالتی ہین اسکو منع
فرمایا خَیْرُ مَا تَدَاوَیْتُمْ بِہِ الْحِجَامَۃُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِیُّ وَلَا تَعْذِرُوْا صِبْیَانَکُمْ
بِالْعَمْزَۃِ فِی الْعُذْرَۃِ اور مسند امام احمد کی ہے دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّعَمْ
عَلٰی عَائِشَۃَ وَعِنْدَھَا صَبِیٌّ یَسِیْلُ مِنْخَرَاہُ دَمًا فَقَالَ مَا ھٰذَا فَقَالُوْا

بِهِ الْعُدَّةَ اَوْ وَجَعٌ فِیْ رَاْسِهٖ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا تَقْتُلُنَّ اَوْ لَا تَقْتُلُنَّ اَیُّنَا
اَمْرَاَةٍ اَصَابَ وَلَدَهَا عُدَّةٌ اَوْ وَجَعٌ فِیْ رَاْسِهٖ فَلْتَاْخُذْ قُسْطًا
هِنْدِیًّا فَلْتَحُكَّهُ بِمَاءٍ ثُمَّ لْتَسْعُطْهُ اِیَّاهُ فَاَقَرَّ عَائِشَةُ فَصَنَعَ
ذٰلِكَ بِالصَّبِیِّ فَبَرَءَ اور مادہ اسکا خولی ہے کہ اسپر بلغم غالب تہا علاج قسط
مناسب تہا کیونکہ قسط محفف اور مقوی بدن ہے، اور سعط اوسی کہتی ہین کہ
دوا کو پانی کے ساتہہ ملاکر دماغ مین دے اور سر اسکا نیچا رہے دیتی وقت اور
جب دوا دماغ کو پونچیگی بیمار یکو چھینک کے ساتھ نکالیگے اور پیغمبر خدا ناک
مین پانی کے ساتھ دوا دینی کی تعریف کی ہے اور آپ نے کیا ہے **فصل اول**
کے دردکے دوا مین جو دل کے درد کی شکایت کرے اسکو مفوذ دینے
ہین اسواسطے کہ اوسکے فواد مین درد پہونچا ہی مدینہ کے خرما سی اسکے دوا کرتے
اور سنن ابی داود مین ثابت ہے عَنْ سَعْدٍ قَالَ مَرِضْتُ مَرَضًا فَاَتَانِیْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم یَعُوْدُنِیْ فَوَضَعَ یَدَهٗ بَیْنَ ثَدْیَیَّ حَتّٰی وَجَدْتُ بَرْدَهَا
عَلٰی فُؤَادِیْ فَقَالَ اِنَّكَ رَجُلٌ مَفْئُوْدٌ فَاْتِ الْحَارِثَ بْنَ كَلْدَةَ مِنْ ثَقِیْفٍ فَاِنَّهٗ
رَجُلٌ یَتَطَبَّبُ فَلْیَاْخُذْ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِنْ عَجْوَةِ الْمَدِیْنَةِ فَلْیَجَاهُنَّ بِنَوَاهُنَّ
ثُمَّ لِیَلُدَّكَ بِهِنَّ اور خرما مین عجیب خاصیت ہی سم مرض کے واسطے اور ساتھ کے
خاص کرکے ہمیشہ یہ سرا رہی کہ وحی سی معلوم ہوتا ہی اور فرمایا کہ جو صبح کو سات خرما
عجوہ عالیہ کے قسم سے مدینہ کی کہاوے اسدن زہر اور سحر اسپر کام نہین کریگا اور
فرماتی عجوہ عالیہ شفا ہی ہمارے یون کی اور صبح کی تریاق ہے اِنَّ فِیْ عَجْوَةِ الْعَالِیَةِ
شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَاِنَّهَا تِرْیَاقٌ اَوَّلَ الْبُكْرَةِ اور دوا فایدہ جب کرتی ہے
اسکو اعتقاد سی کہاوی کہ طبیعت اسکو قبول کری اور مدد کری دفع کرنے پر
مرض کے چنانچہ اکثر بڑے بڑے لوگ ہمارے دوا کا دانی سے کرتے ہین اور ہر مرض مین

شہد کے ساتھ پیہی اور برکت سے حسن اعتقادی وہ مرض رفع ہوجاتا **فصل**
بیماروں کی پرہیز مین بیماروں کو پرہیز کی وصیت فرمائی اور مضر غذا
کو منع فرمائی اور اصل پرہیز قرآن سے ثابت ہے وَاِنْ كُنْتُمْ مَرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ
اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً
فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا امر پنیکو پانی کے استعمال سے پرہیز فرمایا اور امام النذر
روایت کرتی ہے دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ عَلِيٌّ وَّلَهٗ
نَاقَةٌ مِّنْ مَّرَضٍ وَلَنَا دَوَالٍ مُعَلَّقَةٌ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَاْكُلُ مِنْهَا
وَقَامَ عَلِيٌّ يَاْكُلُ مِنْهَا فَطَفِقَ النَّبِيُّ يَقُوْلُ لِعَلِيٍّ اِنَّكَ نَاقِهٌ حَتّٰى
كَفَّ فَاَلْتَ وَصَنَعْتُ شَعِيْرًا وَسِلْقًا فَجِئْتُ بِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
لِعَلِيٍّ مِنْ هٰذَا فَاَصِبْ فَاِنَّهٗ اَنْفَعُ لَكَ وَيُرْوٰى مِنْ هٰذَا فَاَصِبْ فَاِنَّهٗ
اَوْفَقُ لَكَ وَعَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ وَبَيْنَ يَدَيْهِ خُبْزٌ وَّ
تَمْرٌ فَقَالَ اُدْنُ فَاَخَذْتُ تَمْرًا فَاَكَلْتُ فَقَالَ اَتَاْكُلُ تَمْرًا وَبِكَ رَمَدٌ
فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْضَغُ مِنَ النَّاحِيَةِ الْاُخْرٰى فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
وَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا حَمَاهُ الدُّنْيَا كَمَا يَحْمِيْ اَحَدُكُمْ مَرِيْضَهٗ
عَنِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ اور یکن حدیثین مشہور جو عوام کی زبانپر جاری ہین اور امین
سے ایک یہ الْحِمْيَةُ رَاْسُ كُلِّ دَوَآءٍ وَالْمِعْدَةُ بَيْتُ كُلِّ دَآءٍ وَعَوِّدُوْا
كُلَّ جَسَدٍ مَا اعْتَادَ قریب درجہ وضوع ہے اور صحت کو یون پہونچا ہے کہ
کلام حارث بن کلدہ کا ہے اور دوسرے حدیث مین آیا ہے اِنَّ الْمِعْدَةَ حَوْضُ
الْبَدَنِ وَالْعُرُوْقُ اِلَيْهَا وَارِدَةٌ فَاِذَا صَحَّتِ الْمِعْدَةُ صَدَرَتِ الْعُرُوْقُ
بِالصِّحَّةِ وَاِذَا سَقِمَتِ الْمِعْدَةُ صَدَرَتِ الْعُرُوْقُ بِالسُّقْمِ **فصل**
انکھونکی درد کی دوا مین آنحضرت اسکی دوا بیٹھنا اور آرام اور آپ

اور رخصت فرمائی احد امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے انکھین دکھنے مین تر کھورین
منع فرمائین اور جب کسی مومنون کی انکی انکھین دکھتی انسے نزدیکی نکرتے جب
تک شفا ہوتے **فصل علاج مین خدر کی** خدر مین کلی ٹھنڈی پانی سے
فرماتی ایک گروہ راہ سے ایک درخت کے پاس پہونچا اور نا والی سی انسے کہا
اسی جگہ گر پڑے اور حس وحرکت سے معذور ہوگئی پیغمبر خدا نے فرمایا قرسوا الماء
فی الشنان وصبوا علیهم فیما بین الاذانین یعنے سرد کرو پانی کو تنابین
اور بہاو انپر دو اذان کے بیچ یعنے فجر کی اذان اور اقامت کی درمیان اور یہہ افضل
علاج ہے **فصل اسکے بیان مین** کہ اگر کہا نمین مکھی پڑجاوی تو اسکو کسطرح
دور کرے فرماتے مکھی کو اچھی طرح اس کہانی اوپر نیچے مین غوطہ دے اسواسطے کہ
ایک پر مین اسکے زہر ہے اور دوسرے مین تریاک اور مکھی زہر وار پر کو اگی رکھتی ہے
پھر یہہ روایت کرتے ہین اذا وقع الذباب فی اناء احدکم فامقلوہ فان
فی احد جناحیه داء وفی الاخر شفاء اور روایت مین ابی سعید خدری کی ہے
فامقلوہ فانه یقدم السم ویؤخر الشفاء اور حدیث مین دو باتین ہین ایک
فقہ کی ایک طب کی فقہ کی جو ہے سو دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ مکھی اگر پانی یا کسی
پتلی چیز مین پڑے اور مرجاوے تو اوسکو نجس کریگی اور یہہ قول سارے عالمو نکا ہے اور
طبی یہہ ہے کہ چیز کے ضرر کا دفع کرنا اسکے ضد سے چاہیے اسواسطے کہ جب مکھی کہانی
یا پینی کی چیز مین پڑے چاہیے کہ اسکے ضرر کو جو اسکے پر مین زہر ہے دفع کرے اور
جو مادہ زہر کا ہے اسکو مادہ تریاق کے ساتھ مقابل کرے **فصل شرات مین**
ذریرہ یعنی چرایتہ سے علاج کرتے بڑھ عبارت ہے چھوا خراج سے کہ
تیز مادہ ہے جو ظاہر بدن پر نکلتا ہے اور ذریرہ ایک ہندی دوا ہے کہ قصب الذریرہ سے
نکلتے ہے عن بعض ازواج النبی صنع لعم قالت صنع لی النبی ۱۲ وقد خرج

فِي اَصْبَعِي بُثْرَةٌ فَقَالَ عِنْدَكِ دَرْهَمٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ضَعِيهَا وَفِي اللَّهُمَّ
مُصَغِّرَ الْكَبِيرِ وَمُكَبِّرَ الصَّغِيرِ مُتَعَرِّضًا بی اور اگر کسیکو ورم ہوتا حکم فرماتے
اسکی چیرنے کا عَنْ عَلِيٍّ ؓ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صلعم عَلَى رَجُلٍ
يَعُودُهُ بِظَهْرِهِ وَرَمٌ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذِهِ عُدَّةٌ قَالَ بَطُّوا
عَنْهُ قَالَ عَلِيٌّ فَمَا بَرِحْتُ عَنْهُ حَتّٰى بَطَّتْ وَالنَّبِيُّ صلعم شَاهِدٌ
اور ایکبار ایک شخص کے پیٹ پر ورم تھا طبیب کو فرمایا کہ اسکو چیرے لوگوں نے کہا
یارسول اللہ ھل ینفع الطب فرمایا الذی انزل الدا انزل الشفاء فصل
بیمار کے خوش کرنیکے بیان مین فرمایا کہ بیمار کے ساتھ نرمی سے بات کرو
جسمین خوش ہو اور غم اس سے دور ہو ابو سعید خدری کی روایت ہے عَنْ اِذَا دَخَلْتُمْ
عَلَى الْمَرِيضِ فَنَفِّسُوا لَهُ فَاِنَّ ذٰلِكَ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَهُوَ يُطَيِّبُ
نَفْسَ الْمَرِيضِ اور غم اور رنج کا علاج تلبینہ سے فرمایا اور وہ پتلا پکتا ہے جو کو کو
کرکے بنایا ہے بشرطیکہ اچھی طرح کا پکا ہوا ہو وہ پتلا دودھ کا سا ہوتا ہے اسواسطے
اسکو تلبینہ کہتے ہین اور اسکو حکما الشعیر کہا ہے کہ عمدہ دوا ہے اکثر بیمارونکی عَنْ عَائِشَةَ
اَنَّهَا كَانَتْ اِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ مِنْ اَهْلِهَا اجْتَمَعَ لِذٰلِكَ النِّسَاءُ ثُمَّ تَفَرَّقْنَ
اِلَّا اَهْلَهَا وَخَاصَّتَهَا اَمَرَتْ بِبُرْمَةٍ تَلْبِينَةٍ فَطُبِخَتْ وَصُنِعَتْ ثَرِيدًا ثُمَّ
صُبَّتِ التَّلْبِينَةُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَتْ كُلُوا مِنْهَا فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ
يَقُولُ اَلتَّلْبِينَةُ مُجِمَّةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيضِ وَتَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ اور
دوسری حدیث مین ہے عَلَيْكُمْ بِالْبَغِيضِ النَّافِعِ التَّلْبِينَةِ اور عائشہ کی
حدیث مین بھی ثابت ہے کہ کہا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صلعم اِذَا قِيلَ لَهُ اَنَّ فُلَانًا
وَجِعٌ لَا يَطْعَمُ الطَّعَامَ فَقَالَ عَلَيْكُمْ بِالتَّلْبِينَةِ فَحَسَّرَهُ اِيَّاهُ
وَكَانَ يَقُولُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ اِنَّهَا لَتَغْسِلُ بَطْنَ اَحَدِكُمْ

كما تغتسل احدكن ثم تشربه ناطقا من الريح فصل دوا میں زہر کے خبیثین
ایک عورت بکری کو بھونکر زہر ملاکر رسول خدا کی پاس لائی اوسنے کہا کی لگی بکری
نے آواز دی کہ اس سے زیادہ مجھ میں ہے نہ کہا و کہ مجھ میں زہر ملا ہے اسنے عورت کو بلایا اور
فرمایا کسواسطے تو نے ایسی حرکت کی بولی اگر تو پیغمبر ہے تو تیرا کچھ نقصان نہ ہوگا اسکے
بعد سینگھی لگائی دونوں مونڈھوں کے درمیان تین جگہ اور حکم فرمایا دو سرنکو کہ سینگھے
لگاوین اسکی تین برسکے بعد اپنی وفات کے اور ہر سال فرمائی کہ ہمیشہ تکلیف اس
کہانیکی جو خیبر میں کہایا ہے ماتا ہون یہانتک کہ وفات کا سال پہونچا فرمایا ما زالت
احد من الاکلة التی اکلت من الشاة یوم خیبر حتی کان ھذا اوان
انقطاع الابھر منی فتوفی رسول اللہ شہیدا اور زہر کی دوا دو طرح
پر ہی ایک تو استفراغ دوسرے وہ دوا جو زہر کو توڑتی ہے اور جو دوا سپادی تو چاہیے
کہ استفراغ میں جلدی کری اور بہتر استفراغ سینگھی ہے فصل حادو کے
علاج میں جب یہود نے جادو کیا اور آنحضرت بیمار ہوئے فرمایا کہ ہماری سر میں سینگھے
لگاؤ اور جو شخص کہ دین و ایمان نہیں رکھتا ہی وہ اس علاج سے انکار کرتا ہے اور
جالینوس اور ارسطاطالیس جو کافر تھے ایسا علاج اگر کرتے تو انکار نکرتے مادہ
سحر کا سر مبارک میں ایسا اثر کر گیا تھا کہ جو کام نہیں کیا تھا معلوم ہوتا تھا کہ کیا ہے
اور یہ سحر کا تصرف ہی وجود میں اور وہوی مادہ میں یہانتک کہ وہ اندر سے
دماغ کیطرف غلبہ کیا اور مزاج اسکا اصلی طبیعت سے بہر اسواسطے کہ سحر جو ہے سوم کب ہے
روح خبیث کی تاثیر سے اور انفعال سے قوی طبیعت کے اور استعمال سینگھے کا اس محلین میں
کہ سحر کا ضرر پہونچا ہو نہایت حکمت اور بہت مناسب علاج ہی اور بڑی فایدی کے
علاجون میں سے سحر کی خدا کی دوا ہے آیتین اور دعائین جو کہ سحر کو باطل کر دیتی ہین
اور جتنی تاثیر قوی ہوگی سحر جلدی باطل ہوگا خصوصا جب معوذتین نازل ہوا سا سحر

باطل ہوجاتا ہے فصل بدن کے علاج مین کبھی بدن کا علاج قی سے فرماتے ہین عن
معدان عن ابی الدرداء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قاء فتوضا
فلقیت ثوبان فذکرت لہ فقال صدق انا صببت لہ وضوءہ اور پانچ
استفراغ سی جو اصل قسم ہے استفراغ کی ایک قے ہے وہ پانچ کون کون ہین تسہیل
قی اور خون نکالنا اور بخار نکالنا اور عرق نکالنا اور سنت پانچون قسمین ہین
فصل اگر کوئی علاج کرتا اور طب نجانتا اسکو ضامن فرماتے عن عمرو بن العاص
یرفعہ من تطبب ولم یعلم منہ الطب قبل ذلک فھو ضامن اور
عالمون کو سہل اختلاف نہین کہ جو نادان علاج کرے اور بیمار ہلاک ہوجاوے اسپر ضمان دیناہ
لازم ہوگا اور دو طبیب اگر ہوتے اشارہ فرماتی دو اکر نیکو اوسکو جو زیادہ حاذق
ہوتا امام مالک نے موطا مین روایت کیا زید بن اسلم سے ان رجلا فی زمن رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جرح فاحتقن الدم وان الرجل دعا رجلین
من بنی انمار فنظر الیہ فزعم ان رسول اللہ قال لھما ایکما اطب
فقالا او فی الطب خیر یا رسول اللہ صفقال انزل الداء الذی
انزل الداء فصل پرہیز مین اہل امراض متعدیہ سے آنحضرت پرہیز
فرماتی اون لوگون کے ساتھ بیٹھنے سے جنکو ایسی بیماری ہوتی جو دوسرے
کو اثر کرتی ہے چنانچہ ابو ہریرہ نے روایت کیا ہی کہ آنحضرت نے فرمایا فر من المجذوم
کما تفر من الاسد اور جابر کی حدیث ہی انہ کان فی وفد ثقیف
رجل مجذوم فقال لہ انا بایعناک فارجع اور حدیث مین ابن عباس کے ہے کان
النظر الی المجذوم رمین اور دوسری حدیث مین ہی کلم المجذوم وبینک
وبینہ قید رمح او رمحین جذام کی مرض خبیث ہے کہ سودا کے پھیلنے سے تمام
بدن مین پیدا ہوتا ہے اور بدن کے شکل اور

اسکی ہیئت متغیر ہوتی ہے اور دوسری حدیثوں مین آیا ہے کہ مجذوم کے ساتھ
کھانا کھایا اور اوسکے ہاتھون کو پیالی مین اپنے رکھدیا اور فرمایا کُل بِسْمِ اللّٰہِ ثِقَۃً
بِاللّٰہِ وَتَوَکُّلاً عَلَیْہِ اور دوسرے حدیث مین آیا ہے لَا عَدْوٰی وَلَا طِیَرَۃَ اسکا علم
لوگ جواب دیتے ہین کہ احتراز کا حکم اسسے اسواسطے فرمایا کہ اگر کسیکو وہ مرض ہوجاوے تو
یہہ نہ جانے کہ عدوے حق ہے اور بعضے جواب دیتے ہین کہ مجذوم سے پرہیز کا حکم بطریق استحباب
کے ہی اور اولی نہین ہے اور مجذوم کی ساتھ کھانا جواز کے بیان کی واسطے ہی اور اسباب
کے اظہار کے واسطے کہ حرام نہین اور بعضے جواب دیتے ہین کہ خطاب ہر ایک کے واسطے برابر
نہین ہے بلکہ ہر قوم کی لایق اسکو خطاب کیا سو جسکو قوت ایمانی اور توکل زیادہ
ہو اسکو بیمار ساتھ ملنی اور پیشنی مین ضرر نہین اسواسطے کہ قوت ایمانی عدوی کو رفع
کردیتے ہے لیکن جو لوگ ضعیف الایمان ہین انکو احتیاط فرمایا آپ بھی دونو صورتون پر
عمل فرمایا کہ اسکے اقتدا لوگ کرین قوی توکل کے طریقہ پر اور ضعیف پرہیز کی طریقہ
پر فصل دوا مین حرام چیز سے حرام چیز کو دوا مین استعمال کرنے سے منع
فرمائی ابوداؤد روایت کرتا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ اَنْزَلَ الدَّاءَ وَالدَّوَاءَ
وَجَعَلَ لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءً فَتَدَاوَوْا وَلَا تَدَاوَوْا بِحَرَامٍ اور ابن مسعود نے روایت کی
اِنَّ اللّٰہَ لَمْ یَجْعَلْ شِفَاءَکُمْ فِیْمَا حَرَّمَ عَلَیْکُمْ اور طارق جعفی نے سوال کیا
سرپناہی سی حضرت نے منع فرمایا اسنی کہا کہ دوا کی واسطی مین بنایا چاہتا ہون فرمایا
لَیْسَ بِدَوَاءٍ وَلٰکِنَّہٗ دَاءٌ اور دوسرے ایک لفظ مین سنن ابی داؤد اور ترمذی کے
ہے عَنْ طَارِقٍ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا بِاَرْضٍ اَعْنَابًا نَعْتَصِرُھَا وَنَشْرَبُ
مِنْھَا قَالَ لَا فَرَاجَعْتُہٗ قُلْتُ اِنَّا نَسْتَشْفِعُ لِاَبِیْنَا قَالَ اِنَّ ذٰلِکَ لَیْسَ
بِشِفَاءٍ وَلٰکِنَّہٗ دَاءٌ اور نسائی مین روایت ہے کہ ایک طبیب نے ذکر کیا کہ اس دوا مین ضفدع
ہے اسکو منع فرمایا کہ ضفدع کو مار کے نہ ڈالو اور دوسرے حدیث مین ثابت ہوا

مَنْ تَدَاوٰی بِالْخَمْرِ فَلَا شَفَاهُ اللّٰهُ **فصل** قتل کے دوا مین
حجامت بنانی کو فرمائی کہ مسام بخار کا کھل جاتے ہین اور اوپر نکلے اور دوا وہ کہ جسسے
قتل پیدا ہوتا ہی ضعیف ہو **فصل** نظر مین فرماتے اَلْعَیْنُ حَقٌّ وَلَوْ کَانَ
شَیْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ لَسَبَقَتْهُ الْعَیْنُ اور اجازت فرمائی کہ افسون کر و نظر کی
اور پھپوسی اور نملہ سی مالک نے روایت کی کہ عامر بن ربیعہ نے سہل بن حنیف کو دیکھا کہ
غسل کرتے ہین اور حسن مین بنجے بدن کے تامل کیا اور کہا واللہ کہ مین مرد مین اسطرح کا پتہ
نہین دیکھا اور نہ لڑکیون مین سہل سیوقت آخر ہوا پیغمبر خدا کو خبر پہونچی عامر پر
خفا ہوئی اور فرمایا عَلَامَ یَقْتُلُ اَحَدُکُمْ اَخَاهُ اَلَا بَرَّکْتَ اغْتَسَلَ لَهُ فَغَسَلَ
عَامِرٌ وَجْهَهُ وَیَدَیْهِ وَمِرْفَقَیْهِ وَرُکْبَتَیْهِ وَاَطْرَافَ رِجْلَیْهِ وَدَاخِلَةَ
اِزَارِهِ فِی قَدَحٍ ثُمَّ صُبَّ عَلَیْهِ فَرَاحَ مَعَ النَّاسِ اور ایکروایت مین یون ہے
فَرَاحَ سَهْلٌ مَعَ النَّاسِ لَیْسَ بِهِ بَاْسٌ اور دھونے کی وضع کو زہری نے بیان کیا
ہے کہ جسکے نظر لگے اسکو کہین کہ داہنے ہاتھہ کو پانی کے پیالی مین ڈالی اور ایک چلو لیکر
کلی کرے اور اسی پانی مین ڈالے اور ایک چلو اوٹھاوی اور موہنھ کو پیالی مین دھو دے
پھر بائین ہاتھہ کو پیالی مین ڈالے اور پانے اوٹھا کر بازو پر بہاوے اور اس سے ان
اندر دھوے اور ازار کے اندر مین دو قول ہے ایک یہ کہ مراد فرج ہے دوسرے یہ کہ مراد
ازار کا کنارہ ہے جو بدن مین اوسکے لپٹا ہے داہنی طرف سے اور پیالہ کو زمین پر نہ رکھے
اور اس پانے کو پیچھے کیطرف سے سر کے جسکو نظر لگی ڈالے اور ام سلمہ کے گھر مین ایک
لونڈی کو دیکھا کہ اسپر جن کے نظر کا اثر ہے فرمایا اِسْتَرْقُوْا لَهَا فَاِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ
اور سنن ابی داود مین ہے سہل بن حنیف سے کہ ایک پانی پر مین گزرا وہان گیا اور غسل کیا
ہمکو تپ ہوئی رسول خدا کو خبر پہونچی فَقَالَ مُرُوْا اَبَا ثَابِتٍ یَتَعَوَّذُ قَالَ فَقُلْتُ
یَا سَیِّدِیْ وَالرُّقٰی صَالِحَةٌ فَقَالَ لَا رُقْیَةَ اِلَّا فِی نَفْسٍ اَوْ حُمَةٍ اَوْ لَدْغَةٍ

وَالنَّفْسُ الْعَيْنُ وَالْحَبَّةُ كُلُّ ذِي سَيِّمٍ اور بڑا جہاڑ سورۃ فاتحہ پڑھنا ہو اور معوذین
پڑھنا اور آیت الکرسی اور نبی کی دعائیں کہ حدیث صحیح میں ثابت ہوا ہیں یہ کہ
اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ وَبِاَسْمَاءِ
اللّٰهِ الْحُسْنٰى مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَبَرَءَ وَذَرَءَ
وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَءَ
فِي الْاَرْضِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ
طَوَارِقِ اللَّيْلِ اِلَّا طَارِقًا يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمٰنُ ترجمہ پناہ مانگتا ہوں اللہ
کے باتوں سی جو پوری ہیں جس سے بڑھ نہیں سکتا کوئی نیک اور بد اور نام سی اللہ کی اچھے
جنکو میں جانتا ہوں اور جو نہیں جانتا بدی سے اس چیز کے جو بنایا اور بدی سے اس چیز
کی جو اترتی آسمان سے اور بدی سے اس چیز کے جو چڑھتے ہے اس میں اور بدی سی اس چیز
کی جو اندر زمین کے ہے اور بدی سے اس چیز کے جو نکلتی ہے اس سے اور بدی سے رات کے
فسادوں کی اور دن کی اور بدی سے اندھیری رات میں چلنے والی کی مگر وہ چلنی والا جو
چلتا ہی نیکی کو اسی بڑی رحم والے اور آمین سے یہ ہے کہ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ
مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ
اور آمین سے یہ ہے اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَبِكَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ
اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَكْشِفُ الْمَاْثَمَ وَالْمَغْرَمَ اَللّٰهُمَّ لَا يُهْزَمُ
جُنْدُكَ وَلَا يُخْلَفُ وَعْدُكَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ اور آمین سے یہ ہے اَعُوْذُ
بِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ الَّذِيْ لَيْسَ شَيْءٌ اَعْظَمَ مِنْهُ وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ
لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ وَبِاَسْمَاءِ اللّٰهِ الْحُسْنٰى مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ
اَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَاَ وَبَرَاَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ شَرٍّ لَا تُطِيْقُ
شَرَّهٗ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ شَرٍّ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ

ترجمہ

جہاڑ کی دعائیں

مستقیم اور یہیں ہے یہ ہے اللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ عَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ
وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ مَا شَآءَ اللّٰہُ کَانَ وَمَا لَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُنْ وَلَا
حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّاَنَّ اللّٰہَ
قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا وَّاَحْصٰی کُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ
مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ الشَّیْطَانِ وَشِرْکِہٖ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ دَآبَّۃٍ اَنْتَ اٰخِذٌ
بِنَاصِیَتِہَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ اور یہیں ہے یہ ہے حَسْبِیَ اللّٰہُ بِالَّذِیْ لَآ
اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اٰھِلِّیْ وَاِلٰہُ کُلِّ شَیْءٍ وَاعْتَصَمْتُ بِرَبِّیْ وَرَبِّ کُلِّ شَیْءٍ وَّتَوَکَّلْتُ
عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَاَسْتَدْفِعُ الشَّرَّ بِلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ حَسْبِیَ اللّٰہُ
وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ حَسْبِیَ الرَّبُّ مِنَ الْعِبَادِ حَسْبِیَ الْخَالِقُ مِنَ الْمَخْلُوْقِ حَسْبِیَ
الرَّازِقُ مِنَ الْمَرْزُوْقِ حَسْبِیَ الَّذِیْ ھُوَ حَسْبِیَ الَّذِیْ بِیَدِہٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ
شَیْءٍ وَّھُوَ یُجِیْرُ وَلَا یُجَارُ عَلَیْہِ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَکَفٰی سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ دَعَا لَیْسَ وَرَآءَ
اللّٰہِ مَرْمٰی حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ
الْعَظِیْمِ جو شخص ان دعاؤں کو تجربہ کری اوسکو عظمت اور قدر اسکی معلوم ہوگی
اور یہیں ہے حضرت جبرئیل ؑ کا فسوں ہے کہ پیغمبر خدا کو جھاڑا تھا اور صحیح مسلم میں ثابت
ہے بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ یُّؤْذِیْکَ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ نَفْسٍ وَّعَیْنِ
حَاسِدٍ اللّٰہُ یَشْفِیْکَ بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ ترجمہ اللہ کی نام سے تمکو جھاڑتا ہوں
ہر ایک چیز سے جو ایذا دے تمکو اور شر سے ہر ایک نظر کی اور نظر سی حاسد کے شفا
تمکو اللہ اللہ کے نام سے جھاڑتا ہوں تمکو اور یہیں سی اس جنس کی سی دعا ہے کہ بد نظر
کو دور کری یوں کہی مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ جو چاہے اللہ نہیں
زور اور قوت مگر اللہ کی ساتھہ اور جسکی نظر لگی ہے وہ کہی اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلَیْہِ تو
بھی دور ہو جاوے اور اگلی لوگوں نے ایک گروہ نے روا رکھا ہے کہ آیات کو قرآن کے لکھہ کے

جسپر نظر لگے اوسکو پلا دی مجاہد کہتا ہے کہ کہا باس اَنْ یَکْتُبَ الْقُرْاٰنَ وَیَغْسِلَہٗ
وَیَسْقِیْہِ الْمَرِیْضَ اور ابن عباس سے مروی ہے کہ ایک عورت چلنے سے عاجز رہگئی تھی
ایک آیا دو آیۃ قرآن مین سی فرمایا لکھکر پلا دین اور نظر بد کی ایک دوا یہہ بھی ہے
کہ ابو عبد اللہ بناحی سے روایت ہے کہ کہا مین سفر مین تھا بہت بہتر اونٹ پر سوار
اور قافلہ کی لوگون مین ایک شخص تھا مشہور کہ اسکی نظر جلد لگ جاتی تھی جسکو کہتا
کہ یہہ اچھا ہے وہ چیز ہلاک ہو جاتی کسی نے ابو عبد اللہ بناحی سے کہا کہ آپنے اونٹ کو
اسکے شر سے بچانی رہو بناحی نے کہا اوسکا زور میرے اونٹ پر نہین چل سکتا نظر
والیکو یہہ خبر پہونچی دو دن لگا ایک دن بناحی اپنے مقام سے کہین گیا اسکے مقام رہا
اور اسکی اونٹ کی طرف نگاہ کی اونٹ بیتاب ہو گیا اور گر پڑا جیسے درخت جڑ سے اکھڑ
کر گر پڑتا ہے یہہ خبر جب بناحی آیا تو اسکو لوگون نے پہونچائی کہ نظر لگانیوالے نے تیرے
اونٹ پر نظر لگائی اسنے کہا کہ ہمکو اسکے پاس لیجاؤ جب آیا نظر لگانیوالیکو دیکھکر کہا
بِسْمِ اللّٰہِ حَبِیْسٌ حَابِسٌ وَشَعْرٌ یَابِسٌ وَنَسَمَاتٌ قَابِسٌ رَدَدْتُ عَیْنَ الْعَائِنِ
عَلَیْہِ وَعَلٰی اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیْہِ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ھَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْرٍ ثُمَّ
اِرْجِعِ الْبَصَرَ کَرَّتَیْنِ یَنْقَلِبْ اِلَیْکَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّھُوَ حَسِیْرٌ فَخَرَجَتْ
حَدَقَۃُ الْعَائِنِ وَقَامَتِ النَّاقَۃُ کَاَنْ لَّمْ یَکُنْ بِھَا **فصل سارے**
بیماریون مین اور وردون مین اس دعا سے علاج فرمائے اسکو ابو داود روایت
کرتا ہے سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ یَقُوْلُ مَنِ اشْتَکٰی مِنْکُمْ فَلْیَقُلْ رَبُّنَا اللّٰہُ الَّذِیْ
فِی السَّمَآءِ تَقَدَّسَ اسْمُکَ اَمْرُکَ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ کَمَا رَحْمَتُکَ فِی
السَّمَآءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَکَ فِی الْاَرْضِ وَاغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا اَنْتَ رَبُّ
الطَّیِّبِیْنَ اَنْزِلْ رَحْمَۃً مِّنْ رَّحْمَتِکَ وَشِفَآءً مِّنْ شِفَآئِکَ عَلٰی ھٰذَا
الْوَجَعِ فَیَبْرَاُ بِاِذْنِ اللّٰہِ اور صحیح مسلم مین ثابت ہے کہ جبرئیل علیہ السلام پیغمبر

پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آنحضرت بیمار تھے جبرئیل نے کہا بسم اللہ
ارقیک من کل داء یؤذیک ومن کل نفس وعین بسم اللہ ارقیک واللہ
یشفیک اور وہ جو ہنے روایت کیا ہے کہ لا رقیۃ الا فی عین او حمۃ
مراد یہ ہے کہ لا رقیۃ ارلی وانفع منہا فی ذلک اور سب سے بڑا افسون سورہ
فاتحہ ہے پیغمبر خدا نے فرمایا خیر الدواء القرآن اور سورہ فاتحہ بڑی سورہ مین
قرآن کی ہے اور سارے قرآن کی معنی اسمین ہین اور ابی سعید خدری کی حدیث
صحیح مسلم مین آئی ہے کہ چند صحابی سفر مین گوارون کی قوم مین جا کر اترے
انہون نے اترنے ندیا اتفاقاً اونکے ایک سردار کو سانپ نے کاٹا تھا وہ لوگ آئے انکے
پاس جھاڑ دانے کو اونہون نے کہا کہ تمنے ہمکو اترنے نہ دیا ہمکو نہ جھاڑینگے جبتک تم
ہمکو مزدوری نہ دوگے تیس بکریان ٹھہر چکا ایک شخص انمین سے گیا اور اوسپر سورہ فاتحہ
پڑہا اسیوقت اچھا ہوا جب پیغمبر خدا کی پاس آئے آپسے ذکر کیا فرمایا کہ تم کو کس نے خبر دی
کہ سورہ فاتحہ افسون ہے اچھا کیا بکریون کو بانٹو اور اسمین سے مجھکو بھی ایک حصہ
دو اور بچھو کے کاٹے مین سنا ہے ابوبکر ابی شیبہ کے بیٹے کی روایت سے عبداللہ
بن مسعود سے کہ پیغمبر خدا نماز پڑہتے تھے ایک بچھو نے حضرت کی انگلی مین کاٹ لیا
جب نماز سے فراغت کی فرمایا لعن اللہ العقرب لا تدع نبیا ولا غیرہ
بعد سکے پانی کے پاس گئے اور نمک کو منگوایا اور اس انگلی کو نمک کے پانی مین کیا
اور قل ہو اللہ اور معوذتین پڑہنا شروع کیا جبتک کہ درد جاتا رہا اور سنن ابی
داود مین ثفاء بنت عبداللہ کی بیٹے سے روایت ہے کہا دخل علیّ رسول اللہ ﷺ وانا
عند حفصۃ فقال الا تعلمین ہذہ رقیۃ النملۃ کما علمتہا
الکتابۃ اور نملہ ریشہ ہی پہلو پر ظاہر ہوتا ہی اور نہایت درد ہوتا ہے اور مرض کو
معلوم ہوتا ہے کہ اسجگہ چیونٹی پہرتے ہین اور شفا عبداللہ کے بیٹے ہمیشہ مکہ مین اس بیماری کے

جہاڑتے تھے جب آنحضرت نے ہجرت کی رسول اللہ کی پاس گئے اور کہا یا رسول اللہ
مین جاہلیت مین رقیہ کے جہاڑ جہاڑتے تہی مین چاہتے ہون کہ آپکو سناؤن پہر سنایا
اور کہا بسم اللہ ضللت حتی تعود من افواھھا ولا تضر احدا اللھم
اکشف الباس رب الناس اس دعا کو ایک لکڑی پر پڑہی اور اسکو پہر پر گرے
تیز سر کہ مین اور زخم پر لگاوی اور باقی ساری زخم پہوڑے کیواسطے عایشہ رضی
کرتی ہین کان رسول اللہ صلعم اذا اشتکی الانسان شیئا منہ او کانت بہ
قرحۃ او جرح قال باصبعہ ھکذا ووضع سفیان بن عیینہ سبابتہ
علی الارض ثم رفعھا ثم قال بسم اللہ تربۃ ارضنا بریقۃ بعضنا
یشفی سقیمنا باذن ربنا اور یہہ علاج سہل آسان اور نافع ہی اور مرکب طبعی
اور الہی سے اسواسطی کہ خاک سرد و خشک ہے اور رطوبت کو جذب کرتی ہے کہا
اور زخم کے خصوصا مدینہ کے زمین اور ایک شخص آیا اوسنے کہا یا رسول اللہ میرے
بدن مین بہری درد ہے اور جب سے اسلام لایا ہون تب سے اب تک باقی ہے فرمایا کہ
ہاتھ رکہو جہان درد ہے اور تین بار کہو بسم اللہ اور سات بار کہو اعوذ بعزۃ
اللہ وقدرتہ من شر ما اجد واحاذر اور مصیبتون کے درد مین اور
دفع ہونے کیواسطے فرمایا کہ جو کہی اللھم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی
خیرا منہا انا للہ وانا الیہ راجعون کہنے کی بعد اللہ اسکو اسکے بدلے اجر خیر
عنایت فرمایگا فصل علاج مین غم وہم کے فرمایا لا الہ الا اللہ
العظیم الحلیم لا الہ الا اللہ رب العرش العظیم لا الہ الا اللہ رب
السمٰوٰت ورب الارض ورب العرش الکریم اور جامع ترمذی مین ہے جب
کوئی سخت کام پیش آتا فرماتے یا حی یا قیوم برحمتک استغیث اور دوسری
حدیث مین ترمذی کی آیا ہی کہ جب کسی کام کے سبب کسی کو کچہ فکر ہوتے تو آسمان

کیطرف نظر کرتے اور فرماتے سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْم اور جب غمگین دیکھتے
کرتے فرماتے یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ اور فرماتے غمگین کے یہہ دعا ہے اَللّٰھُمَّ رَحْمَتَکَ
اَرْجُوْ فَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَۃَ عَیْنٍ وَّاَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ کُلَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا
اَنْتَ اور عیسیٰ کے بیٹے کو کہا کہ چند باتیں بتا دوں کہ اسکو غم کیوقت تو کہا
کرے کہا ہاں فرمایا کہہ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَآ اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا سات بار اور فرمایا جس مخلوق
کو کچھہ غم یا مصیبت ہو اور یہہ کہی مقرر خلاص پاویگا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ وَابْنُ
عَبْدِکَ وَابْنُ اَمَتِکَ نَاصِیَتِیْ بِیَدِکَ مَاضٍ فِیَّ حُکْمُکَ عَدْلٌ فِیَّ
قَضَآئُکَ اَسْاَلُکَ بِکُلِّ اِسْمٍ ھُوَ لَکَ سَمَّیْتَ بِہٖ نَفْسَکَ اَوْ اَنْزَلْتَہٗ فِیْ
کِتَابِکَ اَوْ عَلَّمْتَہٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِکَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِہٖ فِیْ عِلْمِ الْغَیْبِ
عِنْدَکَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ رَبِیْعَ قَلْبِیْ وَنُوْرَ بَصَرِیْ وَجَلَآءَ
حُزْنِیْ وَذِھَابَ ھَمِّیْ اور فرمایا حضرت یونس علیہ السلام کی دعا مچھلی کے پیٹ
میں یہہ تھی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ جو مسلمان اسکو
کہیگا اسکے دعا ضرور مستجاب ہوگی ایک انصار کا نام ابو امامہ تھا پیغمبر خدا نے
دیکھا اسکو غیر وقت نماز کی مسجد میں فرمایا کہ مسجد میں اسوقت تو کیا کرتا ہے بولا
کہ بہت فکر اور دین بیشمار مجھکو اسجگہ لایا فرمایا تجھکو چند باتیں بتلاوں کہ جب
انکو تو پڑہے تو تیرا غم جاتا رہے اور تیرا دین ادا ہو جاوی اسنے کہا کیوں نہیں
یارسول اللہ فرمایا جب صبح شام ہو تو کہہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْھَمِّ
وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ
وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَقَھْرِ الرِّجَالِ اسنے کہا ایسا ہی میں کیا میرے
فکر جاتے رہے اور میرا دین ادا ہو گیا اور فرمایا مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰہُ
لَہٗ مِنْ کُلِّ ھَمٍّ فَرَجًا وَّمِنْ کُلِّ ضِیْقٍ مَخْرَجًا وَّرَزَقَہٗ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ

اور مسند امام احمد کی ہے کہ جب آنحضرت پر کوئی کام مشکل ہوتا تو نماز سے پناہ
پکڑتے اور فرماتے کہ جہاد میں سعی کرو کہ ایک دروازہ ہی دروازہ نہیں جنت کے
اور سارے غم کو دفع کرتا ہے اور کبھی فرمایا کہ جس غم اور مشکل بہت پڑے تو چاہیے
کہ کہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ اور یہ ایک گنج ہے بہشت کی گنجوں میں سے
اور صحیح ابن حبان میں ہے کہ کسی نے دعا کی اور دعا میں کہا اللھم انی اسألک
بان لک الحمد لا الہ الا انت الحنان المنان بدیع السموات والارض
یا ذا الجلال والاکرام یا حی یا قیوم پیغمبر خدا نے فرمایا لقد دعا اللہ
باسمہ الاعظم الذی اذا دعی بہ اجاب واذا سئل بہ اعطی اور
ڈرنے اور بدحوالی کے علاج میں فرماتے کہو اللھم رب السموات السبع
وما اظللن ورب الارضین وما اقللن ورب الشیاطین وما اضللن
کن لی جارا من شر خلقک کلھم اجمعین ان یفرط علی احد منھم
او ان یبغی عز جارک وجل ثناؤک ولا الہ غیرک اور آگ لگنی کے
دعا میں فرمائی کہ تکبیر کہیں **فصل عادت میں نبی صلعم کے کھانے**
اور پینے میں فرماتے لا آکل متکیا انما اجلس کما یجلس
العبد واکل کما یاکل العبد اور منع فرمایا کہ کوئی اوندھا ہو کر کھانا کھائے
اور کھانا تین انگلیوں سے کھاتے اور کبھی تنہا نہیں کھاتے اور کبھی چھوہارے اور روغن
ساتھ نہیں کھاتے اور نہ دودھ اور کھٹا اور نہ بہت گرم غذا اور نہ دو سرد غذا
اور نہ دو چیز لعاب دار اور نہ دو چیز قابض اور نہ دو مسہل اور نہ دو کاڑھی اور نہ
دو طرح کی نمدار مٹھائی اور نہ دو مختلف اکٹھا کھاتا جیسے قابض ہے اور دست
آور یا ایک جلدی ہضم ہوتی ہے دوسرے دیر کر اور نہ بھونا اور پکا اور نہ باسی اور تازہ
اور نہ دودھ اور بھنا اور نہ گوشت اور دودھ کہا نا شدت گرمی کے وقت نہ کھاتا تھا تک

ہوتا اور رات کا کہانا صبح کو نکہاتے اور جو کہانا باسی ہو گیا ہو اوسکا کہانا ثابت نہیں
ہوا کہ کبھی کچھ تناول کیا ہو اور ایک غذا اگر ضرر کرتی ہو تو دوسری غذا سے دفع کرتے
جسطرح کہجور کو روغن سے اور رطب کو لگڑی سے اور کہجور بہگو کر اسکا پانی کہانیکی ہضم
کیواسطے پیتے اور حکم فرماتے کہ رات کو کہایا کرو اگرچہ ایک مٹھی کہجور ہو اور سونے
کو کہانے کے بعد منع فرماتے اور شہد کو پانی مین ملا کر پیتے اور شیرینون مین افضل شیرینی
سب اہل علم کے نزدیک باتفاق شہد ہے کہ قرآن مین بہی اسکی تعریف آئی ہے اسکو
سب شیرینون سے زیادہ چاہکر کہاتے اور باسی پانی چاہکر پیتے تازہ پانی کی نسبت اسیواسطے
جب باغ مین ابن التہیان کے آتے اور فرماتے اِنْ كَانَ عِنْدَكُمْ مَاءٌ بَاتَ فِي شَنَّةٍ
وَاِلَّا كَرْعْنَا اور لیکن کرعنا سے مراد چلو ہے یا ہاتھ سے پینا جس حالت مین کہ ضرورت ہے
اور ضرورت باعث ہوئی ہاتھ سے پینی کی اور بیٹھکر پانی پیتے اور منع کرتے کہ کوئی کہڑا پانی
نہ پئی اور فرماتے کہ جو ہو اجاوی اور کہڑا ہو کر پانی پیے چاہیئے کہ قے کرے لیکن حدیث
صحیح مین ثابت ہوا چنانچہ حج کے باب مین بیان کیا گیا کہ زمزم کا پانی کہڑے ہو کر پیا
بعضے کہتے ہین کہ اسنے منع کو منسوخ کیا اور بعضے کہتے ہین بیان ہے اس بات کا
کہ منع حرام کیواسطے نہین ہے بلکہ استحباب کے واسطے ہے اور بعضے کہتے ہین کہ تعارض
کچھ نہین ہے اسواسطے کہ ضرورت کے لئے کہڑے ہو کر پیا اور باسن مین تین بار دم لیکر
پیتے اور فرماتے اِنَّهُ اَرْوٰى وَاَمْرَءُ وَاَبْرَءُ اور فرماتے غَطُّوا الْاِنَاءَ وَاَوْكُوا السِّقَاءَ
فَاِنَّ فِي السَّنَةِ لَيْلَةً يَنْزِلُ فِيهَا وَبَاءٌ لَا يَمُرُّ بِاِنَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ غِطَاءٌ
وَسِقَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ وِكَاءٌ اِلَّا وَقَعَ فِيهِ مِنْ ذٰلِكَ الدَّاءِ اور منع فرماتے
کہ باسن مین جسگہ سے ٹوٹا ہے اسگہ سے اس باسن مین پانی پینے کو اور نرالا دودہ
اور کبھی پانی کے ساتھ ملا کر پیتے اور فرماتے کوئی چیز ایسے نہین کہ کہانے اور پینے
دونونکا کام اس سے نکلے دودہ کے سوا اور کہجور کو پانی مین ڈالتے ایک رات

اور کبھی دو رات اور کبھی تین رات دوسرے پہنے اور جو تین رات تن خرچ ہو کر باقی رہتا
غلام کو دیتے اور کبھی فرماتے بہاوین **فصل مکان اور رہنے کی جگہ کے بیان**
التفات نہ آنحضرت کو ہوتا نہ صحابہ کو اسواسطے کہ اونکو معلوم تہا کہ ہملوگ سفر مین ہین
اتنا مکان ہوتا کہ دہوپ اور شبنم سے بچین اور جانور نہ آوے اور لوگون کی آنکھ سے
پردہ ہو اور لیکن گل بوٹا اور بلند اور وسیع کچھ نہ تہا **فصل سونے اور جاگنے**
کی تدبیر مین اور سونے اور جاگنے کی تدبیر اعتدال کے ساتھ تہی اول شب کو خواب مین
گزارتے اور تہائی رات کی جاگنی مین اور مسواک کرتے اور وضو کرتے اور تہجد
جسطرح کہ مینے بیان کیا ادا کرتے بدن اور عضو کو تکرر سونیسے اور راحت اور ریاضت سے خوب
لذت دیتی بہت ثواب اور کمال عبادت کے ساتھ اور حاجت سے زیادہ نہ سوتے اور جتنی نفس
کو حاجت ہوتی اوسسے روکتی نہین اور جس سونیکا ارادہ کرتے تو داہنی پہلو پر سوتے
اور برابر ذکر مین مشغول رہتے یہانتک کہ آنکھ لگ جاتی اور اونچی توشک پر نہ سوتے
اور زمین پر سوتے اور کبھی سترکیہ پر رکہتے اور کبھی کہینو پر **فصل حفظ صحت کے**
واسطے خوشبو لگانیکا حکم فرماتے اور آپ بہی اکثر استعمال کرتے اور ایک پاس خاصر
تہا خوشبو اور عطر کیواسطے اسمین سے خوشبو لیکر لگایا کرتے اور خوشبو کوئی دیتا تو ہرگز
رد نکرتے اور فرماتے اگر کوئی خوشبو دے تو رد نکرو اسواسطے کہ خوشبو اچہی چیز ہے
اور کیسکو گران نہین احسان کی جہت سے نہ بوجھ اوٹھانی کی جہت سے اور سند مین بزار کی
ثابت ہے کہ فرمایا اِنَّ اللّٰہَ طَیِّبٌ یُحِبُّ الطَّیِّبَ نَظِیْفٌ یُحِبُّ النَّظَافَۃَ کَرِیْمٌ
یُحِبُّ الْکَرَمَ جَوَادٌ یُحِبُّ الْجُوْدَ فَطَهِّرُوْا اَفْنِیَاءَکُمْ وَسَاحَاتِکُمْ وَلَا تَشَبَّهُوْا
بِالْیَهُوْدِ یَجْمَعُوْنَ الْاَکْبَاءَ فِیْ دُوْرِهِمْ اور ثابت ہوا کہ فرمایا اِنَّ لِلّٰہِ حَقًّا
عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ یَّغْتَسِلَ فِیْ کُلِّ سَبْعَۃِ اَیَّامٍ وَاِنْ کَانَ لَهٗ طِیْبٌ اَنْ یَّمَسَّ
مِنْهُ **فصل حفاظت صحت کے واسطے آنکھ کے فرماتے**

کہ ہمیشہ سرمہ لگایا کرین سوتے وقت اور فرماتے کہ خوشبو سرمہ ہمیشہ رات کو آنکھ مین لگایا کرے
سنن ابی داؤد مین ثابت ہوا ہے کہ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ بِالْاِثْمِدِ الْمُرَوَّحِ عِنْدَ النَّوْمِ
وَقَالَ لِیَتَّقِہِ الصَّائِمُ اور مروح وہ ہے کہ مشک سے خوشبو کرین اور سنن ابن ماجہ
مین وارد ہے کہ خَیْرُ اَکْحَالِکُمُ الْاِثْمِدُ یَجْلُوُ الْبَصَرَ وَیُنْبِتُ الشَّعَرَ اور دوسری
روایت مین آیا ہے عَلَیْکَ بِالْاِثْمِدِ فَاِنَّہٗ مُنْبِتٌ لِلشَّعَرِ مُذْہِبَۃٌ لِلْقَذٰی
مِصْقَاۃٌ لِلْبَصَرِ اور آنحضرت کے پاس ایک سرمہ دان تھا جب سرمہ لگاتے داہنے آنکھ
مین تین بار لگاتی اور بائین مین دو بار اور شروع داہنے سے کرتے اور تمام بھی داہنے
طرف کرتے اور دو بار داہنی آنکھ مین لگاتے پھر دو بار بائین مین پھر ایکبار داہنی آنکھ مین اور
فرماتے مِنَ السُّنَّۃِ فَلْیَوْتِرْ اور طاق مین دو قول ہین ایک یہ کہ ہر ایک آنکھ مین ایکبار لگاوین
دونو مین طاق ہو دوسری یہ کہ داہنی آنکھ مین تین بار اور بائین مین دو بار اور شروع اور تمام
داہنی سے ہو کہ داہنی کو تفضیل ہو فصل قرض اور اداء مین بنی ہ کی عادت تھی کہ بہتر
اور زیادہ اس سے جو دیا تھا ادا کرتے اور اسکو دعا کرتے اور فرماتے بَارَکَ اللّٰہُ فِیْ
اَھْلِکَ وَمَالِکَ اِنَّمَا جَزَاءُ السَّلَفِ الْحَمْدُ وَالْاَدَاءُ ایکبار چالیس صاع کی اندار غلا
انصار سے ادھار خریدا انصاری محتاج ہوا آیا اور اسنے مطالبہ کیا فرمایا کہ کچھ حاضر نہین ہے
انصاری نے چاہا کہ کچھ بات کہے فرمایا کہ زبان کو سنبھالی رہ اور خیر کے سوا کچھ مت کہو
کہ ادھار لینے والونمین اچھا مین ہون اسکے بعد چالیس صاع غلہ اسکو انعام دیا اور چالیس
صاع اسکا حق ادا کیا سب اسی صاع ہوا ایک دن ایک غریم آیا اور سخت تقاضا کیا عمر
بن الخطاب نے چاہا کہ اسکو ادب دیوین فرمایا کہ مَہْ یَا عُمَرُ کُنْتَ اَحْوَجَ اِلٰی اَنْ تَاْمُرَنِیْ
بِالْوَفَاءِ وَکَانَ اَحْوَجَ اِلٰی اَنْ تَاْمُرَہٗ بِالصَّبْرِ ایک روز یہودی آیا اور دین کا تقاضا
کیا پیغمبر خدا نے فرمایا کہ ابھی تیرے دین کا وعدہ نہین ہوا پھر ابھی تقاضا کرنے لگا صبر کر
کہ وعدہ کا وقت پہونچی یہودی نے کہا تم بنی عبد المطلب ہو جھوٹ کرنیکا تمہارا پیشہ ہے

صحابہ کو نہایت جوش آیا چاہا کہ اسکو ہلاک کر ڈالین پیغمبر خدا نے سب کو تسکین دے اور
حلم کے ساتھ سمجھایا یہودی نے کہا سب علامتین پیغمبری کی تم مین مینے دیکھین ایک بھے
باقی ہے وہ یہہ ہے کہ جتنا بنی کے ساتھ جہالت اورنے ادبی زیادہ کرے اسکو حلم اور عفو
زیادہ ہوتے جاوے سو بنی چاہا کہ اسکو بھی آزماوین سو اسنے جانا کہ بیشک تو پیغمبر ہے اور
اسیوقت مسلمان ہوا فصل راہ چلنے مین نبی صہ کی جب راہ مین چلتے تو جلدی
چلتے جیسے کوئی اونچی سے نیچی آتا ہے اور کبھی اسطرح چلتے کہ کوئی اپنے کو زمین سے
اوٹھاتا ہے اور یہہ چال لاور ونکی ہے اور زندہ دلونکی اور معتدل حال ہے سو اسطے کہ
چلنے والا مردونکی چال چلتا ہے اور سست جیسی خشک لکڑی جاتی ہو یا طیش اور
گھبراہٹ کے ساتھ یہہ دونو طریقہ مین بھی بیلیل ہے سبک وضعی پر یا ہیکلے پر یا ہیجوے
اور مردہ دلی پر یا آپ آہستہ چلتے ابھی حرکت کی ساتھ اور تھوڑی جلدی سے
ساتھ اور اس قسم کو مشی ہوَن کہتے ہین عِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ
هَوْنًا اور مفسرونے اسکی تفسیر کی ہے کہ مراد تسکین اور وقار کے ساتھ
چلنا ہے جسمین کبر اور غرور نہو آنحضرت کا چلنا اسی قسم کا تھا اور باوجود اسکے ایسی
چال چلتے کہ اوپر سے کوئی نیچے کو آتا ہے اور گویا زمین اسکے واسطے چھپ جاتی ہے
اور چلنے کے دس قسمین مین تین یہہ اور چوتھی بھی پانچوین نسل چھٹی نسلان کہ عدد وہی ہے
ساتوین حوزی کہ نرم چال ہے آٹھوین قہقری پیچھے کی طرف چلنے کو کہتے
ہین نوین حمزی کودکی چلنا ہے دسوین تبختر کہ متکبرون کی چال ہے ان سب
مین بہتر اور افضل ہوَن ہے کہ پیغمبر خدا کی چال تھی اور جب صحابہ کے ساتھ ہوتے تو انکو
آگے کرتے اور آپ انکے پیچھے چلتے اور فرماتے کہ پشت پر بیکو ملایکہ کیواسطے چھوڑ دو
دَعُوْا ظُهُوْرَكُمْ لِلْمَلَائِكَةِ اور کبھی جوتی پہن کے چلتے اور کبھی نے جوتی پہنے چلتے اور بعضے
جنگ مین پانوکی انگلی کو پتھر کی چوٹ لگی اور خون جاری ہوا فرمایا هَلْ اَنْتِ اِلَّا

اصبع دميت وفي سبيل الله ما لقيت اور سفر مين صحابہ کے چلنے بعد آپ
نکلتے تا توانونکو تقویت دیتے اور دعا کرتے اور پیچھے رہ جانوالے ہوتے انکو سوار کرتے اور
کبھی آپ پیچھے بٹھا لیتے فصل بات کرنے اور چپ رہنے اور ہنسنے اور رونے کے بیان مین
نبی ص کے آنحضرت ص بات تفصیل کے ساتھ بیان کرتے اور صاف اگر کوئی
چاہتا کہ آپکی بات گن لے تو گن سکتا اسطرح پر نہ ہوتی کہ کوئی گن نہ سکے اور ایسی سست
کہ تو تڑ کر بات کرتے چنانچہ عائشہ رضی کہا ما کان رسول الله یسرد سردکم هذا
ولکن کان یتکلم بکلام بینه فصل یحفظه من جلس الیه اور کبھی ایک بات کو
تین بار بہر بہر کر فرماتی کہ کیسکو بھول ہووے اور اکثر اوقات چپ رہتے بات نہ کہتے مگر ضرورت
کیوقت اور بات بہر منہ اور کلہ پر کہتی اور بہت غیبتی بات مین نہ کرتے اور نہ کہنا کہنا اور
اکثر بات جامع بولتے اور لایعنی بات مین زبان نہ کھولتے اور جو بات مکروہ معلوم ہوتی
تو اشارہ اسکا آپکے چہرہ مبارک پر ظاہر ہوتا اور فحش بات ہرگز نہ فرماتی اور بہت ہنستے
اور زیادہ ہنسنا انکا تبسم ہوتا اور بہت ہنستے تو چھ دانت دکھائی دیتے اور جو ہنسی کا محل
ہوتا تو ہنستے اور رونا بھی ہنسنی ہی کی مثال معتدل ہوتا آنسو جاری ہوتے اور سینہ مبارک
سے آواز بھی ہوتی اور کبھی میت کیواسطے روتے اور کبھی کسی پر شفقت کی راہ سے اور خدا کی خوف
سے اور کبھی قرآن سننے سے اور وہ رونا اشتیاق و محبت اور جلال کا ہے اور کبھی تہجد کے نماز
مین روتے اور کہتے رب الم یعدنی ان لا اعذبهم وانا فیهم وهم یستغفرون
ونحن نستغفرك اور علما کہتے ہین کہ رونا دو سطر حکایتہ ہے خوشی کا رونا اور خوف
وغیرہ کا رونا رحمت کا رونا رقت کیوقت خوف کا رونا دوستی اور محبت کا رونا غم
اور مصیبت کا رونا سستی اور ضعف اور وحشت کا رونا نفاق کا رونا جھوٹا اور ریا کی کا
رونا جیسے نوحہ کرنیوالونکا رونا ہے کہ مزدوری پر روتے پیٹتے ہین اور ساتھ کا رونا
جسطرح کہ لوگون کو روتے ہوئے دیکھا اور اسکا کچھ سبب معلوم نہین آپ بھی رونے لگے

فصل بیانمین حسن عادت اور طریقہ نبی ص کے ختنے مین آنحضرت ص کے

کئے قول مین ایک یہ کہ ختنہ کئی ہوئے پیدا ہوئے تھے ولد مختونا مسرورا داود میرے
کہ فرشتون نے جسدن حلیمہ کے گھر کے پیچھے سینے کو آپکے چیر کر کے علم اور حکمت کو بھرا اسنے ان
آپکا ختنہ بھی کیا تیسرے یہ کہ انکے دادا عبدالمطلب نے ساتوین دن ختنہ کیا اور نام رکھا
اور ضیافت کی اور آنحضرت ذہنی طرف سے کام کرنا بہت دوست رکھتے تھے جوتا پہنے مین
اور دودہ دوہنی مین اولینے اور دینے مین اور سر جہاڑنے اور داڑہی جہاڑنین اور کہانے
اور پینے مین اور وضو کرنیمین بائین ہاتھ سے آبدست کرتے اور نجاست کو دہونیکی اقسام
کے کام کرتے اور سر کے بال کو تمام منڈاتے اور ثابت ہین کہ سر کو حج اور عمرہ کی سوا منڈایا
ہو اور مسواک کو دوست رکھتے اور فضیلت مین اسکی چالیس حدیثین وارد ہین افطار اور روزہ
کے وقت مسواک کرتے اور سونے سے اوٹھکر اور وضو کیوقت اور نماز کیوقت اور گھر مین
آنیکے وقت اور مسواک آپکی اراک کی لکڑی کی تھی اور خوشبو کا اکثر استعمال رکھتے اور بعضے
روایت مین ہے کہ کبھی نورہ بھی لگاتی اور اول اسے بالونکو پیٹھ کے پیچھے چھوڑ دیتے
تھے اسکے بعد فرق کیا یعنے چیر کر دونو جانب چھوڑ دیا اور حمام مین نہین گئی بلکہ حمام
کو کبھی آنکھ سے بھی نہین دیکھا اور بالکو کبھی رنگا نہین اور خوشبو جو بہت لگاتی اسکا نشا
بعضون نے خضاب معلوم کیا اور تیل سر مین بہت دیتے اور محاسن پر بھی اور سر کو کبھی کنگھی کرتے
اپنے ہاتھ سے اور کبھی عایشہ کو فرمایا اور سر کے بال کبھی شونڈہی تک ہوتے اور جب بڑہ جاتے
تو چار گیسو کرتے حتی قالت ما فی قدم علینا رسول اللہ قدمہ ولہ
اربع غدائر اور خوشبو رد نکرتے اور رد کرنیسے منع فرماتے اطیب الطیب المسک
اور شگوفہ کو مہدیکے دوست رکھتے اور اسکو خوشبو بتاتی **فصل لب کے بال**
قصر فرماتے اور فرماتے من لم یاخذ شاربہ فلیس منا اور فرماتے جزوا
الشوارب واحفوا للحی خالفوا المجوس اور صحیحین مین ہے خالفوا المشرکین

اَوْفِرُوا اللِّحٰی وَاحْفُوا الشَّوَارِبَ اور صحیح مسلم مین ہے کہ انس نے کہا کہ پیغمبر خدا نے
بال لبون کے لینے اور ناخن تراشنے کی مدت مقرر فرمائی کہ چالیس دن سے نہ گذرے اور
لب کے بال لینے مین علما کو اختلاف ہے امام مالک کہتے ہین کہ اتنا تراشے کہ دونو کنارے
لب کے کھل جاوین اور اتنا نہ کاٹے کہ سب جاتے رہین اور حلق کرنا لب کے بالونکا بدعت ہے
اور جو ایسا کام کرتا اسکو تنبیہ کرتے ہین طحاوی کہتا ہے اس بات مین شافعی سے ہمنے
نہین پایا لیکن انکے اصحابونکو دیکھا یعنے مزنی اور ربیع کو کہ احفا کرتے اور یہ دلالت کرتا
ہے اسپر کہ انسے اخذ کیا لیکن امام ابو حنیفہ اور زفر اور ابو یوسف اور محمد رح کا مذہب احفا ہے
اور احفا سنڈانی کو کہتے ہین لیکن حدیث مین آیا ہے کہ اَحْفُوا شَوَارِبَکُمْ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ مِنْ شَارِبِہٖ
عَلٰی سِوَاکٍ حدیث مین مغیرہ ابن شعبہ کے آیا ہے وَکَانَ شَارِبُہٗ قَدْ وَفّٰی فَقَالَ
لَہٗ اَقْصُصْہُ عَلَی السِّوَاکِ اور اسصورت مین احفا نہین ہوسکتا اور حدیث جو متفق علیہ
ہے کہ عَشَرَۃٌ مِنَ الْفِطْرَۃِ قَصُّ الشَّارِبِ الخ صریح دال ہے تراشنے پر اور ترشنا
سنڈانے کے ساتھ نہین ہوسکتا طحاوی کہتا ہے جب تراشنا مستحب ہے سب کے نزدیک
حلق افضل ہے سر پر قیاس کرکے لیکن اس قیاس مین گفتگو ہے اسواسطے کہ حلق
مین لب کے بالونکے قباحت ظاہر ہے اور مثلہ کی قسم ہے فصل جہاد اور اوسکے
آداب مین جہاد ذروہ سنام ہے اسلام کا اور اسکے کرنیوالیکو دنیا اور آخرت مین
بڑا ملتا ہے نبی ص کو ضرور سب سے زیادہ نصیب ہوا اور عادت انکی راہ چلنے مین
جہاد کے بہت ظاہر اور کامل تھے اور ساعت اور وقت اونکا جہاد پر منحصر تھا
زبان سے بھی اور دل سے بھی اور دعوات اور بیان سے اور نیزہ اور تیر سے بھی چنانچہ
النَّبِیُّ جَاھِدِ الْکُفَّارَ وَالْمُنَافِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْھِمْ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَلَا
تُطِعِ الْکَافِرِیْنَ وَجَاھِدْھُمْ بِہٖ جِھَادًا کَبِیْرًا اور عالمون نے کہا ہے کہ
جہاد کے چار مرتبے ہین جہاد نفس اور جہاد شیطان اور جہاد کفار اور جہاد منافقین

لیکن جہاد نفس کے چار مرتبہ ہین ایک سختی اور ٹھانا دین حق کی تعلیم پر دوسری عمل کرنا اور
تیسری دعوت دین و تعلیم کی محنت اور ٹھانا چوتھی خلق کی ایذا کو اوٹھانا اور صبر کرنا
جو شخص کہ ان چار مرتبو کو عمل مین لاوے اسکو عالم ملکوت مین آسمان کے عظیم کہتے ہین اور لیکن
شیطان سے جہاد کے دو مرتبہ دو ہین ایک جہاد دفع کرنا شر کا جو دل مین ڈالتا ہے شبہ اور شک سے دوسرا
جہاد اوسکی دفع کرنے مین جو دل مین ارادے اور خواہشین ڈالتا ہے اور اول کے دفع کا ہتیار
یقین اور دوسرے کی دفع کا ہتیار صبر ہے اور کافر اور منافقون سے جہاد کے چار مرتبے
ہین دل اور زبان اور مال اور جان سے اور جہاد ظلم کرنیوالون سے اور بدفعل کرنے
والون سے اور بدعتیون سے تین طریق پر ہے اول ہاتھ سے اور اگر یہہ نکر سکے تو زبان
سے اور زبان سے بھی نہ کر سکے تو دل سے یہہ تیرہ مرتبے جہاد کے ہین جو دل سے نصیب
ہوگا اسکی علامت نفاق کی ہوگی من مات ولم یحدث نفسه بغزو مات علی شعبة من النفاق
اور کامل سب سے ان سب مرتبون مین پیغمبر خدا تھے اسواسطے کہ جسقدر نبی ہوے وفات تک ہمیشہ جہاد
مین بھیجے اور جن و آدمی اور عرب و عجم اور چھوٹے اور بڑے اور آزاد اور غلام اور نر اور مادہ
کو حق کی دعوت کرتے تھے اور راہ راست دکھاتے اور شرک و کفر اور ضلالت کو
منع کرتے اور جب زبان مبارک کو فضیحت مین بتون کے کہولا کفار قریش نے
عداوت شروع کی جب عداوت اور مخالفت حد کو پہونچی حکم ہجرت کا ہوا
ایک جماعت نے حبشہ کیطرف ہجرت کی عثمان بن عفان نے مع رقیہ رسول اللہ
کی بیٹی کے ساتھ دس اور آدمی کو لیکر گئے یہانتک کہ حمزہ مسلمان ہوئے
اور اسلام ظاہر ہوا اور زیادتی پکڑی اور کفار مضطرب ہوئے اور آپسمین عہد
کیا کہ بنی مطلب کے ساتھ اور بنی عبدمناف کے ساتھ خرید و فروخت اور نکاح نہ کرین
اور کلام بنی ساتھ کرنے اور بیٹھنے سے منع کیا جب تک پیغمبر ہمارے تسلیم نکرین اور اسی بات پر
نامہ لکھا اور چھت مین کعبہ کے لٹکایا لکھنے والیکا ہاتھ رکیا اور اس نامہ کو کیڑے نے کہایا مگر جس جگہ

کر نام خدا اور رسول خدا کا تھا اور بنو ہاشم اور بنو مطلب کی جماعت گہیری ہے ہین برس
تک اور ایکروایت دو برس تک جبرئیل علیہ السلام نے خبر کی کہ کاغذ کو کیڑہ ی نے کہایا
ہے خبر خدا نے ابو طالب سے کہا اور اسنے کافرون سے کہا وہ اسطرح کہتا ہے دیکھو اگر جھوٹ
کہتا ہے تو اسکو قایل کرو اور اگر سچ کہتا ہے تو تم اپنے راہ سے پھرو سب نے کہا کہ انصاف
کی بات تو نے کہی جب کاغذ دیکھا کہ ساری کاغذ کو کیڑے نے کہایا ہے مگر جن جن کے نام
خدا بڑی برکت والا تھا اور رسول اللہ کا اسکو نہین کہایا جب ایسا دیکھا کہا کہ کفر
زیادہ بڑہی چھہ مہینے بعد ابو طالب مر گیا بعد تین روز یا پانچ روز کے خدیجہ بی بی وفات
پائی اور آنحضرت ص اس سال کو عام الحزن فرماتے ہین ہلا اور اذیت کفار کی بڑہی گیہ
طائف کو گئی طائف والون سے موقعت پائی طائف سے پھرے اور پھر تے وقت نخلہ مین ٹہہرے
وہان دیو آئی اور اسلام عرض کیا جب مکہ مین آئے معراج کو گئی کافرون کو خبر گئی اور
اس شب کو جو دیکھا انکھون سے جیسے بنیو نکا دیکھنا اور نماز فرض ہونا بیان کیا یہ
سنا تو اور بہی جھٹلانے لگے اور زیادہ ایذا دینے لگی اور ہجار بدن ساتھہ معراج کو گئے
جاگتی مین اور بعضے کہتے ہین دو بار ایکبار روح سے اور ایکبار بدن سے اور بعضے کہتے ہین تین بار
اور بعضے کہتے ہین چار بار اور اسکے ایک برس دو مہینے بعد ہجرت کا حکم ہوا ابو بکر صدیق کو ساتھ
لیا اللہ کے حکم سے جب مدینہ مین پہونچی انصار انکی تشریف آوری سے خوش ہوئے اور انکی محبت
کو اپنی اپنے بیٹون کی محبت پر مقدم رکہا سب عرب انکے عداوت پر کہڑی ہوئے اور ہر طرف سے
انپر یورش کی تب یہ قتال کی نازل ہوئے اور جہاد کا حکم حاصل ہوا حرام ہونے کے بعد پہر
جہاد فرض ہوا اور فضیلت مین جہاد کی جتنین چار سو سے زیادہ ثابت ہوئی ہین
اور صحابہ سے بیعت لیتے تہے لڑائی مین کہ بہاگین نہین کبہی بیعت لیتے مرنے پر اور
جہاد کی کام مین صحابہ سے مشورہ لیتے ابو ہریرہ نے کہا ما رأیت أحدا أکثر مشورۃ
لأصحابہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور راہ مین سب سے کم روا

ہونیکی بعد آپ چلتے اور ماندہ لوگوں کو سوار کیتے اور چلنے مین سبق تمام کرتے اور جاسوسوں کو
دشمن کے لشکر کیطرف بھیجتے اور مقدمہ اور طلائع کو آگی کرتے اور پہرہ والونکو گرد لشکر
کے مقرر کرتے اور جب دشمن کے مقابل ہوتے کھڑے ہوتے اور دعا کرتے اور حق تعالی
سے نصرت مانگتی اور صحابہ کیساتھہ ذکر مین خدا کی مشغول ہوتے اور لشکر کو اپنی ترتیب دیتے
اور لڑنیوالونکو مقرر کرتے اور آنحضرت کے حضور مین آپکے حکم سے لڑتے اور لڑائی مین سپاہ
جنگ کا پہنتے اور دو زرہ تلی اوپر پہنتے اور لشکر مین آپکے پرچے اور نشان ہوتے جس
قوم پر غالب ہوتے وہان تین دن مقام کرتے اسکے جمعہ پڑھتے اور جس کسی قوم
کو چاہتے کہ لوٹین انتظار کرتے اگر اذان سے آواز نماز کی اذان کی سنتی تو نہ لوٹتی اور
کبھی دشمن پر چھاپا مارتے اور کبھی دنکو لوٹتی اور مقرر ہین جانا جمعرات کی روز دوست
رکھتے جب لشکر اترتا اسکو ایسا جمع کرتے اور بلا کر اتارتے کہ اگر ایک کپڑا بیچ کو
جہاڑ دیجئی تو چھپ جاوی اور صف کو درست کرتے اور لڑائی کیوقت شجاع لوگونکو
اقدام کے واسطے اپنے ہاتھہ سے مقرر کرتے اور فرماتے اللہ تعالی کو تلوار کے جانور خدا نے
پیچھے رہ اور کبھی دشمن کے مقابلہ کیوقت یہ دعا پڑھتے اَللّٰھُمَّ مُنْزِلَ الْکِتٰبِ وَمُجْرِیَ
السَّحَابِ وَھَازِمَ الْاَحْزَابِ اھْزِمْھُمْ وَانْصُرْنَا عَلَیْھِمْ سَیُھْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّوْنَ
الدُّبُرَ بَلِ السَّاعَۃُ مَوْعِدُھُمْ وَالسَّاعَۃُ اَدْھٰی وَاَمَرُّ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ عَضُدِیْ
اَللّٰھُمَّ اَنْتَ عَضُدِیْ وَاَنْتَ نَصِیْرِیْ وَبِکَ اُقَاتِلُ اور جب لڑائی سخت
ہوتے اور جنگ گرم ہوتے اور دشمن آپکا قصد کرتے تو آپ یہ رجز فرماتے اَنَا النَّبِیُّ لَا
کَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ اور جب مشکل بہت پڑتے تو اور لوگ پناہ آپکی طرف
لاتے اور آپ سب سے زیادہ نزدیک ہوتے دشمن سے اور صحابہ کو اپنی جنگ مین ایک
شعار تعین فرماتے کہ ایکدوسرے کو اس سے پہچانین ایک شعار یعنے نشانی اَمِتْ اَمِتْ تھا
اور کبھی شعار یا منصور ہوتا اور کبھی حٰمٓ لَا یُنْصَرُوْنَ اور کبھی زرہ پہنتے اور خود

سر مبارک پر رکھتے اور پہنے تلوار گلے میں ڈالتے اور نیزہ اور سپر اور کمان ہاتھ
میں ڈال لیتے اور کبھی سپر اوڑھا تے اور اکڑ کر چلنا لڑائی کے وقت دوست رکھتے اور نیزہ
پر ڈھیلے پھینکتے چنانچہ غزوہ طائف میں کیا اور منع فرماتے کہ لڑکوں کو اور عورتوں کو
قتل کرو اور لشکر کے لوگوں کو حکم فرماتے کہ دیکھو جسکے ایسی طرح بیچ جمے ہوں اسکو قتل
کرو اور اگر نہیں تو قتل کرتے اور جب کسی جماعت کو روانہ کرتے تو انکو تقوی اور
پرہیزگاری کی وصیت فرماتے اور فرمان ہے وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ
بِاللَّهِ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ اور منع فرماتے کہ قرآن نہ پڑھا
کرے بے وضو میں مگر چھونے کے اور جب لشکر بھیجتے سردار کو انکی فرماتے کہ اول دعوت
اسلام کی کرنا اگر قبول کرے تو اسلام کی بی ہجرت کی اور انکا حکم ہے اور
مسلمانوں کو غریب بنانے کے مال میں حصہ نہ ہوتا اور اگر اسلام نہ لائیں
تو جزیہ دینا کبھی سب باتوں سے کنارہ کریں تو اللہ کی مدد چاہو اور لڑو اور جب
قوم پر پہنچ پڑاؤ کرتے کہ پکار دو کہ لوٹ کو جمع کرو اور سب کو جمع کر دیتے پھر
اسکے پانچ حصے کرتے اور قرعہ نکالتے اور غنیمت میں جو حق تعالی نے مقرر کر دیا ہے مقرر فرماتے
پانچوان حصہ نکالتے اور اسلام کی مصلحت میں جو حق تعالی نے مقرر کر دیا ہے مقرر فرماتے
اور جو اس سے بچتا تو تھوڑا سا اسباب تو گھوڑا اور لڑکوں کو اور غلاموں کو دیتے اور جو کچھ بچتا
بچتا لشکر میں تقسیم کرتے سوار کو تین حصے اور پیادہ کو ایک حصہ اور صحیح جی ہو اگر زیادہ
دینا دل کو سلب غنیمت میں سے تو جیسا مصلحت دیکھتے دیتے اور بعضے کہتے ہیں زیادہ
دینا خمس میں سے ہوتا اور بعضے کہتے ہیں خمس کے خمس میں سے اور یہ بہت ضعیف قول ہے
اور بعضے لڑائی میں سلمہ بن الاکوع کو پانچ حصہ دیا اسواسطے کہ اوسکو اس لڑائی میں اللہ نے
توفیق دی اور عجیب ہاتھ چلایا اور ضعیف اور قوی کو برابر کرتے تقسیم میں اور جب
دشمنوں کی دیار کا قصد کرتے کہتے سریہ کو آگے بھیجتے اگر انکو لوٹ ہاتھ لگتے تو

رہتا انکی اور تمام لشکر کے درمیان تقسیم کرتے اور بہر صورت نفل کو اوٹھانا مکروہ جانتے
اور فرماتی کہ قوی لوگون کو چاہیئے کہ روکر دین ضعیفون پر اور اپکا لوٹ مین خاص حصہ
تہا اسکو صفی کہتے ہین اگر چاہتے کوئی غلام یا کوئی لونڈی یا کوئی گہوڑا یا جو چیز پسند
آتی اسکو خمس سے پہلے اوٹھا لیتے اور صفیہ اور ذوالفقار اسی جنس سے ہی اور اگر کوئی
مسلمانون کی مصلحت کیواسطے غائب ہوتا اسکو بہی حصہ دیتے چنانچہ عثمان کو دیا بدر کے
روز اسواسطے کہ وہ بیمار دار یعنی پیغمبر خدا کی بیٹی رقیہ کی مشغول تہے فرمایا ان
عثمان انطلق فی حاجۃ اللہ وحاجۃ رسولہ فضرب لہ بسہمہ و
اجرہ اور ذوی القربی کا حصہ بنی ہاشم اور بنی مطلب مین تقسیم کرتے اور بہائی
بنی عبد شمس اور بنی نوفل کو نہ دیتی اور فرماتی بنو المطلب و بنو ہاشم ایک ہین اور
جس برتن مین کہانا پاتے جیسا شہد اور انگور اور جو تر اور اسکے سوا اخر کہا لیتی اور
اوٹھا کر لے نجاتی عبد اللہ بن مغفل نے ایک جراب چمڑی کی پائی تہی اور کہا کہ مین اس
جراب مین سے کیونکر نہ دونگا وہ اسی کو دی اور غلول اور خیانت مین لوٹ کے مال سے
تاکید شدید سے منع فرماتی اور فرماتی ھو شنار و عار و نار علی اھلہ الی یوم
القیمۃ اور ایک شخص نے خیانت کی تہی فرمایا کہ اسکی اسباب کو آگ مین جلا دو اور ابو بکر
اور عمر نے بہی اسیطرح کیا اور یہہ تعزیر مالی کے باب سے ہے واللہ اعلم بالصواب

خاتمۃ الکتاب

اشارہ مین اون بابون کے
جنمین حدیثین روایت کی گئی ہین اور انمین کوئی صحیح نہین ہوئی اور جہابذہ علمائے
حدیث کی نزدیک ثابت نہین ہوئی اور ہر چند یہہ حروف بہت مختصر ہین لیکن اسمین
بہت علم ہین جان توفیق دی تجہکو اللہ تعالی باب ایمان مین جو مشہور ہی کہ الایمان
قول و عمل یزید و ینقص و الایمان لا یزید و لا ینقص آنحضرت سے اس
باب مین کچہ صحیح نہین ہوا اور قول صحابہ اور تابعین کا ہے مرجیہ اور قدریہ اور جہمیہ

اور اشعریہ کی باب مین کوئی حدیث صحیح نہین ہوئی اور کلام قدیم غیر مخلوق کے باب
مین عیسیٰ مخلف لفظون سی وارد ہوئی ہین لیکن آنحضرت سی کچھہ صحیح نہین ہوا اور جو
ثابت ہوا وہ قول صحابہ اور تابعین کا ہے اور فرشتون کی پیدایش کے باب مین اور
ابوہریرہ کی حدیث جو روایت کرتے ہین پیغمبر خدا سے کہ فرمایا یا امر اللہ عزوجل
جبرائیل کل غداۃ ان یدخل حر النار فیغمس فیہ اصبعا ثم
یخرج فینفض انتفاضۃ یخرج منہ سبعون الف قطرۃ یخلق
اللہ عزوجل من کل قطرۃ ملکا اور اس حدیث کے طریقے بہت ہین اور کوئی
صحیح نہین ہوا اور اس معنے مین کوئی حدیث ثابت نہین ہوئی اور فضیلت کی باب مین
تسمیہ محمد اور احمد کے اور اوسکے سنع کے کچھہ صحیح نہین ہوا اور عقل کے باب مین اور
اسکی فضیلت مین کوئی حدیث نبی ص کی صحیح نہین ہوئی اور جو اس مضمون مین ہے صحیح نہین
ہوا اور علم کے باب مین طلب العلم فریضۃ اور جو اس معنون مین ہے صحیح نہین ہوا
اور من سئل عن علم فکتمہ کوئی حدیث صحیح نہین ہوئی اور باب مین قرآن
کی فضیلت کی کہ جسنے پڑہی فلانی سورہ ایسا ہوگا اول قرآن سی آخر سورہ تک ہر
ہر سورہ کو ذکر کرتے ہین پہر فضیلت کو ہر سورہ کے پڑہنے کی ذکر کرتے ہین اور اسناد
ابی بن کعب کے بیان کرتے ہین یہ سب حدیثین افترا سے اور موضوع ہین سب اہل
حدیث کے نزدیک اور قرآن کے فضایل کے باب مین جو صحیح حدیث ہوئی ابی بن
کعب کی ہے کہ اسکو فرمایا الا اعلمک سورۃ ما انزل اللہ فی التوراۃ ولا فی
الانجیل ولا فی الزبور ولا فی القرآن مثلہا ہی ام القرآن الحمد
للہ رب العلمین اور جو حدیث مین ہے البقرۃ وال عمران غمامتان اور
حدیث آیۃ الکرسی کی کہ ابی بن کعب کو فرمایا اتدری ای آیۃ فی کتاب اللہ
معک اعظم اور حدیث یؤتی یوم القیمۃ بالقرآن واھلہ الذین کانوا
یعملون بہ فی الدنیا تقدمہم البقرۃ وال عمران اور حدیث من قرء

ایتین من سورۃ البقرۃ فی لیلۃ کفتاہ اور حدیث لقد صدقک وانہ کذوب
فضیلت میں آیۃ الکرسی کی اور حدیث قل ھو اللہ احد تعدل ثلث القرآن اور
حدیث فضیلت معوذتین کی انزل علی آیات لم یر مثلھن ولم اعوذ بمثلھن
اور حدیث الکہف من قرأ عشر آیات عصم من الدجال اور فضیلت
کے باب میں ابی بکر کی ہو بہت مشہور ہے موضوع ہی حدیث ان اللہ سبحانہ یوم
القیمۃ للناس عامۃ ولابی بکر خاصۃ اور حدیث ما اصاب اللہ فی صدر
شیئا الا وجعلہ فی صدر ابی بکر اور حدیث کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اذا اشتاق الی الجنۃ قبل ثنیتہ اور حدیث انا وابو بکر کفرسی
رھان اور حدیث ان اللہ تعالی لما اختار الارواح اختار روح ابی بکر
اور مثل اسکے اقرار صاف ہی کہ انکا باطل ہونا صریح عقل سے معلوم ہوتا ہے اور
فضیلت کے باب میں علی بن ابی طالب کے حدیثیں بیشمار وضع کی گئی ہیں اور بہت قلیل
وہ حدیثیں ہیں کہ ایک کتاب میں جمع کیا ہی اور اسکو وصایای بزوی کہتی ہیں اور
ہر حدیث کی پہلے یا علی ہے انمیں سے ایک صحیح ثابت ہی یا علی انت منی
بمنزلۃ ھارون من موسی اور فضایل کے باب میں سعد کے حدیث صحیح ہیں
ہوئی اور شافعی اور ابی حنیفہ کی فضایل کے باب میں اور مذمت میں انکی کچھ صحیح
نہیں ہوا اور جو کچھ اسباب میں آیا ہی سب افترا اور موضوع ہے اور فضیلت کے
باب میں بیت المقدس اور صخرہ اور عسقلان اور قزوین اور اندلس اور دمشق کے
کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی سوائے حدیث لا تشد الرحال الا الی ثلثۃ مساجد
اور حدیث سئل عن اول بیت وضع فی الارض فقال المسجد الحرام قیل
ثم ماذا قال مسجد الاقصی اور حدیث ان الصلوۃ فیہ تعدل خمس
مائۃ صلوۃ اور اذا بلغ الماء قلتین لم یحمل خبثا ایک جماعت کہتی ہے

اس باب مین کوئی حدیث صحیح نہین ہوئی اور کتنی کہتے ہین کہ یہہ حدیث صحیح ہے
اور بڑے محدثون نے اپنی تصنیفون مین اسکو مذکور کیا ہے اور مکروہ ہونمین پانی
کے جو دھوپ سے گرم ہوگیا ہو کوئی حدیث صحیح نہین ہوئی وضو کا پانی پونچھنے مین
کوئی حدیث صحیح نہین ہوئی اور خلال کرنمین ڈاڑھی کے اور کان کے مسح مین اور
گردن کے کوئی حدیث صحیح نہین ہوئے اور وضو کرنمین خرما کی بھیگے پانی سے کوئی حدیث
صحیح نہین ہوئے اور لمس النساء لا ینقض الوضوء کوئی حدیث اس باب مین صحیح
نہین ہوئی اور حکم غسل کے باب مین میت کو نہلانے کی کوئی حدیث صحیح نہین ہوئی اور
بسم اللہ الرحمن الرحیم اٰیۃ من اوّل کلّ سورۃ اس باب مین کوئی حدیث صحیح
نہین ہوئی اور بسم اللہ جہر سے کہنے مین کوئی حدیث صحیح نہین ہوئی اور الامام
ضامن والمؤذن مؤتمن ہر چند کئی اسناد سے روایت ہے لیکن اس باب مین ہے
کچھ ثابت نہین ہوا اور لا صلوٰۃ لجار المسجد الا فی المسجد اس باب مین کوئی
حدیث صحیح نہین ہوئی اور صلّوا خلف کلّ برّ وفاجر اس باب مین کوئی صحیح
حدیث نہین ہوئی اور لا صلوٰۃ لمن علیہ صلوٰۃ کے باب مین کچھ ثابت نہین ہو
انما الامام وائتم الصیام فی السفر حدیث کوئی صحیح نہین اور قنوت فجر اور قنوت
وتر کے باب مین کوئی حدیث صحیح نہین ہوئی بلکہ قنوت وتر کا فعل بعضے صحابہ سے ثابت ہوا
اور منع کے باب مین نماز جنازہ کی مسجد مین کوئی حدیث صحیح نہین ہوئی اور رفع یدین کے
باب مین نماز جنازہ کی تکبیرون کے کچھ صحیح نہین ہوا اور جو کچھ صحیح ہوتا ہے سو نماز جنازہ
کے سوا مین تکبیر تحریمہ اور کبھی رکوع اور کبھی اعتدال اور کبھی قیام مین پہلے تشہد سے اور
اخبار اور آثار اس معنی مین تین سو حدیث سے زیادہ ہے اور الصلوٰۃ لا یقطعہا شیٔ
اس باب مین کچھ ثابت نہین اور صلوٰۃ تسبیح کے باب مین کوئی حدیث صحیح نہین ہوئے اور
باب مین صلوٰۃ رغائب اور آدھی شعبان کے نماز اور آدھی رجب اور صلوٰۃ ایمان اور نماز معراج کے

رات کی اور نماز شب قدر اور نماز مین ہر رات رجب و شعبان اور رمضان کی ان کے فضل مین کچھ ثابت نہین ہوا اور زیور کی زکوٰۃ کی باب مین کچھ ثابت نہین ہوا اور شہد کے زکوٰۃ کی باب مین باوجود کثرت روایتون کی کچھ ثابت نہین ہوا اور حضر اوات کے زکوٰۃ کی باب مین کچھ ثابت نہین اور سوال کے باب مین اُطلبوا من الرحماء من حسان الوجوہ اور جتنے حدیثین کہ اس باب مین ہین سب باطل ہین اور فضیلت مین معروف اور خوف ولانے مین بند کرنے سے خلق کی حاجتون کے کچھ ثابت نہین ہوا اور فضیلت کی باب مین عاشورا کی اور استحباب مین اس دن کے رونے کی جو ثابت ہوا ہے اور جو حدیثین کہ فضیلت مین اسکے اور فضیلت مین نماز اور خرچ کرنے اور خضاب کرانے اور تیل لگانے اور سرمہ کرنے اور کھانا پکانے اور سوا اسکے بالکل موضوع اور افترا ہے قال ائمۃ الحدیث الا الاہال وقد بدعۃ ابتدعہا اہل الحسین اور روزے کے باب مین رجب اور اسکی فضیلت کی باب مین کچھ ثابت نہین ہوا بلکہ اسکے کراہیت ثابت ہوئی ہے اور الحجامۃ یفطر الصیام اس باب مین کچھ ثابت نہین ہوا اور اس باب مین کہ حجوا قبل ان لا تحجوا اور حدیث من اطاق الحج ولم یحج فلا یمت ان شاء یہودیا وان شاء نصرانیا کچھ ثابت نہین ہوا اور کل قرض جر منفعۃ فہو ربا کچھ نہین ثابت ہوا اور لا نکاح الا بولی وشاہدی عدل اس باب مین کچھ صحیح نہین اور حرام مین لونڈیون کے حرم کرنیکے کچھ ثابت نہین ہوا اور غربت کے مدح کے باب مین کچھ ثابت نہین ہوا اور مدح مین حسن خط کی اور رغبت دلانیمین اسکے سیکھنے کے کچھ ثابت نہین ہوا اور باب مین منع کی بیر کو کاٹنے سے کچھ ثابت نہین ہوا اور فضیلت اور مذمت سورے کے کچھ ثابت نہین ہوا اور اسیطرح ساگ اور لوبیا اور بینگن اور انار اور منقی کے کہ زندیقون نے اس باب مین حدیثین وضع کرکے کتاب مین محدثون کے داخل کیا ہے شیطان ہین خراب کرے انکو اللہ اور فضیلت کے باب مین گوشت کے

اور یہہ کہ افضل طعام الدنیا والآخرۃ اللحم کچھ ثابت نہین ہوا اور منع کے باب مین
گوشت کو چھری سے کاٹ کر کہانیکے ثابت نہین ہوا اور سیر سیر کی فضیلت مین کچھ ثابت نہین
ہوا اور سات حدیثین اسکے افترا مین اور منع کے باب مین بخیر کی کہانیسے کچھ ثابت نہین ہوا اور بازار
مین کہانیکے منع کے باب مین کچھ ثابت نہین ہوا اور ترنجبین اور اسکی فضیلت کے باب مین کچھ ثابت نہین ہوا
اور حدیثین کتاب بطیخ کے سب باطل اور موضوع ہین اور جو ثابت ہوئی انمین سے یہہ ہے
کان رسول اللہ صلعم یاکل البطیخ اور فضیلت کے باب مین نرگس اور گل مریم بنفشہ اور اسکی درخت کی کچھ ثابت نہین ہوا اور حدیث من شم الورد الاحمر لم
یصب علۃ فقد عفانی اور حدیث خلق الورد من عرقی اور اسکی مثل بناوٹ اور باطل
ہین اور فضیلت کی باب مین سفید مرغ کی کچھ ثابت نہین ہوا اور یہہ حدیث مشہور مسلسل کہ الدیک
الابیض صدیقی باطل اور موضوع ہے اور فضیلت کی بیان مین ہندی کی کچھ ثابت نہین ہوا
اور منع کی باب مین سفید بال چننے سے کچھ ثابت نہین ہوا اور عقیق کے انگوٹھی کے پہننے کے باب مین اور
داہنے ہاتھ کی پہننے کے باب مین کچھ ثابت نہین ہوا اور منع کرنیمین عورتون سے حوالے عرض کرنیکے
کچھ ثابت نہین ہے اور فارسی بولنے کے باب مین پیغمبر خدا کے جیسے کہ عرب کو دوست اور سلمان کو
شکر در دو کچھ ثابت نہین ہوا اور صحیح نہین ہوا اور فارسی بولنی کی کراہت مین کچھ ثابت
نہین ہوا اور حدیث کلمۃ فارسیۃ ممقوتۃ خیر من مجنین العربیۃ لم یحسنہا خطیۃ خطا
اور ولدالزنا کی باب مین جو مشہور ہوا کہ ولد الزنا لا یدخل الجنۃ کوئی حدیث ثابت
نہین ہوئی اور باطل ہے یہہ قول اور لیس لفاسق غیبۃ اس باب مین کچھ ثابت نہین ہوا
اور برا غیبت کو گالی دینے کے منع کے باب مین کچھ ثابت نہین ہوا اور برائی کی باب مین گالی
کے کوئی حدیث وارد نہین ہوئی اور سطرنج کا کھیل حرام ہونے کے باب مین کوئی حدیث صحیح نہین
ہوئی تو کیسے اسمین داخل رہا تخصیص ثابت نہین ہوئی اور کا تقتل المرءۃ اذا ارتدت
کوئی حدیث صحیح نہین ہوئی بلکہ اوسکا خلاف صحیح ہوا من بدل دینہ فاقتلوہ اور

إِذَا رَبَعَ الْفَتِيلُ بَيْنَ الْقَرْيَتَيْنِ ضَمِنَ أَقَلَّ مِمَّا اس باب مین کچھ ثابت نہین ہوا اور
مَنْ أُهْدِيَتْ لَهُ هَدِيَّةٌ وَعِنْدَ جَمَاعَةٍ فَهُمْ شُرَكَاءُ اس باب مین کچھ ثابت نہین ہوا
اور برے مین کب اور فتنہ ہونے مین مال کے کچھ ثابت نہین ہوا اور کھانا پینا مباح چھوڑنے مین
کچھ ثابت نہین ہوا اور حجامت کے باب مین بعضے دن کرنا اور بعضے دن نہ کرنیکی باب مین
کچھ صحیح نہین ہوا اور جو کچھ ثابت ہوئے ہیں ہر مُزَامَتَكَ بِالْحَجَامَةِ اور حدیثین صحیحین مین
ہے کہ إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ شِفَاءٌ فَفِي شَرْطَةِ حَجَّامٍ أَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ أَوْ لَذْعَةٍ بِنَارٍ
اور غلہ بند کرنیکے باب مین حدیثین بہت منقول ہین اور مسلم کی حدیث کی سوا کہ مَنِ
احْتَكَرَ فَهُوَ خَاطِئٌ کچھ صحیح نہین ہوا اور اسکو بعضے کہتے ہین منسوخ ہے اور قیاس کرتے
ہین کہ خطاب ہے کہ اس مقام کی لوگون کے ساتھ نقصان کار و دار ہو اور منہ کو ہاتھون سے
مسح کرنیکے باب مین بعد دعا کی کوئی حدیث صحیح نہین ہوئی اور ناگہانی موت کے باب مین
کچھ صحیح نہین ہوا اور حدیث إِنَّهَا رَاحَةٌ لِلْمُؤْمِنِ وَرَاحَةٌ أَسَفٌ لِلْكَافِرِ ثابت نہین
ہوئی اور ماتم اور فتنہ کے باب مین جو ذکر کرتے ہین کہ امیر المومنین علی ابن زبیر کو کہتے تھے
جمل کے دن أَنْشُدُكَ اللَّهَ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ فِي سِقَايَتِهِ بِنِي فُلَانٍ لِتَلْتَقِيَنِّي
عَلَيَّ وَأَنْتَ ظَالِمٌ کچھ ثابت نہین ہوا اور اہل حدیث نے اسکو صحیح نہین کہا اور نشانیا ظاہر
ہونیکے باب مین مہینون اور جو یہ روایت ہے کہ يَكُونُ فِي رَمَضَانَ هَدَّةٌ
وَفِي شَوَّالٍ هَمْهَمَةٌ إِلَى غَيْرِ ذَلِكَ کچھ ثابت نہین ہوا اور سب باطل ہے اور برائی مین
سو برس کے بعد ولادہونے مین کچھ ثابت نہین ہوا اور باب مین تعریف اسکے جو ایک سو تین برس
اور ایک سو ساٹھ اور دو سو سال اور تین سو برس بعد واقع ہوگا اور مذمت مین اس قوم
کے اور مدح مین مجرد اور تنہا رہنے کی اسوقت کی سب باطل ہے اور افتراہی العرباض
ثَلَاثَةُ قُرُونٍ فِي حَرْفٍ ظَالِمٍ وَمُصْحَفٍ فِي بَيْتٍ لَا يُقْرَأُ فِيهِ وَرَجُلٍ صَالِحٍ
بَيْنَ قَوْمٍ سُوءٍ بھی حدیث باطل ہے اور ظاہر ہونے کے باب مین بائیس برس کے بعد کچھ

ثابت نہین ہوا اور آخری زمانہ کی اولاد کی مذمت مین کہ لا یکن یربی احدکم جرو کلب
خیر لہ من ان یربی ولدا اور حدیث یکون المطر تیمطا والولد غیظا یہ سب
حدیثین ثابت نہین ہوئین اور حرام ہونے کی باب مین قرات قرآن کے الحان اور غنا
سے کچھ ثابت نہین ہوا بلکہ برخلاف اسکے حدیث مین وارد ہے وھو ان النبی
دخل مکۃ یوم الفتح وھو یقرء سورۃ الفتح ویرجع وقال الراوی الترجیع
اور اس باب مین کہ اجماع حجت ہے کوئی حدیث صحیح ثابت نہین ہوئی اور القیاس
حجۃ اس باب مین کچھ ثابت نہین ہوا اور اذا سمعتم عنی حدیثا فاعرضوہ
علی کتاب اللہ فان وافقہ فاقبلوہ والا فردوہ اس باب مین کچھ ثابت نہین ہوا
اور یہہ حدیث سخت بناوٹی ہے بلکہ خلاف اسکا ثابت ہوا کہ الا انی اوتیت
القرآن ومثلہ معہ اور دوسری حدیث صحیح مین آیا ہی کہ تم مین سے کسیکو ایسا نہ چاہیے
پاؤن کسیکو تکیہ لگائے ہوئے اپنے تکیہ گاہ پر اور حدیث میری اوسکو پہنچدہ کہی کہ مین نے اس
حکم کو قرآن نہین پایا اسواسطے کہ مجھکو قرآن دیا گیا ہی اور اسی کی برابر بھی دیا گیا
اور حلال ہونے مین انگور کے عرق کی کوئی حدیث صحیح وارد نہین ہوئی اور کم ہو جانے کے باب
مین اہل عراق سے علم اور ہنسکے پاؤن چلنے مین علم کی طلب مین اور عذاب مین عجل
کے جو خبر کرتے ہین انکو نہ آور مغلسے کی دعا مین علم ہونیکے حق مین کوئی صحیح نہین ہے
اور جولاہونکے تعریف اور مذمت کے باب مین کچھ ثابت نہین ہوا اور شعر پڑہنے کے
باب مین بعد عشا کی اور نگاہ رکہنے مین غزت کی شاعرونکو دینی سے اور مذمت علمین
بے فقہ کے اور مذمت مین علما کی جو حاکمونکی پاس جاتی ہین کچھ ثابت نہین ہوا اور
مسامحت مین علما کی اور زیارت مین فرشتونکے عالمونکے قبر دیکھنے کچھ ثابت نہین ہوا
اور بہت کی بہتر فرقہ ہونے مین کچھ ثابت نہین ہوا اور اللہ جانتا ہے کہ کیا سچ بات ہے

تم الکتاب بعون الوہاب

فہرست

کتاب سفر السعادۃ اردو

صفحہ	مضمون کتاب
۳و۲ حاشیہ پر	احوال مصنف اصل کتاب فارسی کا
۴	آنحضرت ﷺ کا حال وحی اترنے سے پہلے اور اون دنون کی عبادت کا بیان
۸	باب آنحضرت کی طہارت کا بیان
۱۰	فصل مسح موزہ کے بیان مین
۱۰	فصل تیمم کے بیان مین
۱۱	باب پنجگانہ نماز کے بیان مین
۱۴	فصل سفر مین صبح کی نماز مین کبھی سورتین پڑھتے
۱۵	فصل قیامت جمعہ کے دن ہوگی
۱۶	فصل بیان قرایت سنونہ کا پانچون وقت کے نماز مین
۱۷	فصل بیان قرایت سنونہ کا نماز جمعہ اور عیدین مین
۱۸	فصل نماز مین کونسی سورہ کا مین قرات
۲۰	فصل نماز مین اول یا آخر سورہ کا پڑھنا مروی نہین
۲۰	فصل رکوع کی کیفیت
۲۲	فصل رفع الیدین کی باب مین چار حدیث صحیح وارد ہوئی ہے
۲۳	فصل قومہ اور جلسہ کو ناحق زیادتی امید کا ایجاد ہے
	فصل سجدہ کی کیفیت
	فصل ہتھی کی نماز مین کیا نہین
	فصل قیام افضل ہے یا سجدہ

صفحہ	مضمون کتاب
۲۴	فصل اعتدال سجدہ و جلسہ استراحت
۲۵	فصل انگلی سے اشارہ کرنا نماز مین
۲۶	فصل تشہد مین تورک کرتے ہین
	فصل جب پہلے تشہد او بھولے رفع یدین کرتے
	فصل بسم اللہ کبھی پکار کر پڑھتے او کبھی آہستہ
۲۸	فصل تشہد کے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے
۲۹	فصل اون دعاؤن کا بیان جو نماز مین پڑھتے
۳۰	بعضون نماز مین لفظ مفرد سے نہین فصل پیغمبر کی خوشنودی نماز مین ہی
	فصل بچہ روتی تو نماز ہلکی کر دیتے اور کبھی حسین رضہ نماز مین حضرت کی پشت مبارک پر سوار ہوتے
	فصل کبھی عائشہ رضہ نماز کی برابر سو رہتی
	فصل دو لڑکیون کو جو لڑ رہی تھین نماز مین جانہ سے الگ کر دیا
	فصل نماز مین بہت رویا کرتے
۳۱	فصل کبھی جلدی پہنچنے نماز پڑھتے (اس مسئلہ کا ثبوت ملا علی قاری حنفی سے حاشیہ پر ہے)
	فصل نماز نفل اور صبح کی نماز مین قنوت پڑھنے کا بیان
	فصل نسیان کے بیان مین نماز کے اندر
۳۲	آنحضرت کو عمر بھر مین پانچ مرتبہ سہو

صفحہ	مضمون کتاب
۳۳	فصل نماز مین انکھین کہلی رکھے
"	فصل نماز مین ہاتھ سے سلام کا جواب دینے
"	فصل نماز کے بعد تین بار استغفار کہنے
۳۵	فصل ہر ایک نماز کی بعد وظایف مسنونہ کے بیان مین
"	وظیفہ مسنونہ بعد نماز صبح
۳۸	فصل قاتل کو معاف کرنا فرض ادا کرنا ہر ایک نماز کے بعد قتل ہونا پڑھنا لازمہ ہے بہشت مین جانیکا
۳۹	فصل سنتین جو بلاناغہ ادا کرتے
۴۰	فصل نبی کا خاصہ تہا کہ عصر کے بعد دو رکعت نماز پڑھتے
"	فصل زوال کے بعد رحمت کے دروازے کہل جاتے ہین
"	فصل چار رکعت ظہر سے پہلے ہین اور چار پیچھے
۴۱	فصل مغرب کی سنتین کبھی مسجد مین نہ پڑھتے مروزی کا قول ہے کہ مسجد مین گناہ ہے
۴۲ سطر ۴	فصل سب نفل اور سنتین گھر مین پڑھتے
۴۲	فصل سفر مین کسی سنت راتبہ کی پڑھنے کی روایت نہین سوا سنت فجر کے
۴۳	فصل فجر کی سنتین پڑھکر آرام کرتے
"	فصل عادت یہہ تہی کہ ادا ہی سنت فجر کی بعد داہنے کروٹ لیٹتے
۴۳	فصل نماز تہجد آنحضرت پر فرض تہی یا سنت اور تہجد کی کیفیت

صفحہ	مضمون کتاب
۴۴	فصل رات کو تہجد بعد سے زیادہ پڑھنے اور کبھی گیارہ پڑھنے اخیر کے پانچ رکعتیں ایک سلام سے پڑھنے
۴۵	رات دن میں چالیس رکعتیں پڑھنے
۴۶	تہجد کے نماز اٹھ طرح پر ہے
"	فصل جب آدھی رات گزر جاتی
۴۸	اکثر اور قوی روایت سے ثابت ہوا ہے کہ وتر ایک رکعت ہے
۴۹	فصل دو رکعت کا بیان پہلے وتر کے
"	کبھی تہجد بیٹھکر اور کبھی کھڑے ہوکر پڑھنے
۵۰	فصل ہرگز ثابت نہیں کہ آنحضرت نے وتر میں قنوت پڑھا ہو بلکہ صحابہ کی ایک جماعت نے پڑھا ہے
۵۲	ہر ایک آیت کی اخیر میں وقف کرنے
"	ترتیل کے ساتھ اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھنے یا جلدی اور زیادہ پڑھنا
۵۳	فصل نماز صبح میں استلاف ہے
۵۹	نماز صبح کی رکعتوں میں اختلاف
"	فصل جب نجست پائی تو سجدہ شکر کرنے
۶۰	جو پتھری سنکر سجدہ کرنا روا ہے
"	فصل امت کی لئے تین دفعہ سجدہ شفاعت کیا اور سبکو نجات دلائی
"	سجدہ قرآن کا ترک نہ کرنے
۶۱	فصل روز جمعہ کی فضیلت
۶۲	اللہ نے نبیوں کا جسم زمین پر حرام کر دیا ہے
۸۰ سطر	
۶۷	تعظیم روز جمعہ اور اختلاف فضیلت میں روز جمعہ اور عرفہ کے

صفحہ	مضمون کتاب
۶۷	جمعہ کے روز غسل واجب ہونیکے دلیل قوی ہے، وجوب وتر کی دلیل سے
۶۸	استوائی وقت جمعہ کے روز نماز نافلہ مکروہ نہیں
"	تہجد واسا پڑھنا سورہ منافقین اور جمعہ سے خلاف سنت ہے
"	جمعہ میں ایک ساعت ہے کہ اسمیں دعا قبول ہوتی ہے
۶۹	جمعہ کی نماز کی وقت سفر حرام ہے
۷۱	جمعہ کے دن عصر سے مغرب تک اجابت کا وقت ہے
۸۸	تمام مخلوق سوائے آدمی کے جمعہ کے روز ڈرتی ہے
"	زیارت کرنیوالونکو جمعہ کے روز بہت زیادہ ہوتی ہے
۷۲	صرف جمعہ کے دن روزہ رکھنا مکروہ
۷۵	فصل خطبہ جو جمعہ کی دن پڑھتی ہے
"	منبر پر جائے تو حاضرین کو سلام کرے
۷۷	خطبہ کے وقت تلوار ہاتھ میں لیکر ملکر نمان یا عصار کہنے
"	ثابت نہیں کہ منبر بننے کی بعد امام یا عصا وغیرہ پر تکیہ لگایا ہو
۷۸	فصل نماز عید کے بیان میں
"	نماز جمعہ کی بعد چار رکعت احتیاطی پڑھنے اور دو سجدہ میں
"	قصد منبر بنانیکا (صفحہ پر)
"	عید کی تکبیریں دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے ہیں
"	فصل نماز استسقا کے بیان میں
"	فصل سفر کی عبادتوں کا بیان
۸۳	آنحضرت کی سفر چار قسم ہے
"	بھوبنیہ کے سفر کو پسند کرتے

صفحہ	مضمون کتاب
۸۳	اکیلا سفر کرنیکو منع فرمانے
۸۴	سفر میں فجر کی سنتیں پڑھنے
۸۵	سفر میں منتوں کو سواری پر ادا کرنے
"	سفر میں نماز چھپیں اور عصر کو ایک جا پڑھنے
۸۶	فصل نبی ﷺ کی قرأت قرآن کی بیان میں
"	جو کوئی قرآن میں لحن نہ کرے ہم میں سے نہیں
"	فصل بیماروں کی پرسش کے بیان میں
"	بیمار پر منتر پڑھنے
۸۸	سونے وقت سورتیں پڑھنے
"	فصل میت کی احوال اور اسکے حقوق میں
"	کافر کی ہے عیادت کی ہے
۹۰	مسجد میں ہی نماز جنازہ روا ہے
"	مدیون پر جنازہ کی نماز نہ پڑھنے
"	نماز جنازہ میں فاتحہ پڑھنے
۹۱	جنازہ کی تکبیریں کبھی چار کبھی پانچ کبھی چھ کہنے
"	نماز جنازہ میں ایک سلام دینے اور مخیر ہیں نانہ داہنا تے
۹۲ سطر	ایک مہینہ بعد قبر پر نماز جنازہ پڑھنے
"	خودکشی کرنیوالی کا جنازہ نہ پڑھنے
۹۳	غائب پر بھی جنازہ کی نماز پڑھی
"	سورج نکلنے اور ڈوبنے اور زوال کے وقت دفن نہ کرنا چاہیے
"	قبر کو بلند نہ کرنے
۹۳	فصل صلوۃ خوف کے بیان میں
۹۴	فصل زکوۃ کی اور صدقات کے بیان میں

صفحہ	مضمون کتاب
۹۳	فصل خوف کی نماز میں پانچ وجہ سے ہوا کرتی
۹۶	فصل زکوٰۃ فطر کے بیان میں
۹۷	باب نبی ﷺ کی روزہ رکھنے کے بیان میں
"	فصل رمضان میں زیادہ صدقہ دیتے
۹۸	فصل روزہ رمضان کا بعد تخصص ہلال کے رکھنا چاہیے
۹۹	فصل مہینہ کا آدھا رہ جانے پر روزہ کا شروع کرنا چاہیے
۱۰۰	فصل روزہ دار کو کیا کیا کرنا چاہیے
سطر ۱۰	فصل رمضان میں سفر سے لوٹ کر کبھی افطار کرتے اور کبھی روزہ رکھتے
"	فصل بیوی سے کہہ کر کہلا لو تو قضا نہ ہو
سطر ۱۶	فصل روزہ میں مسواک اور سر میں روغن
سطر ۱۸	فصل روزہ جب کہنے سے منع فرمایا
۱۰۱	فصل روزہ نافلہ کے بیان میں
"	فصل پیر و اتوار کا روزہ رکھنے کے
"	فصل ہمیشہ روزہ رکھنے کی ترغیب فرمائی
"	فصل کبھی کبھی نفل کا روزہ تمام کرتے اور افطار کر دیتے
۱۰۲	فصل جمعہ کو روزہ کے لئے مخصوص کرنا مکروہ ہے
"	فصل اعتکاف کے بیان میں
"	فصل اعتکاف بجز روزہ کے
"	فصل شب قدر رمضان کی تیسرے عشرہ میں ہے
۱۰۳	باب نبی کے حج کے بیان میں
"	فصل حج کے سیاق میں
۱۰۴	فصل پنجشنبہ کا سفر پسند کرتے
۱۰۵	فصل آنحضرت کی حج میں علالت اور اس سے ہوئے
۱۲۰	فصل خانہ کعبہ میں داخل ہوئے اور وہاں نماز میں ٹھہرنے کے بیان میں
۱۲۱	فصل قربانی تین طرح کی ہے
۱۲۲	فصل پیغمبر ﷺ کی قربانی کے بیان میں
"	فصل کبھی قربانی ترک نہ کرتے
۱۲۳	فصل اپنے ہاتھ سے ذبح کرتے
"	فصل عقیقہ کی سنتیں
۱۲۴	فصل عقیقہ کا لفظ مکروہ سمجھتے تھے
"	فصل عقیقہ دو بکریوں سے بہتر اور ایک سے بھی روا ہے
"	فصل آنحضرت کی کہنے پر عمل کرنا اور نہ کہنے پر عمل کرنے سے نوعی نرمی
۱۲۵	فصل بچہ کے نام رکھنے کی سنت ہے
سطر ۸	فصل ختنہ کا بیان
"	فصل بچہ کا نام بہت اچھا رکھنا چاہیے
سطر ۱۰	فصل نام نہ تاخیر سمی میں اور سمی کی تاخیر نام میں
۱۲۶	فصل جس بچہ کا نام محمد ہو تا ہو اس کو مارنا
"	فصل نبیوں کے نام پر نام رکھو
"	فصل میرے نام پر نام رکھو میری کنیت پر کنیت نہ کرو
۱۲۷	فصل امام مالک کے مذہب میں ہر حال میں کنیت پر کنیت کرنا اولیٰ و خلاف ادب
"	باب بیان میں اذکار نبی صلعم کے
۱۲۹	فصل زبانی اذکار جو دعا کے طور پر منقول ہیں
۱۳۰	فصل وتر کے بعد تین مرتبہ سبحان الملک القدوس کہتے
۱۳۱ سطر ۲	فصل گھر سے باہر نکلتے تو یہ دعا پڑھتے
۱۳۲	فصل جو کوئی صبح اور شام کو کہے
۱۳۴	فصل جو کوئی یہ دعا پڑھے تمام روز مصیبت سے محفوظ رہے
۱۳۵ سطر ۸	فصل سید الاستغفار
"	فصل سب سے اچھی دعا تو یہ ہے
۱۴۱	فصل اس طرح کی درود میں چھبیس آنحضرت سے اور باقی صحابہ سے مروی ہیں
سطر ۱۲	فصل بہتر درود
۱۴۲	فصل کپڑا پہننے کی دعا میں
"	فصل نبی ﷺ کی گھر میں آنے کی کیفیت
۱۴۳	فصل گھر میں آنے تو اہل خانہ پر سلام کہنے
"	فصل تین آدمی خدا کی ضمانت میں ہیں اور بہشت میں جائیں گے
"	فصل پائخانہ میں جانے کی کیفیت
۱۴۴	فصل بول کرنے جواب سلام نہ دیوے
"	فصل بیشاب اور پائخانہ کی وقت قبلہ کی طرف منہ اور پیٹھ نہ کرے
"	فصل اذان کے اذکار میں
"	فصل اذان کے بعد یہ دعا پڑھے اللھم رب ھذہ الدعوۃ الخ
۱۴۵	فصل نیز عشرہ میں بہت دعا کرے
۱۴۶	فصل نیا چاند دیکھکر یہ دعا پڑھتے
"	فصل کھانا کھاتے تو پہلے بسم اللہ کہے
سطر ۴ ۱۴۷	فصل جو کوئی کھانے کے بعد یہ دعا پڑھے اسکے پچھلے گناہ بخشے جائیں
"	فصل گھر آنیکے بیان میں نبی ﷺ کے
۱۴۸	فصل کھانے کا عیب نہ کرنے اور سرکہ کے سالن کو پسند کرنے

صفحہ	مضمون کتاب
۱۴۸	فصل میزبان کی حق میں دعا کرنے
۱۴۹	فصل کہانیکے بعد سونیکو منع فرمانے
سطر ۴	فصل باہمین بہتہ سے کہانا وا ہمین
سطر ۴	جماعت میں کہانے کا فایدہ
	فصل
۱۵۰	سلام اور آداب بجالانیکا بیان
	فصل لڑکون اور بوڑہیو کو سلام کرنے
	فصل بڑے کو پہلے سلام کرنا چاہئے
	جو کوئی سلام نہ کرتا اوسکو مجلس میں آنے دیوے
سطر ۱۵	جب کسی کے دروازہ پر جاتے ہے تو جاتے جاتے بلکہ داہمین باہمین سے جانا
۱۵۱ سطر ۱	سلام بطرح کرے اور بہی جمین
	اول کتاب کو پہلے سلام کرنا
۱۵۲	چاہئے
	جو اور نصاریٰ کی اور ہمارے مذہب کو سلام کا جواب دینا جایز نہین
	سلام پہنچانے والے اور سلام لانیوالے دونون کو سلام کرنے
	سلام جو بڑی نشان ہے سلام کی
	ہے غلو ہو نہین ہے اور جو کوئی اور ماہی پر ہاتہہ رکہہ کر اوسکے جگر مروج ہوگیا ہے
	فصل
۱۵۳	کسیکے گہر مین بغیر اوسکی اجازت
۱۵۴	اذن لینے سے پہلے سلام نہ
	اگر کسیکے گہر مین بغیر اوسکی اجازت کے نگاہ کرے حلال ہے کہ اوسکی آنکہہ مین نکال ڈالے
	خلوت کے لئے کسیکو دربان مقرر کرنا جایز ہے

صفحہ	مضمون کتاب
۱۵۴	فصل چہینکنے کی کیفیت مین
	چہینک مین آواز بلند کرنا بدعت ہے اور عطسہ جانی شیطان سے ہے
۱۵۵	مسلمان کی مسلمان پر چھ حق ہین
	چہینکنے والے کا حمد سنکر جواب دینا واجب ہے
	اس ملت مین آہستہ جو نہین ہے مقصود ہے
	مین چہینکنے والے کا جواب دینا چاہئے زیادہ چہوٹی تو کلام سے
	سفر سے آنیوالے کا استقبال
	فصل
	جب سوار ہونے لگے فریاد
۱۵۷	جب کسیکو وداع کرے تو دعا
۱۵۸	جہاد کرنیکو منع فرمانے
سطر ۱۴	فصل
	مسجد مین بلند آواز سے قرآن پڑہنے
۱۶۰	منع فرمانے
	فصل
	تو اوسکی پہنائی کو بال کہانے
۱۶۱ سطر ۲	فصل
سطر ۱۰	کسی کو بیٹہنے کے لئے
	مرغ بولے تو تم اور گدہا بولے
۱۶۲	نہان آگ لگی ہے مت سونے
	بلیدہ نہ آوے تو کہے
۱۶۳ سطر ۱۰	ماشاء اللہ و نار فلان کہنے سے منع فرمایا

صفحہ	مضمون کتاب
۱۶۳	مرغ اور ہوا کو گالی مت دو
سطر ۱۲	سوای خدا کی کسی کے قسم نہاہا واللہ کے واسطے مت مانگو مدینہ کو نیز ب نکہو قوس قزح مت کہو
	کسیکو مت پوچہو کہ عورت کو کیون مارا
	فصل
	الفاظ چنکے کراہت مین اختلاف ہے
	مسایل اجتہادیہ مین نہی کہ یہہ حکم خدا اور رسول کا ہے
سطر ۱۹	فصل
۱۶۴ سطر ۱۵	آنحضرت کی سینہ کی کشادگی کے بیان مین
۱۶۴ سطر ۲	اجتہادیات مین نہی کہ یہہ حلال ہے یا حرام
۱۶۵ سطر ۳	ہنسنیوالون کی سزا بابت علم حدیث ہے
	باب
	نبی ۴ کی زندگی کے عام حالات
۱۶۶	فصل
	حضرت کے کہانیکا حال
	خرگوش کے گوشت کو کہایا ہے
۱۶۷	سوسمار بہی مسون ہے
	فصل
	نبی صاحب کی پوشش کے بیان مین
	کہانا کہا کر چہوڑنا
	فوطہ دار پاجامہ پہننا
	جو کوئی کپڑا کہریدا سفید کپڑا پہنکر بہشت مین جایگا
	فصل
۱۶۹	پاجامہ نیچا پہننا ہے
	فصل دو شالون کی ترچہ بین ہونیکے
	پیرہن کو بند کرنے کی جگہ مرغ بہی اوڑہنا
	تمام سرخی سے منع فرمایا ہے
	باقی سرخ کا ذکر آگے ہے
۱۷۰	انگوٹہی پہننے کے

صفحہ	مضمون کتاب
۱۷۰	آنحضرت کی کینہ کی بھر محمد رسول اللہ جہز
〃	زرہ اور خود اور جوشن پہنتے
〃	عورت اور خوشبو اور نماز کو پسند کیا
〃	حضرت سیاہ شربت میں مس خوشے جوانوں کی قوت رکھتے تھے
۱۷۱	جماع میں اور واجبات میں برابر کی رعایت کرتے
〃	انصار کی لڑکیوں کو عایشہ کے ساتھ کھیلنے کو بلاتے
〃	روزہ داری میں بوسہ لینا
〃	حضرت عایشہ کے ساتھ دوبار دوڑے
۱۷۲	جب سفر کو جاتے قرعہ ڈالتے
〃	اپنی بازن آنحلہ عورتوں پر تقسیم کرتے
۱۷۳	سونے اور جاگنے میں
	مواری میں آنحضرت کے
〃	آنحضرت کی پاس ایک حلہ بکریوں کا تھا
〃	سوا عایشہ کی اور کسی لحاف میں وحی نہ آئی
۱۷۴	خرید و فروخت میں بھی کی
〃	حضرت نی اپنے کو اجارہ دیا
〃	خود خادم بھی ہوتے
۱۷۵	بھولی مدح کرنیوالوں کی منہ میں خاک ڈالو
۱۷۶	بیاہیں اموال بھی کے
〃	کشتی کی بھی کے لوگوں سے
〃	مسجد کے بانے میں مزدوری کے ساتھ ملکر کام

صفحہ	مضمون کتاب
۱۷۶	سینگیے لگانے اور لوگو کو بھی حکم دینے
۱۷۷	پیٹ چلنے کے علاج میں
۱۷۸	نبی کی دوا کو نبیوں کی سے کچھ مناسبت نہیں
〃	طاعون اور وبا کی دوا میں
۱۷۸	طاعون کی موت شہادت ہے
〃	طاعون چھیڑ ہے شیطان کے
۱۷۹	جہاں وبا ہو وہاں سے جانے سے منع فرمانا
〃	استسقا کے علاج میں
〃	علاج استسقا کا اونٹ کی دودھ اور مثانہ سے
۱۸۰	زخم کے علاج میں
〃	زخم کا خون بند کرنیکے لئی چٹائی کی راکھ
〃	شہد اور سجم اور داغ کرنیکا فایدہ
۱۸۱	احرام کی حالت میں سینگی لگانا
〃	داغ کرنیکے بیان میں
〃	ضرورت کیوقت داغ زنا جایز ہے
۱۸۲	عرق النسا کی علاج میں
〃	موت کی دوا ہوتی تو سنا ہوتی
۱۸۳	خارش کی دوا
〃	ضرورت کیوقت حریر پہننا
〃	خواص حریر کے
〃	علاج ذات الجنب
۱۸۴	علاج درد سر
۱۸۲	خشکی مزاج کی علاج میں

صفحہ	مضمون کتاب
۱۸۴	در دسر میں پاؤں کو حنا لگانے
۱۸۵	پھوڑا پھنسی ہوتی تو مہندی لگانا
〃	کھانے اور پینے میں بیمار کے
〃	عذرہ کا علاج
۱۸۶	ناک میں پانی کے ساتھ دوا دینی
〃	عجوہ عالیہ شفا ہے
۱۸۷	بیمار کی پرہیز میں
〃	پرہیز کرنا قرآن سے ثابت ہے
〃	آنکھوں کے علاج میں
۱۸۸	آنکھ دکھنی کی حالت میں کسی امر الہوسین سے نزدیکی نہ کرتے
〃	علاج عذرہ میں
〃	اگر مکھی کھانے میں گرے
〃	نشرست میں علاج چرایتہ سے
۱۸۹	ورم میں حکم چیرنے کا دیتے
〃	بیمار کی خوش کرنیکی بیان میں
〃	غم و ریح کا علاج تلبینہ سے
۱۹۰	زہر کی دوا
〃	اوسی زہر الو لقمہ سے جو خیبر میں کھایا تھا شہید ہوئے
〃	جادو کی علاج میں
〃	یہودی جادو کیا
〃	جادو کا علاج سینگی سے فرمایا
۱۹۱	بدن کی علاج میں

صفحہ	مضمون کتاب
۱۹۱	فصل اگر کوئی علاج کرنا اور طب جاننا اوسکو فرض فرماتے
"	فصل پرہیز مین ۱۱ امراض متعدیہ کے
"	فصل مجذوم سے بھاگو جیسا شیر سے
۱۹۲	فصل جذامی کے ساتھ بیٹھنے کی کہانا کھانا
"	فصل حرام چیز کو دوا مین منع فرمایا
"	فصل شراب کو کہا دوا مین جلد بیماری ہے
۱۹۳	فصل عسل یعنے جوان دفعہ کرکے دوا دیوے
"	فصل نظر بد کے بیان مین
"	فصل جسکو نظر لگی ہو اوسکا علاج
"	فصل بھاڑ نا پھیرنا مگر نظر مین اور بیمار مین بڑا سردار ہے
۱۹۴	فصل بڑی بیماڑ سورہ فاتحہ اور معوذتین ہے
"	فصل بیمار کی دعا مین
۱۹۵	فصل جو شخص ان دعا کو ملحوظ رکھے اسکو بہت جلد شفا ہوگی
"	فصل آیات قرآن کی لکھکر ملانا نظر بد کے لئے سود مند ہے
۱۹۶	فصل ساری بیماریون کی دعا
۱۹۷	فصل سورہ فاتحہ مین سوا شفا ہے ہر بیماری کے لئے
"	فصل نزلہ کا علاج
۱۹۸	فصل زخم کی دعا
"	فصل علاج مین غم و ہم کے

صفحہ	مضمون کتاب
۲۰۰	فصل جسپر بہت غم ہو پڑھے یہ دعا
"	فصل بدخوابی کا علاج
"	فصل عادت مین نبی کی کہانی پینے کی
۲۰۱	فصل اوندھا ہوکر اور ٹیڑھا لگا کر کھانا منع فرمایا
"	فصل خالی چیخ سننا اور کہانا ہی سونا منع فرمایا
"	فصل پاسی پانیکو بہت پسند فرماتے
"	فصل پانی کی بدن کو ڈھالکنی ہے تاکید کرتے
"	فصل دودھ غذا بھی ہے اور پانی بھی
۲۰۳	فصل سکان اور رینگنے کی جگہ
"	فصل خواب اور بیداری مین
"	فصل حفظ صحت مین
"	فصل کوئی خوشبو دیتا رد نہ کرتے
"	فصل ہفتہ مین کچھ عمل کرنیکے کہیے
"	فصل حفظ صحت پنہ کی بیان مین
۲۰۴	فصل صحابہ کے ساتھ چلتے تو اونکو آگے کرتے
۲۰۵	فصل بات کرنے اور چپ رہنے اور سننے اور رو دینے کے بیان مین
"	فصل رونا بیشمار طرح کا ہے
۲۰۶	فصل بیان مین جن عادت بنی کی
"	فصل لب کی بال قصر فرمانے کی
۲۰۷	فصل جہاد اور اوسکی آداب
۲۰۸	فصل آنحضرت کی تمام عمر جہاد مین گزری
"	فصل بیکر ہجرت صحابہ

صفحہ	مضمون کتاب
۲۰۹	فصل بدن کی ساتھ جاگتی مین بچھا ہے ہوا اور خواب مین اور روح سے کتنی بات
"	فصل جہاد کی کام مین سب صحابہ سے مشورہ کرتے
۲۱۰	فصل جاسوس مقرر کرتے
"	فصل اسباب جنگ پہنتے
"	فصل کبھی جہاد مارتے
"	فصل خورد و کلان سے نزدیک ہوتے
"	فصل صحابہ کی واسطے شعار مقرر کرتے
۲۱۱	فصل لڑائی مین آکر و آرام جلدی پسند کرتے
"	فصل لڑائی سے پہلے دعوت اسلام کی کرتے
"	فصل مقتولون کا اسباب قاتلون کو دیتے
"	فصل ضعیف اور قوی کو برابر تقسیم کرتے
۲۱۲	خاتمۃ الکتاب اون احادیث کی بیان مین جو صحیح نہین کو نہین ہے
"	فصل زیادتی و نقصان ایمان کا بیان
۲۱۳	موضوعات فضایل سے بگر ۱۰
"	موضوعات فضایل علی ۱۰
"	موضوعات فضایل ابوحنیفہ و شافعی
۲۱۶	موضوعات فضایل عاشورا
۲۱۷	موضوعات فضایل نرگس و گل
"	الاجماع حجۃ صحیح نہین
"	امت کا بہتر فرقہ ہونا ثابت نہین ہوا
۲۱۸	برائی کسب اور مال کے فتنہ ہونیکی ثابت نہین
"	غلط بدرہ کہانا گن ۰ ہے
"	سو برس بعد اولاد پیدا ہونیکی سے ثابت نہین
"	دو سو برس کے بعد علامات ظاہر ہونا ثابت نہین

فصل ۲۱۹ فصل مین سنگ باران علامات ثابت نہین ہوا ہون کی مذمت ثابت نہین

فصل ۲۱۹ فصل مین سنگ باران علامات ثابت نہین ہوا ہون کی مذمت ثابت نہین

فصل ۲۱۹ سیری حدیث نوزان سے بطلان کی دلیل ہے

آخری سات کی اولاد مذمت ثابت نہین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ وعلی الہ واصحابہ الذین حفظوا عنہ

جاننا چاہئے کہ علم حدیث اشرف العلوم ہے اور سب علوم دینی اسی کی محتاج ہین علم تفسیر بھی بدون اسکی معتبر نہین ہے اب فضل الٰہی سے ہندوستان مین دن بدن اس علم شریف کا چرچا ہو رہا ہے اور علمای ربانی جنکے شان مین اھل الحدیث اھل رسول اللہ آیا ہے عمدہ عمدہ کتابون کا ترجمہ کرکے اسکو آسان کردیا ہے تاکہ عامہ خلایق سعادت ابدی سے مشرف ہون لیکن کوئی رسالہ علاحدہ فن اصطلاح حدیث کا اردو زبان مین نظر سے نہین گزرا اسواسطے بندہ ناچیز حقیر خواہ من اللہ فقیر اللہ عفا اللہ عنہ وعن والدیہ واساتذہ نے چند کتب معتبرہ سے نقل کرکے یہ مختصر رسالہ جو چند اصطلاحات حدیث پر مشتمل ہے تالیف کیا حق تعالیٰ اپنے کرم سے اسکو قبول فرماوی اور اہل اسلام کو اس سے فایدہ تام پہونچاوی اور بھول چوک کو معاف فرماوی آمین یارب العالمین

علم حدیث کی تعریف کوکب الدراری فی شرح صحیح البخاری مین کرمانی نے لکھا ہے کہ علم حدیث وہ علم ہے کہ پہچانا جاوی کہ آنحضرت کے قول اور فعل اور حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور **موضوع** اور کمالات کامل الصفات آنحضرت مہ اور **غایت** اسکا فایز ہونا سعادت دارین کو ہے **فصل** اصطلاحات حدیث مین **حدیث** اسکو کہتے ہین جو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے زبان مبارک سے فرمایا یا خود کیا یا حضرت کے سامنے ہوا اور حضرت نے درست رکھا سو جو زبان مبارک سے فرمایا اسکو **حدیث قولی** کہتے ہین اور جو کیا اسکو حدیث **فعلی** کہتے ہین اور جو حضرت کے سامنے ہوا اور اسکو **حدیث تقریری** کہتے ہین پس جو حدیث حضرت تک منتہی ہوا اسکو **مرفوع** کہتے ہین اور جو صحابہ تک ہو اسکو **موقوف** کہتے ہین اور جو تابعین تک منتہی ہوا اسکو **مقطوع** کہتے ہین مشہور یہ ہے کہ موقوف اور مقطوع کو اثر اور مرفوع کو **متصل** بھی کہتے ہین اور حدیث دو قسم ہے **متواتر** اور **احاد**

متواتر وہ ہے جسکو ہر زمانے مین اس کثرت سے لوگون نے روایت کیا ہو کہ عقل ونکے جھوٹ بولنے کو محال جانے اوپر خواص وعوام کو یقین کامل ہوتا ہے

احاد وہ ہے جسکی روایت مین یہ کثرت نہو سو اسادیث مین جنکی روایت تو مقبول ہے اور اوسپر عمل واجب ہے اگر راوی کی دیانت وراستی معلوم ہو نہین تو مردود ہے اور اسکو ضعیف بھی کہتے ہین اور احاد کی تین قسمین ہین مشہور عزیز غریب

مشہور وہ ہے جسکو ہر زمانہ مین تین یا زیادہ راویون نے روایت کیا ہو

عزیز وہ ہے جسکو ہر زمانہ مین دو راویون سے کم نے روایت نہ کیا ہو

غریب وہ ہے جسکو روایت کسی زمانہ مین ایک ہی راوی نے کیا ہو **فایدہ** مقبول احاد کی دو قسمین ہین **صحیح** اور **حسن**

صحیح وہ ہے جسکو دیندار پرہیزگار ضبط یاد رکھنے والے لوگون نے ہر زمانہ مین برابر روایت کیا ہو اور سند راہی سے لیکر آنحضرت تک متصل ہو اوسمین کوئی عیب چھپا ہوا اور نہ معتبر لوگون کے مخالف ہو سو صحیح حدیث کی سات قسمین ہین

اول عمدہ قسم متفق علیہ صحیحین ہے **دوم** جو صرف بخاری مین ہو **سوم** جو صرف صحیح مسلم مین ہو **چہارم** جو بخاری اور مسلم کی شرط اور انکے طور پر ہو **پنجم** وہ جو صرف بخاری کے طور پر ہو **ششم** وہ جو نقط مسلم کے طور پر ہو **ہفتم** وہ جو بخاری و مسلم کے سوا اور راہل حدیث نے اسکو صحیح جانا ہو بشرطیکہ بخاری اور مسلم سے یہ مراد ہے کہ یہ دونون شخص حدیث کو روایت کرنے کے بیشک استاد کی مصاحبت نہ کرلے اور ثقہ ہونا استاد کا مصاحبت سے خیال کرلے برخلاف اورون کے کہ سماع سے ثقہ ہونا اوسکا جانے یہ شرط کی دوسرے قسم سے ہے کہ بخاری روایت نہین کرتا جبتک راوی کا ملازم روی عنہ نہ ثابت ہو اگرچہ ہر ایک ایسے ہمعصرون اور ہم کو

ف ۱ اور اوراضی صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن قولہ وفعلہ وتقریرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ منہ

حسن اوس حدیث کو کہتے ہین جو صحیح حدیث کی طرح ہو لیکن اوسکے راویو نکا حفظ اور یاد صحیح کی راویون کے برابر نہین
مقبول اور واجب العمل دونون ہین لیکن صحیح حسن سے مقدم اور افضل ہے

فائدہ مردود قسم احادیث کے جو لایق حجت کے نہین سو ضعیف ہے

ضعیف وہ حدیث ہے جو صحیح اور حسن کے مخالف ہو خواہ اوسکا کوئی راوی درمیان سے ساقط ہو یا مطعون ہو
سو اگر ابتداے سند سے راوی ساقط ہوا اوسکو **معلق** کہتے ہین اگر انتہا سے ساقط ہو یعنے صحابی مذکور نہ ہو تو اوسکو
مرسل کہتے ہین اور اگر دو راوی برابر ساقط ہو گئے ہون اوسکو **معضل** کہتے ہین نہین تو **منقطع**
منقطع وہ ہے کہ تبع تابعی صحابی سے روایت کرے اور تابعی کو بیچ سے چھوڑ دے
اور طعن راوی کا یہہ ہے کہ وہ جھوٹا ہو تو اوسکے حدیث کو **موضوع** کہتے ہین یا اوسپر جھوٹ کی تہمت لگی ہو تو اوسکو
متروک کہتے ہین اور اگر راوی غلطی بہت کرتا ہو یا غافل ہو یا کثیر الوہم ہو اور روایت کرے مخالف اوس شخص کے جسکا
ضعف کمتر ہو تو اوسکی حدیث کو **منکر** کہتے ہین اور اوسکے مقابل **معروف** ہے اور دونون کے راوی ضعیف ہین
مضطرب وہ ہے جسمین راویون نے کچھ اختلاف کیا ہو سند مین یا متن مین
معلل وہ ہے جو ظاہر مین تو عیوب سے پاک معلوم ہو لیکن باطن مین سب طعن پاے جاتے ہون
مدرج وہ حدیث ہے جسمین راویون نے کچھ اپنا کلام ہی شامل کر دیا ہو
مسند وہ حدیث ہے جسکے راویو نکا نام مذکور ہو
معنعن وہ حدیث ہے جسکی روایت عن کے لفظ سے ہو مثلاً عن فلان عن فلان
شاذ وہ ہے کہ راوی ایک شخص ثقہ مخالف بہت سے ثقہون کے بیان کرے اسمین راجح کو **محفوظ** کہتے ہین اور
مرجوح کو شاذ لیکن راوی دونون کے قوی ہوتے ہین

علاوہ اسکے اصطلاحات حدیث اور بھی بہت ہین مگر اس مختصر مین گنجایش نہین شائقین و طالبین فن کے لئے بالفعل
اسیقدر کافی ہے

یہہ ہی بار بار کہنا چاہیے کہ جسنے تو اقسام حدیث کی بیان کر دیے اور صحیح اور حسن اور ضعیف ہی بیان کر دیا مگر انکا
پہچاننا محدثین پر موقوف ہے ہر ایک کا کام نہین بدون اونکے بتلاے ہر شخص نہین جان سکتا وہ اس فن شریف
کے صرف ہین کہرے اور کہونے کو خوب پہچانتے ہین - اللہ تعالی ہم ناچیزون کو اونمین سے نہین کرے زمرہ مین اونہانے
تو اوسکے رحمت سے بعید نہین وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی
عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۝

از مولانا خرم علی صاحب بلہوری ابیات چند در ترغیب عمل بر حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

کیا تجھسے کہون حدیث کیا ہی — در دانۂ درج مصطفے ہے — صوفی عالم حکیم دینی
ماباکے بہانے کون لایا — جسنے پایا یہین سے پایا — یہہ شاہ رہ محمدی ہے
مشعل افروز راہ سنت — ہر ہم زن بیع و شراخ بدعت — ہوتے ہوئے مصطفے کی گفتا
جب اصل ملے تو نقل کیا ہی — یان وہم و خطا کا دخل کیا ہی — اب زیادہ تو مجھکو زہر کلکل
بالفرض فلان ہے مرد کامل — اوسنے تہا کیا کہانے حاصل — وہ بہی اہی رکا اک گدا تہا
مکتوب بہت ہین تو ذرا دیکھو — ملفوظ محمدی کو اب لے — گو غوث و امام و مقتدی تہا
حق ہوگا حدیث خوان سے خرم — اور شاد رسول فخر عالم — قرآن و حدیث ہی کو بس ہے

کرتے رہے آپکی خوشہ چینی
گنجینۂ راز احمدی ہے
ست دیکھ کسیکا قول کردار
خورشید سے آگیا ہی مشعل
گو غوث و امام و مقتدی تہا
قرآن و حدیث ہی کو بس ہے

لہ اور اسی طرح اور سنت ہو جو

اعلان

اس نسخہ مین اور نسخہ ہای مطبوعہ کی نسبت کیا فایدے زیادہ ہین؟

اوّل یہ کہ ابواب و فصول و فواید کی ایسی فہرست آخر مین لگائی گئی ہے کہ اوس سے کل کتاب کا مطلب آئینہ کیطرح روشن ہوجاتا ہے گویا کوزہ مین دریا ہے

دوم جو عبارت عربی کی متن مین ہے اوسکا ترجمہ اسی صفحہ کے حاشیہ پر مرقوم ہے اور جس مقام پر مترجم مدظلہ اور شارح عبدالحق دہلوی نے ترجمہ چھوڑ دیا تہا اوسکا ترجمہ کہا گیا

سوم مترجم عم فیضہ نے اپنے ملک کی زبان مین (شاید وہ مدراسی ہونگے) اصل کتاب کا ترجمہ کیا وہ ایسا بالطف و بیمزہ تہا کہ اہل مذاق کی طبیعت کو ناگوار تہا اسلئے اردو اور روزمرہ کے موافق کردیا گیا ہے تاکہ اہل زبان بہی مستفید ہون

چہارم علاوہ ترجمہ کے ایسے عمدہ حاشیہ اسپر چڑہائے گئے کہ اونسے اصل کتاب کے سب دقائق حل ہوگئے مزید بران یہہ کہ مصنف عم کی تائید بہی ملحوظ رہے

پنجم خلاصہ ہر ایک مسئلہ کا جابجا حاشیہ پر اس طرح سے لکہا گیا ہے کہ پڑہنے والا نورًا حقیقت مسئلہ کی معلوم کرجائے اسی سبب سے ۱۲ جزو پر ختم ہوئی

ششم سفر السعادۃ مطبوعہ کلکتہ و بمبئی مین غلطیان بہت تہین معلوم ہوتا ہے کہ مترجم کو کوئی صحیح نسخہ اصل کا بہم نہین پہونچا بڑی تلاش و محنت سے یہ نسخہ صحیح کیا گیا ہے

ہفتم مختصر رسالہ علم اصول حدیث کا اسکے ساتہ چہپا ہے سفر السعادۃ کے پڑہنے والے کو اسکے دیکہنے سے بیحد فایدے ہونگے

ہشتم نسخہ مطبوعہ سابقہ باوجود نقصو کے جسمین کو لکہتا تہا اور یہہ باوجود اسقدر فواید کے بہت ارزان کردیا ۔ صاحب نظران از سر انصاف بینند ۔ ارزان چہ قدر کردہ ام ابن السبیل گزارند

اشتہار عام

چونکہ اصل کتاب مترجم سعرا اور غیر محاورہ تہی اسکو سلیس اور بامحاورہ کیا گیا اور کل کتاب کو منشی کیا گیا ہر ایک عربی عبارت کا ترجمہ لکہا گیا اور ترجمہ کی غلطیون کو بڑی محنت اور تلاش سے درست کیا گیا پس کوئی صاحب اسکی نقل نہ چہاپے حق کاپی رایٹ محفوظ ہے